بعون صانع یکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

الحمد للہ الملک المنان کہ درین زمان سعادت اقتران واران برکات
توامان مجموعہ قصائد در مدح سید الانس و الجان و امیر مومنان و دیگر امنار
رحمان از نتائج اُنکا یادبار رنگین بیان و شعرا رشیوا زبان موسوم بہ

حصہ سوم

روضۂ رضوان

بزبان اُردو

انتخاب کردہ عالی جناب ملکی آداب منیع الشان رفیع المکان عین الاعیان عمدۃ
الاجلہ والارکان حامی المدائح و المناقب سرکار سید محمد اصغر صاحب
رئیس التّام ابقاہ اللہ و ادام حسب فرمائش ممدوح والامقام

بمقام لکھنؤ
در مطبع اثنا عشری بحسن اہتمام عاصی عابد علی مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے قلم جلد لکھہ تو حمدِ خدا — جسنے ارض و سما کیا پیدا
لے ملایک سے تا بجنّ و بشر — وحش و اشجار اور ثمر و حجر
جتنے مخلوق سب کا ہے خالق — کل ہین مرزوق اور وہ رازق
بر سر آب ہے بساطِ زمین — جیسے انگشتری پہ ہووے نگین
جملگی ممکنات اور موجود — سب نے پائی ہے صورت محمود
ماعرفناک جب کہین سرور — کس کی طاقت کرے سخن لب پر
کون سردارِ دو جہان احمد — جسکی تعریف ہے فزون از حد
یعنے سردار انبیا و رسل — ہے شریعت بھی اوسکی خیرِ سبل
بعد اوسکے امام ہر دو جہان — ہے علےؑ ولی شہ مردان
از حسن تا جنابِ صاحبِ عصر — ہے امامت کا انکی ذات پہ حصر
حاجتین سب ہماری بر آدین — جو مددگار سب یہ ہو جادین

امّا بعد سرگشتہ وادی گمنامی سید محمد اصغر بن سید عوض علے بن سید نصیر علے واسطے الحسینی الزیدی الاوناوی کہ از عالم ذر مخمور و سرشار بادۂ طہور ولائے جناب

ساقی کوثر صلواۃ اللہ الملک الاکبر تہا اولاً جلد اول روضۂ رضوان شعر قصاید مدحیہ جناب چاردہ معصومین علیہم السلام تالیف کرکے قالب طبع مین درلایا پہر خیال خاطر قاصر مین یہ آیا کہ جلد دوم بزبان فارسی ہشت خلد و ہفت بند و مسدس وغیرہ جمع کرکے اوسکو بہی چہپوایا اب بعض برادران ایمانی اور اخلای روحانی نے یہ حکم کیا کہ جلد سوم قصاید زبان اردو بہی لکہکر چہپواؤ لہذا بتعمیل احکام احبا کو واجب جانکر قصاید اردو مدحیہ حضرات چاردہ معصوم علیہم السلام کو جمع کیا

واللہ ولی التوفیق بالاغاز والانجام وعلیہ التوکل وبہ الاعتصام

من کلام بلاغت نظام سید میرزا صاحب تعشق در مدح کعبۂ معظمہ

دل تڑپتا ہے شب و روز برائی کعبہ
پھر وہ دن ہو کہ خدا ہمکو دکھائی کعبہ

آپکے شوق کو بس دیکھ لیا واہ خلیل
جائے دل سینہ مین لازم تہی بنائی کعبہ

طوف مین ہوتی ہین وہ کیفیتین سیاہ حصول
سنگ اسود کی نثار اور فدائے کعبہ

ہیجکہ زد پر ہو نشانہ تو خطا کیا معنے
تیر سی عرش پہ جاتی ہے دعائی کعبہ

مونہہ میرا گور مین قبلہ کیطرف کو ہوگا
مرکے بہی سر سے نجائیگی ہوائی کعبہ

جو ہے دنیا مین اوسی سمت کھچا جاتا ہے
کتنی مرغوب ہے دلچسپ ہی جائے کعبہ

ای زہے لطف خوشا بندہ نوازی تیری
مجہہ سے عاصی کی زبان اور ثنائی کعبہ

مونہہ لگائینگی ترے جام کو ای جمجم کیونکر
تجہکو کم ظرف سمجھتے ہین گدائی کعبہ

طوف کرتے ہین بدن کانپتی ہین صورت بید
ای زہی عزت و اجلال خدائی کعبہ

آب زمزم کے وہ ٹھنڈک وہ ہوا صحن کے سرد
یاد آتی ہی بہت آب و ہوائی کعبہ

تو میرے جسم سے ای روح نکلجا سو با
پہر کہین دل سے نکلتی ہی ولائی کعبہ

ہی دعا جامہ احرام کفن ہو میرا ‌ ‌ ‌ اپنے ذرہ پہ کرے مہر خدائی کعبہ

میری تربت کا فرشتون نے کیا آکے طواف ‌ ‌ ‌ بنگئی کعبۂ مقصود ولائے کعبہ

دوسرا کوی مکان آنکھون مین بھری نہ کبھی ‌ ‌ ‌ چشم وحدت سے جو مجھکو نظر آئے کعبہ

حج سے پھر بندۂ عاصی ہو مشرف مالک ‌ ‌ ‌ دے میرے دلکو یہ توفیق برای کعبہ

کیا کہون آنکھون نے کیا نور وہان دیکھا ہے ‌ ‌ ‌ خلد مین رونے لگون یاد جو آئے کعبہ

جسم خاکی ہی یہان اور میری روح وہان ‌ ‌ ‌ جان آجائے جو آجائے ہوائے کعبہ

ای تعشق یہی مصرع ہی وظیفہ اپنا ‌ ‌ ‌ پھر وہ دن ہو کہ خدا ہمکو دکھای کعبہ

در صفت مدینہ طیبہ از تعشق

ریاض جنان ہے نثار مدینہ ‌ ‌ ‌ بڑے جوش پر ہے بہار مدینہ

مجھے چھو بھی سکتی ہے نار جہنم ‌ ‌ ‌ کہ مجھ پہ پڑا ہے غبار مدینہ

نہ بیٹھا کہین اور جز عرش اعظم ‌ ‌ ‌ جب اوٹھا ہوا سے غبار مدینہ

نہین بھولتا روضۂ پاک احمد ‌ ‌ ‌ یہ ہم لائے ہین یادگار مدینہ

جو بیچے گلستان جنت کو رضوان ‌ ‌ ‌ ابھی مول لیتے ہین خار مدینہ

کہون کیون نہ رکھا ہی گلہای جنت ‌ ‌ ‌ کہ پھولون مین تلتے ہین خار مدینہ

جو ہے نور دنکو وہے نور شبکو ‌ ‌ ‌ برابر ہین لیل و نہار مدینہ

بھلا کیا میرے آگے صحرای محشر ‌ ‌ ‌ پھرا ہون میان دیار مدینہ

گل ماہ تابان گرے آسمان سے ‌ ‌ ‌ جو اوٹھ جائے انگشت خار مدینہ

جو گلہائے باغ جنان کوی توڑے ‌ ‌ ‌ تو آواز آئے نثار مدینہ

ہین آٹھون بہشتون کی مختار و مالک ‌ ‌ ‌ نہال و گل و برگ و بار مدینہ

یہ ہے پستی چرخ اخضر نظر مین — جھکاتا ہے سر سبزہ زار مدینہ
وہان کی زمین کا تصور ہے دل مین — گرہ مین بندھا ہے غبار مدینہ
خضر کی دعا ہے کہ اے ابر رحمت — ملے رتبہ سبزہ زار مدینہ
پکارون کا برگ خزا نکی طرح سے — خبر لو مرے گلعذار مدینہ
کہان ہم کہان اب وہ دن ای تعشق — کبھی تھے میان دیار مدینہ

نعت سرور کائنات مفخر موجودات حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم من کلام میر عباس علی متخلص بعالے

مدینہ مین نہ کیونکر ہو مزہ عشق مخلد کا — ریاض خلد کی دیتا ہے بو روضہ محمد کا
تصور جب کیا مضمون سراپای محمد کا — سر طوبی سے مصرع بڑھ گیا موزونی قد کا
سنو مین وصف لکھتا ہون قد موزون احمد کا — نہین اورد کا ایک حرف یہ مصرع ہی آمد کا
دہن ہے حلقۂ حا میم مین دال گیسو ہے — قد رشک سہی تیرا الف ہی لفظ احمد کا
صد اصل علی کی عرش و کرسی سی ہوئی پیدا — قلم نے لوح پر جس وقت لکھا نام احمد کا
زمین نے جو وہ شرف پایا ترے جسم مطہر سے — کہ خم رہتا ہے سر تسلیم کو چرخ زبرجد کا
گری بت مونہہ کے بھل آیا تزلزل طاق کسرا پر — ہوا جس دم جہان مین شور تیری آمد آمد کا
نہ تجھ پر ناز ہو کیونکر خلیل و نوح و آدم کو — کہ ذی رتبہ پسر سے فخر ہوتا ہی اب و جد کا
رہے وہ چرخ چارم پر یہ پہونچے عرش اعظم پر — شب معراج رتبہ کھل گیا عیسے پہ احمد کا
تیری ریش مقدس اور حسن صورت زیبا — گمان ہی رحل پر مفتوح قرآن مجلد کا
بنا کر واجب و ممکن کا مجمع ذات کو تیری — خدا نے ہی کیا داخل احد مین میم احمد کا

زماد برق کا سرمہ فلک کے دو چشم انجم کو
نہالِ طور و شمع نور دو نو سے دوبالا ہو
تیرے جسمِ مقدس کی دلیلِ بیمثالی ہے
گنہگار و نکے ہو گا سر پہ خورشید قیامت مین
سراپا علم و دانش ہو ہمہ تن حلم و بینش ہے
رخِ رنگین پہ تیرے خالِ مشکین زیب دیتا ہے
نہ کیون حسنِ علی سے فوق ہو زنگی کو رومی پر
دلون سے تیرے اسکی سیاہی جذب کرتا ہے
پہونچ جاتا جو تیری آستانِ نور افشان پر
ہی اک لو شمع کی اور دو نو رخسارو پر مہر روشن ہے
ید بیضا کو مٹھی مین چھپائین شرم سی موسے
نہ سنگین تھا درِ خیبر علی قلعہ اوٹھا لیتا
تیرے دو لقمہائے خاص کی کیا منزلت ہوتے
مدینہ علم کا ہے ذات تیری عقلِ کل شاہا
کجا کرسی عدم پایہ شناسی تجھپہ خندان ہو
شبِ معراج بے کنجی کھلا تھا جسم پر تیرے
گلِ مسند بہارِ گلشن بیخارِ جنت ہے
جو تو رکھے کفِ پائی منور فرقِ ہم اوسکے
کلمہ کرتے ہو فرق عرش سے ہنگامِ نظارہ
بلندی سے زمین فرش کے جب عرش نیچا ہو
خجالت سے در زمین عرش مثلِ فرش بچھ جاے

اگر پہونچے قریب ابر پر تو تیرے مرقد کا
عجب کیا گر قیامت تک اوڑے مضمون تیرے قد کا
نہ ہوتا عالمِ ایجاد مین سایہ تیرے قد کا
زمین پر اس لئے پڑتا نہین سایہ تیری قد کا
یقین ہو کیون نہ تیری ذات پر عقلِ مجرد کا
دوبالا حسن ہے نقطہ جو ہو احمر پہ اسود کا
کہ رتبہ سنگ مرمر سے سوا ہی سنگِ اسود کا
نہین ہے رنگ تیرہ بی سبب سنگِ اسود کا
بحیرت سنگ مرمر دیکھتا یہ سنگ اسود کا
تیری تیغ مین ہے شاہا اثر حرفِ مشدد کا
جو دیکھین خواب مین بھی نور تیری ساعدِ ید کا
تیری بازو مین تھا سب نے وہ زیر ساعد ید کا
کہ جب اللہ کا گھر ہو مکان نائب کی مولد کا
باین دانش سبق لیتا ہی تیری درس ابجد کا
کہون عرشِ معظم کو جو تکیہ تیری مسند کا
بجا ہے گر کہین ہم آسمان کو قفل ابجد کا
جو ہے پشت و پناہِ خلق تکیہ تیری مسند کا
ضیا مین مہر مثلِ ماہ ہو محتاج مرقد کا
کلس ہے کسقدر اونچا تیرے روضے کے گنبد کا
مشابہ اوج ہو کس سے تیرے روضے کے گنبد کا
اگر دیکھے ترفع وہ تیرے روضے کے گنبد کا

قیامت تک ہے اونکو نہ دہر کا آمد شب کا
ہوئے احکام سب توریت اور انجیل کے باطل
اگر لکھے پہ چہوڑ کر بہی عقل کل ناپی درازئ زمین
زمین و آسمان قایم ہوئے ہین ذات سے تیری
وجود فرد سے تیرے نہ کیون ایجاد عالم ہو
تیرا ثانی ہوا ہے اور نہوگا دونون عالم مین
صدف بہر گئے در شہسوار سے نیسان کے دامن کو
پس تکفین خیال آئے جو تیرے روی روشن کا
تیرا داغ محبت دل پہ مثل ماہ روشن ہے
پس مردن رخ روشن تیرا گر پرتو افگن ہو
بروز حشر آشفتہ سر مین چہوٹ جائیگا
فرشتے جائینگے رحمت باب رحمت مجہ پہ کہولینگے
صفی اللہ سے تا ابن مریم وقت مشکل کے
میری عصیان چہپانا اپنی ذیل عفو رحمت سے
اطاعت اور عبادت زہد و تقوی ہیچ ہین شاہا
خدا رکہیگا جب تاج شفاعت فرق پر تیرے
نکیون پکڑون تیرا دامن شفیع المذنبین ہے تو
میرا راز خفی تجہ پر جلی ہے مثل آئینہ
پہنچکر مدینہ مین کسی صحرا مین مر جاؤن
کہ ہون مدفون ملک لیجائے تیرے سامنے در کے
بجا کرتا ہے پہر ایک طرح عذر پاے لنگ کے

جو ضو دیکہے مہر کو شمسہ تیرے روضہ کے گنبد کا
تیری کلک شریعت سے کہچا ہے جیسے خط رد کا
ازل سے تا ابد ہو نصف تیرے عہد ممتد کا
تیرے آگے بہلا کیا ذکر ذو القرنین کی سد کا
مرکب ہے سدا ترکیب مین محتاج مفرد کا
قلم نے روز اول تجہکو لکہا حرف مفرد کا
جو پائے ایک قطرہ تیرے بحر فیض بیحد کا
لحد مین مہر کی ضو دے اندہیرا کنج مرقد کا
ہمین کیا خوف ہے تاریکی شبہائے مرقد کا
بنی ہیچ قمر تاریک خانہ میرے مرقد کا
خدا پرسان نہوگا تیری زلفونکی مقید کا
لحد مین ورد رکہونگا تیرے اسم محمد کا
ہوا ہے ہر نبی ممنون تیری لطف بیحد کا
کہلے جس وقت پردہ حشر مین ہر نیک او ربد کا
تیری اک لطف مین بڑہتا ہے درجہ نیکی و بد کا
کہلے گا حال اوسدم ملحد و زندیق و مرتد کا
قیامت مین بر آمد کار ہوگا نیک سے بد کا
نہین محتاج تیرا علم ہے اظہار مقصد کا
میرا لاشہ نہ طعمہ ہو وہان پر دام اور دد کا
کہ نظارہ کرون تربت سے تیرے نور مرقد کا
یہ راہ نعت ہے موقع نہین یہان کاوش کد کا

تیری مدحت نے بحر طبع کو بخشی ہے مواجی
کوئی دریا نہوگا خلق میں اس جزر و مد کا

میری سیف زباں کی تیز بانی پوچھیں جو گردوں سے
صفا ہاں گیا مریخ ہو تیغ مہند کا

شہید یکطرح ناسخ بھی حال وجد میں آوے
سنے مضمون عالی گر مرے طرز مجدد کا

نہ کنجیکی اوسی حاجت نہ ہو اوستادی کی اوسکو
کشایش میں سدا طبع رسا ہی قفل ابجد کا

اوسے کیا ذائقہ بخشینگے میوہ باغ جنت کے
زباں نے جنکے پایا ہے مزا نعت محمدؐ کا

زمانی نے کیا ہے تنگ شاہا بی نیازی وی
نہیں خوگردہ عالی ہی امیروںکی خوشامد کا

عالی

اگر ہے ماہ سیماے محمدؐ
تو تشبیب ہے زلف زیبای محمدؐ

جہنم گھر ہے اعداے محمدؐ
جناں ور ہے اوداے محمدؐ

ظہور نور میں ہے ایک رونق
ید بیضا کف پاے محمدؐ

جہاں کہتے ہیں جسکو عرش و کرسی
وہ ہیں نقش کف پاے محمدؐ

نہ پھر کھولیں ید بیضا کو موسی
اگر دیکھیں کف پاے محمدؐ

فرشتے لیکے بھاگیں آتشیں گرز
میرے مرقد میں جب اے محمدؐ

چھپائیں ابر میں موںہ ماہ و خورشید
رخ روشن جو دکھلاے محمدؐ

مسیحا کو سکھلاتے ہیں جلانا
دم تقریر لبہاے محمدؐ

نہوتا انتظام کار عالم
نہ لیتے گر قضا راے محمدؐ

ولاے مصطفے ہے دلکے اندر
خدا کے گھر میں ہے جای محمد

بباغ آفرینش خوش قدیمی
علم ہے سرو بالاے محمدؐ

ثرے سے تا ثریا وجد میں ہوں
سناؤں گر سراپاے محمد

نہ سمجھا ما کسی نے اوس کا رتبہ
خدا سے ہے بس شناسائے محمدؐ

اگر ہین عرش و کرسی پست و پایہ
کہون گا لامکان جائے محمدؐ

شبِ معراج کہین باتین خدا سے
ہوئے حاصل تمنائے محمدؐ

کفو اوس کا جو پوچھا عرش بولا
عدم ہے جائے ہمتائے محمدؐ

یدِ بیضا سے دون گا مین نہ تشبیہ
منور ہین کہین پائے محمدؐ

نہونے سے ہوا سایہ کے ثابت
نہین ہے خلق ہمتائے محمدؐ

معطر ہو جہان گر کچھ ہوا سے
ہلے زلفِ سمن سائے محمدؐ

رضوان

لکھ وصف اے قلم شہ گردون اثاق کا
جبریل پاسبان ہے جسکے رواق کا

جنت صلہ ہے حبِ رسولِ کریم مین
تسنیم ایک قطرہ ہے اوسکے وفاق کا

نارِ جحیم اوسکے لیئے شعلہ ریز ہے
جسنے رکھا ہے سلسلہ دلمین نفاق کا

اہلِ سخن جو وصف نہ لکھے جناب کا
یا رب اوسے نصیب مرض ہو خناق کا

دونو جہان مین حکم رسالتماب مین
ہے عرش آستان سوارِ براق کا

امتؐ کے مغفرت کے سرانجام کے لئے
حق سے معاملہ ہوا عہد و وثاق کا

چاہا شمار کر کے رقم ہوئین وصف شاہ
گم ہو گیا حواس اہلِ سیاق کا

پڑھتا ہون تیری نعت کو ممبر پہ بیٹھ کر
ہے مرتبہ حصول مجھے طمطراق کا

لکھون جو مدحِ ختمِ رسل مین بعز و جاہ
ہو غلغلہ جہان مین میرے سباق کا

یا شاہ دین پناہ ملے مجھکو اب شتاب
خوانِ کرم سے تیرے وظیفہ طباق کا

امت کے والدین رسول کریم ہین
خاطی کے واسطے ہے لکھا رتبہ عاق کا

پیدا ہوئے جناب رسالتمابؐ جب
ظاہر ہوا تھا زلزلہ کسریٰ کے طاق کا

مسجود تھے ملائکہ عرش کی رسول
منکر پہ صدمہ ہو ویگا ضربِ چماق کا

ساری خدای حکم مین شاہا انام کے
کیا ذکر شام و مصر و حجاز و عراق کا

گر ہو عطا الوش تیرے خوان نوال سے
ہو ذائقہ درست زبان کے مذاق کا

پونہچے در حضور پہ رضوان بصد خضوع
صدمہ دل حزین کو ہے شہ کے فراق کا

رضوان

ساقی پلا وہ بادہ تسنیم بید رنگ
ہے مدح مصطفے کی میرے دلکو اب امنگ

نشہ وہ ہو کہ جوش محبت مین آنکر
لکھون کلام چست و مضامین با رنگ

ہو رنگ سرخ پیکے می حب آل پاک
شرمائے جسکی سرخی سی غسار و شنگ

رنگین وہ شعر ہون رخ گلگونکے و صفمین
سن سنکے ہو کسیطرح اوزین شاعرونکی رنگ

بعثت کے بعد مکہ مین سردار کائنات
آئے تھے اہل کفر کے ظلم و ستم سے تنگ

یہ حال تہا عداوت بو جہل شوم کا
رکھتا تہا رہگذار پہ شہکے کلوخ و سنگ

مشغول تہی عبادت خالق مین ایکدن
رکھا شیمہ شر سے شہ پہ بید رنگ

اس ظلم پر بہی دست ہدایت سے دمبدم
کفار کے دلونکا چھڑاتے تھے شاہ زنگ

جو جو خلوص قلب سے ایمان لای تھے
مشرک اونہین بنائی تھے ایک تو دو خدنگ

کعبہ مین ایکروز یہ ثانی کا تہا بیان
کلمہ پڑہے وہ جائیگا جنت مین بیدرنگ

سنتے ہی اس کلام کے ابن ربیعہ نے
نعلین پا سے قافیہ اوسکا کیا تہا تنگ

سرتا قدم سوجا یا بدن کو غریب کے
محسوس جس سے ہوتا تہا اوسکا روپ رنگ

ابوین کو شہید جو عمار نے کیا
اوس روز سے لقب ہوا یاسر بنام و ننگ

حکم خدا ہوا یہ رسول انام کو
نکلو یہاں سے اب نہ کرو جانمین درنگ

فرمایا تب علی سے رسول کبیر نے
سو و ہمارے فرش پہ بیخوف بہر جنگ

اذعان کیا جو حکم نبی کا امام نے
سوئے اوسی پہ ختم رسل کا تہا جو پلنگ

گھیرے رہے مکان نبی کو تمام شب
وقت سحر در آئے لعین بہر قتل و جنگ

سمجھے ردا کو اوڑھے ہیں اور ہیں میان خواب
حملہ کریں رسولؐ پہ با نیزہ و تفنگ

سنکر صدائے شور و شر فرقۂ جہول
جھپٹے عدو پہ شیر خدا صورت پلنگ

دیکھا ستمگروں نے کہ آتے ہیں اسطرح
نکلے کمان سے زور میں جسطرح سے خدنگ

بھاگے تمام خوف سے شیر الٰہ کے
تھے منتشر جو اس نہتا دلمیں شوق جنگ

نکلے رسول خانۂ عصمت سے وقت شب
جز حافظ حقیقی نہتا اور کوئی سنگ

اثنائے راہ میں ملے ثانی جناب کو
ہمراہ یار غار ہوئے مار کر شلنگ

پونہچے رسول پاک درِ غار کے قرین
روشن فروغ رخ سے ہوا غار تار و تنگ

فیضِ قدم سے شہر مدینہ ہوا بہشت
پھیلا رسولِ پاک کے رخ کا یہ آب و رنگ

کیا ہو بیان شرف شہ لولاک کا دلا
رتبہ میں کم بلال سے ہیں خسرو شنگ

مملو ہے تیرے وصف سے انجیل اور زبور
منکر ہیں بغض و کینہ سے گو عالم فرنگ

رضوان کو اب بلاؤ مدینہ میں یا نبی
ہندوستان کے رہنے سے وہ ہی کمال تنگ

تجمل

سرِ دیوان یہ مطلع ہے جو مطلع مہر انور کا
یقیناً ہے رقم وصف اسمیں رخسار پیمبر کا

دلیل زور دست مرتضے ہی حال خیبر کا
نہ بھولیگا کبھی روح الامین کو صدمہ شہپر کا

زمین سے لامکان تک نور رخ پھیلا ہی حیدر کا
فلک پر پھر گیا منہ شرم سے خورشید انور کا

اذانمیں بھی پس نام خدا موجود ہے دیکھو
محمدؐ کا ملا ہی نام اقدس اور حیدر کا

زمین و آسمان سب حکم سے اوسکے ہوے پیدا
وہی خالق ہے بر و بحر و ماہ و مہر انور کا

علی سے تا بمہدی رہنمائی خلق بارہ ہیں
وصی ہر ایک انمیں سے بلاشک ہی پیمبر کا

کسی کی کیا ہی طاقت کر سکے جو نعت احمد کے
خدا خود جانتا ہے مرتبہ اپنے پیمبر کا

غلام مرتضے ہی کیا ہے ڈر مجھے عصیانکی کثرتسے
بھروسا ہے تجمل کو شفیع روز محشر کا

تجمل

جو لوحِ عرشِ اعظم کو نبی نے اک قلم دیکھا   علی کا نام اپنی نام کے نیچے رقم دیکھا
بہت ڈہونڈہا کسی جا پر نہ تجکو ای صنم دیکھا   تجسس مین تیری ہر گوشۂ دیر و حرم دیکھا
نبی معراج سے آئے تو یہ اصحاب سے بولے   علی کا نام نامی عرش پہ ہمنے رقم دیکھا
محمد کو ہوئی معراج مین جب قربتِ یزدان   خدا کی آستین اور دستِ حیدر کو بہم دیکھا
زمین روضۂ حیدر کو کیسا ہی شرف حاصل   فلک کو ہمنے جب دیکھا پئے تسلیم خم دیکھا
رہے مدت تلک دنیا مین لیکن وائی ناکامی   تمہارا چہرۂ النور نہ ہمنے ایک دم دیکھا
ہمارا یوسفِ ثانی سر بازار جب نکلا   حسینو نمین حیا سے ہمنے ہر گردن کو خم دیکھا
فرشتہ بنکے اژدر آئے مرقد مین مگر بہاگے   ہمارے لوحِ دل پر نام حیدر جب رقم دیکھا
تجمل کیا لکھے شانِ سواری اپنی دلبر کے   کبھی حشمِ فلک نے بہی نہ یہ جاہ و حشم دیکھا

رضوان

وہ یکے نستعین و یا رازق   ہے تو دو نو جہان کا خالق
ہے قلم کی بہلا یہ کب طاقت   لکھ سکے حمد رانق و فائق
ایک شمہ نہ لکھ سکون توحید   تو ہے غفار اور مین فاسق
مغفرت اور نجات کی امّید   تیرے بخشش پہ راسخ و واثق
ہے جو ایجادِ دو جہانکا سبب   نور آدم سے جسکا ہے سابق
کون وہ ہے شفیعِ روزِ جزا   احمدِ پاک مخبرِ صادق
یون خدا ہے رسول پر شیدا   جیسے معشوق پر فدا عاشق
معجزہ ایک ہے کلام اللہ   جس زبان مین خدا ہوا ناطق
سارے آفاق کے فصیحون پہ   نظم اور نثر پر جو تھے فائق
دیکھہ کر ایک سورۂ کوثر   ہو گیا درد و غم او نہین لاحق
دوسرا معجزہ ہے شقِ قمر   بامِ افلاک سے ہوا شاہق

معجزاتِ جناب بیحد ہین | کون ہے یہان شمار کے لائق
یاحبیبِ خدا رسولؐ امین | نظرِ مرحمت کا ہون شائق
بہیج میرے مدد کو یا حضرت | اسد اللہؑ کو پئے خالق
کون شیرِ خدا جنابِ علیؑ | وصف مین ہے کلامِ حق ناطق
وہ انگوٹھی نماز مین بخشی | تھے خراج یمین سے جو فائق
دوست انکا ہے لائقِ جنت | خصم انکا جحیم کا شائق
ہے لکھا حالِ غزوۂ خیبر | چشم حیدر مین تہا رمد لاحق
اس سبب سے رسولؐ ربِ کریم | انکو سمجھے نہ جنگ کے لائق
اذن لیکر رسول باری سے | خلفا جنگ کے ہوئے راتق
تین دن جنگ سے فرار ہوئے | بہاگنے سے تھے جو سدا شائق
نہوئی جبکہ فتحِ خیبر کی | غم ہوا تب رسولؐ کو لاحق
لائے جبریل حکم خالق یون | کوئے غیراز علیؑ نہین لائق
تب نبیؐ نے علم علیؑ کو دیا | کر کے تعریفِ بخشش خالق
بہیجو میرے علی کو بہر وغا | تاکہ ظاہر ہون معجزۂ خارق
لے کے لشکر کو حیدرِ کرار | جنگ کا کر ارادہ واثق
پوہنچے جسدم قریب قلعہ علی | آیا لڑنے کو حارث فاسق
لے کے نام جناب ایزد پاک | ایک ضربت مین کردیا دوشق
اوسکے بعد آیا مرحب خودسر | وہ بہی حارث سے ہوگیا لاحق
آپ کے نورِ پاک سے عالم | طرفۃ العین مین ہوا شارق
ضربت ذوالفقار سے شاہا | دینِ اسلام ہوگیا شاہق
مین بہی کہتا خدا نصیر مثال | امرِ شرعی ہوا ہے اب عائق

تم سے حق اور نہ تم خدا سے جدا	تم ہو لاریب مصحف ناطق
دین اسلام کا رواج ہوا	کفر کی ذوالفقار تھے خانق
یا علی اپنے خوان نعمت سے	بھر رضوان عطا ہو اک دانق

عالے

ذکر کرتا ہون نبی کی زلف عنبر بار کا	کھولتا ہون مشک نافہ آہوئی تاتار کا
گر پڑھون مین وصف روئی احمد مختار کا	بزم کو روشن کرے شعلہ میری گفتار کا
مین بہشن طالب ہون ای رضوان ترے گلزار کا	بھا گیا ہے مجکو روضہ احمد مختار کا
وصف جو لکھا ہے روی احمد مختار کا	مطلع خورشید ہے مطلع میرے اشعار کا
ہی جو مجکو فکر نظم حال معراج نبی	ہے ارادہ ذہن کا عرش برین کی پار کا
دو ہوا تہا ایک انگلی سی اشارے مین قمر	یہ اک ادنی معجزہ ہے احمد مختار کا
روضہ احمد کی رفعت کیا کرے مادح بیان	عرش پروردہ ہو جسکے سایہ دیوار کا
ہے طبیب خلق سبزہ صحن روضہ کا ترے	دلفگارونکو ہے پہاہا مرہم زنگار کا
کس سے دونین مسقف روضہ کی بلندی کی مثال	جبکہ بام عرش پر سایہ پڑے دیوار کا
وقت نظارہ ترے روضہ کی رفعت دیکھکر	پیچ کھلجاتا ہی تا سر عرش کی دستار کا
اس جہان تنگ مین ایسے بنائے مرتفع	کیون نہ چومی ہاتہ صناع ازل معمار کا
ساکن روضہ ہون کیون واقف سواد شام سے	مثل خور جب نور ساطع ہو در و دیوار کا
کیون نہ جائیے ترے روضہ کو زایل ہو گناہ	ہے لگا ہر در مین پردہ رحمت غفار کا
رات دن رہتا ہی روضہ مین ہجوم زایران	اب مدینہ مین ہے جلوہ مصر کی بازار کا
آسمان نے پنجہ خورشید مین جھک کر لیا	کشمکش مین گر عمامہ گر گیا زوار کا
ہوا ہی صحت تو دیکھی گر نگاہ لطف سے	مین تو ہون بیمار تری نرگس بیمار کا
ای گل باغ کرم باعث تہا ترے نور کا	نار ابراہیم مین جو رنگ تہا گلزار کا

عرصۂ صحن قیامت ہی ترا نقش قدم ‎— آفتاب حشر پر تو ہے ترے رخسار کا
طور پر پایا کلیم اللہ نے اذن کلام ‎— عرش پر شایان خالق تیری گفتار کا
روز ہجرت مین یہ ہے اعجاز تیرا شاہدین ‎— غار کے موہنہ کو چھپانا عنکبوت کے تار کا
ہے دلیل امن ہمکو آفتاب حشر سے ‎— دنکو ہونا سر پہ تیرے ابر سایہ دار کا
اب نہین طاقت جدائی کی شہا کیجئے طلب ‎— ایک مدت سے ہون پیاسا شربت دیدار کا
شاد ہون گر ہو قطع رشتہ عمر دراز ‎— ہجر مین تار نفس ڈورا نہی تلوار کا
قبر مین آیا جو تیرے روی روشن کا خیال ‎— برج خور ہنجائے گا نقشہ مزار تار کا
سرکشی زیبا نہین ہے اہل جوہر کے لئے ‎— اوج مین بہی دیکہہ خم رہتا ہی سر تلوار کا
حشر مین عریان تنونکی پردہ پوشی کیجیو ‎— ای شفیع مذنبین نائب ہی تو ستار کا
اب مسلمانو نمین باقی جو نہین ہی اتفاق ‎— بس یہی باعث ہی انکے نکبت و ادبار کا
جب تلک تہا اتفاق انمین ہر اک اقلیم کا ‎— بادشاہ تابع تہا انکے تیغ جوہر دار کا
زندگی مین منعمون پر ریزش زر چاہئے ‎— کام تربت مین نہین آتا ہی زر زردار کا
اغنیا کو حال پرسی مفلسونکی ہی ضرور ‎— پاس رکہنا چاہئے دیندار کو دیندار کا
دیکہئے اہل دول مین جاتی فتنونپر سوار ‎— راستہ مین بکیفن لاشہ پڑا نادار کا
پیرو قارون بصد حسرت کہین گے حشر مین ‎— الفت دینار نے شعلہ دکہایا نار کا
خارج از مبحث کوی سمجھے نہ ان اشعار کو ‎— ہے ضمیمہ یہ بہی نعت احمد مختار کا
سنکے مدح گلشن احمد مین نغمہ سنجیان ‎— طرز بلبل نے اوڑایا ہی میری گفتار کا
ہو گئے طے عالی برنگ بوئی گل راہ صراط ‎— ہاتہہ مین دامن ہے آل احمد مختار کا
کنج عزلت مین نہین ملتی ہی اب جائی اماں ‎— ہو گیا حد سے سوا جور و ستم کفار کا
ہو گئین آنکہین الٰہی دید مند یمین سفید ‎— کب نمایان ہوگا نور اوس مطلع انوار کا
ہمسر اعلیٰ نہین ہوتا ہی ادنیٰ اوج سے ‎— آسمان تک سر نہین پونہچا کسی کہسار کا

فی زمانا ہو علی سینا ہو یا ہو فخر راز
ہے ذلیل و خوار گر نوکر نہین سرکار کا

اپنے ان افعال اور اعمال سے توبہ کرو
کھول رکھا ہے خدا نے باب استغفار کا

معنے لاتقنطوا من رحمۃ اللہ ہو عیان
جوش پر آجاے دریا رحمت غفار کا

رنج پاتا ہون جہان جاتا ہون مین احب طلب
ظلم سیکھا ہے زمین نے چرخ کج رفتار کا

اے مسلمانو خدارا چھوڑ دو بغض و نفاق
سامنا اک روز ہوگا قادر و قہار کا

ولہ

یون لکھا دیوانہ مطلع وصف روی شاہ کا
ہے سر قرآن جیسے تاج بسم اللہ کا

عکس پڑ جاے اگر روی رسول اللہ کا
ہوا ابہی داغ کلف سے صاف چہرہ ماہ کا

آسمان پر دیکہ کر شمس و قمر حیران ہوئے
جب ہوا طالع زمین پر ماہ عبد اللہ کا

کیون نہو شق القمر کے معجزے کے سب شعر
جب عیان کالشمس ہو دو قاش ہونا ماہ کا

اونکلیونکے ساتہ کہتے ہین لکیرین ہاتہ کے
حشر تک دامن نہ چہوٹیگا رسول اللہ کا

ہند سے یثرب پونہچ جاونگا اوٹہتے بیٹہتے
ہے عصا مجہ ناتوا انکے پاس مد آہ کا

اور زیر آسمان اک آسمان بنجائیگا
ای زمین جسدم دھوان پہیلیگا میری آہ کا

ذکر رخ کیسا جو دیکھی نور پای مصطفے
ماند ہو جاے ید بیضا کلیم اللہ کا

دیکہکر روی کتابی ریش اقدس پر کہلا
رحل پر رکہنا مناسب ہے کلام اللہ کا

ق

کیون نہ حیدر کو کہون دست زبردست خدا
دستگیر خلق ہے بازو رسول اللہ کا

ہے قد احمد سراپا نور جسکے سامنے
مہر ہے ذرہ سے کم کیا ذکر نور ماہ کا

جب کیا مینے تصور وہ ہوی حالت مری
جو ہوا تہا طور پر عالم کلیم اللہ کا

ق

جب نبی کے حکم سے آے سر بیر العلم
عکس حیدر سے بنا خورشید چشمہ ماہ کا

بےخطر کو دمی کنوی بطن کھینچ کر تیغ دو دم
دیکھ کر عزم وغا قوم جن گمراہ کا

رعد کو فی النار کر کے تیغ سے راحیل کو
راستہ بتلا دیا دین رسول اللہ کا

بعد مردن خوش نہ آیگا اوسے باغ جنان
جسنے دیکھا زیست مین روضہ رسول اللہ کا

باادب تسلیم کو دونو کے جھک جاتی ہین سر
ایک عالم ہے تیرے در پر گدا و شاہ کا

زایرونکو حاجت ہو نیکا کیون نہ ہمپایہ کہون
کم نہین کعبہ سے رتبہ ہے تیری درگاہ کا

یوسف مصری نہ کیون تیری زنخدان پر مرے
قند سے افزون ہی شیرینیمین آب اوس چاہ کا

کب زنخدان پر ہے تیرے سبزہ خط کی بنا
کر دیا ہے خضر کو حقنے محافظ چاہ کا

دیکھتے گر خوابمین تیرے رخ پرنور کو
نام بھی لیتی نہ یوسف سی زلیخا چاہ کا

سنگ اسود مین بہی اور اسمین بہی تیرا ہی داغ عشق
اب ہمارے دلمین بہی عالم ہی بیت اللہ کا

کیون نہ روشن ہو دل تیرہ تصور سے تیرے
پرتو خور سے چمک جاتا ہے ذرہ راہ کا

چودہوین شب دون جو تیرے روے روشن سے مثال
مہر محشر تک رہے محتاج نور ماہ کا

اے گروہ مسلمین تم اسمین رکھیو اتفاق
جس مین ملت ہی وہ پیرو ہی رسول اللہ کا

منعمونکی پھک رہی ہین نعمتین ہر روز و شب
گھر سے مفلس کے دہوان وٹھتا ہی ہر دم آہ کا

ہے تمیز بوریا و فرش زرین مرگ تک
ایک بستر قبر مین ہو گا گدا و شاہ کا

زندگی تک ہی لباس پر تکلف بعد مرگ
ہے دہی دو گز کفن ہر مفلس و ذیجاہ کا

سو کرو گر صرف بیجا ایک سایل کو بھی دو
ہے وہ حظ نفس یہ سودا خدا کی راہ کا

پھنک رہا ہون نار ہجر انمین جو کھینچون آہ گرم
جلگے خاک تر ابھی ہو جای خرمن ماہ کا

آفتاب حشر مین سایہ رہے سر پر تیرا
یہ ثنا گوئی سے مطلب ہے تیرے تنخواہ کا

تب تھمی گرنے سے سقف نہ سال آسمان کی
جب لگایا ہے اڑانا شاہ تیر آہ کا

قبر مین عالی اگر تو نہین ملک کہدیجیو
امت خیر الورا بندہ ہو نبین اللہ کا

مومن دہلوی

چمن مین نغمۂ بلبل ہے یون طرب مانوس
کہ جیسے صبح شب ہجر نالہای خروس

ہی اسطرح فرح انگیز کوکوی قمرے
کہ جیسے فوج مظفر مین شور و غلغل کوس

نواے طوطی شکرفشانکی لذت سے
سماع و رقص مین اہل مذاق چون طاؤس

غبار صحن چمن کیمیاے عیش و نشاط
بہار لالہ و گل سیمیاے عرض شموس

صفاے وہ در و دیوار باغ کا عالم
کہ آشیانہ مین دشوار طایرونکو جلوس

زہے فریب صفا خاک بیزے گلچین
پڑے جو وسعت گلزار مین گلونکے عکوس

ہجوم سبزی نے کی بسکہ رنگ آمیزے
زمین پہ چادر مہتاب بنگئی ہے سدوس

ہوی ہی سقف فلک مانع قدافرازی
وگرنہ بید کہان اور ترقی معکوس

ہو کیونکر ایسی رطوبت پہ سنگ رہ نسیم
بنا ہے شبنم گل آبگینۂ فانوس

خزانہ خاک مین ہر تنگدل ملاتا ہے
زبسکہ لفظ سخا جانتے ہین سب منحوس

نوید مالک گلزار کو کہ زر کی جگہہ
ہر ایک کاسۂ گل مین ہے گنج دقیانوس

یہ آب و رنگ کہان لعل اور زمرد کا
مگر دیا ہے گل و سبزہ نے اونہین ملبوس

چمن کے خاکسے گلگونہ اب بناتی ہین
شگفتہ تا دم رخصت بہی ہو عذار عروس

خمیدہ شاخسے یون رنگ گل جھلکتا ہے
کہ جسطرح جسے بھڑکا ہوے مشعل منکوس

پڑہے ہے مرغ گلستان وہ مطلع رنگین
کہ سنکے بس جسے رہجای سن سے بلبل طوس

مطلع

زبان لعل کہان اور مدیح تاج خروس
گرا ہی خاک پہ کیا لعل افسر کاوس

ہزار داغ ہو پروانے آفتاب کسے
پرستش گل خورشید مین ہے گرم مجوس

شگفتہ تر ہے چمن روضہ ہاے جنت سے
ہنسی کے جا نہین گر صومعہ نشین عبوس

خلل پذیر عفونت ہوا دماغ بہار
عجب کہ سبزۂ خوابیدہ کو ہوا کابوس

ہی دست بزم طرب کثرت نتایج سے
نہ کیون ہو شکل خمار یکو ناز شکل عروس

ہواے سیر چمن زار کے وہ مستی ہے کہ خلق کو ہوی مشکل حفاظت ناموس
عجب نہین کہ بسان مگس عسل او گلے گر اندرون ہو کوی مبتلای ایلاوس
نمو کا معجزہ وصل علیہ بہر گندم کہ چاک چاک حسد سے ہوا دل افیوس
قبای گل کو گر اطلس سے دیجئے تشبیہ سیاہ پوش جعل ہو درون ماتم سوس
قواے نامیہ کو ناگوار ہے کتنا کہ ہضم رابعہ محتاج ہو سوی کیلوس
ہواہے اب تو یہ سرمایۂ لطافت آب کہ پشت ماہی پہ گلہای اشرفی ہین فلوس
کہین جہانمین کائی نظر نہین آتی کہ صرف رنگرزان ہوگئی بجای ابوس
سرایت نم آب وضو سے دور نہین جو سبزہ زار بنی ریش زاہد سالوس
بعید کچہ نہین شادابی زمین سی اگر زیادہ تر کرے سیلان خون گل خاموس
گر اس بہار کی یعقوب کو ہوا لگ جاے شمیم جامہ یوسف کبھی ہو محسوس
ہواہے بسکہ گل شمع بہی ہی عطر آگین عدیل طبلہ عطار بنگئی فانوس
یہ گل کھلاتے ہین اب ہواکے شر نمین کہ ہے پیاز کو لاف منافع ملبوس
ہواہی جنبش اوراق سے یہ عطر فروش لغات ورد کہ ہین ثبت صفحہ قاموس
فسونگری دم مشاطۂ نسیم کے دیکہہ کہ مشک نافہ ہوئی غنچہ ہاے زلف عروس
صفات آئے جو آئینہ ہوا مین نظر اگا خواص عوارض کو اعتبار نفوس
صدا نکلتی ہے ملکر ہوا سے کیا ہو فرق کہ بانگ خندۂ گل ہے کہ نالۂ ناقوس
عجب ہواہی کہ فیض نفس سے کہو تا ہے شکم مین خستہ کے نشو و نمای اصل السوس
غریق آب خجالت ہواے فیض سے ہون کہ گل ہواہے مرا غنچۂ دل مایوس
ہواہی کونسے ایسی مگر مدینہ کی دم مسیح کو ہے جسکے حسرت پابوس
شرف مدینہ کو جس سے ہی ہونہو وہ ہو جسے بتاتے ہین محبوب حضرت قدوس
جو خواب مین بہی کبہی دیکہتی جمال اوسکا تو دیتی دلکو بہی یوسفکو دختر طیموس

جو شمع بزم کہوں اوسکے روی تابان کو
کتان و نور بنی نور شعلۂ فانوس

وہ کون احمد مرسل شفیع روز جزا
جو خلق کا سبب اور باعث معاد نفوس

جہان مطاع شہنشاہ آفتاب نشان
فلک سریر و قمر طاعت و ملک ناموس

سیاہ چشمونکو مشکل نگاہ ذرہ دیدہ
یہ اوسکے حفظ سے ہو ملک معدلت محروس

نگاہبانی عصمت سے وہ رواج حیا
کہ چار چشم نہون نرگس و افینوس

سنے ہے دور عدالت مین اوسکے شیر و غزال
شبانکے ضربت بیجا سے نالش جاموس

کرم مین دون اوسے نیسانسے کسطرح تشبیہ
ہزار سالہ کہر پاے قلزم و قاموس

یہ جمین ہے کہ پڑہون اور ایک وہ مطلع
جو ہو ہر اک متنفس کے طبع سے مانوس

مطلع ثالث

ترے ہی فیض سے ہر قطرہ ابیار مجوس
ترے ہی نور سے ہر ذرہ جلوہ ریز شموس

ہمیشہ عفو ترا طالب گنہگاران
مدام رحم ترا دردمند کا جاسوس

ترے حسود کے نسبت یہ چل رہی ہین نکیرین
ہجوم شعلہ سے دوزخ ملی کف افسوس

تری غلامی دولت سے خاکپای بلال
سفیدۂ رخ فغفور چین و خسرو روس

خمیدہ کس لئے تہہ آسمان بنے تہی بہلا
نہتا ازل سے جو مد نظر ترا پابوس

بہا ہین دیتی ہی ماہی دفینہ ہای زمین
یہ بڑہ گئی ترے سکے کے قدر تا بفلوس

ہے احتساب ترا مانع لباس حریر
یہ پہینک دیوی کہین چرخ اطلس ملبوس

ترا وہ خوف کہ رگ جائے تا گلو آکر
نہ نکلے معبد ترسا مین نالۂ ناقوس

یہ می کو بہی جہانسوز نے جلایا ہے
کہ منع کر سکے فرق صراحی و فانوس

زبس شراب کو بہی آفتاب کہتے ہین
نہ آسمانکے وا از دن رہے مدام کبوس

قریب و عدہ یہ چہوڑی ہیتون نے جہوٹ قسم
سنا زبانسے ترے ہی جو وعید غموس

و دم مصاف ترے دشمنونکے لشکر مین
صدائے نوحہ و شیون ہو شور و غلغل کوس

دو نیم ہون تیری شمشیر کے تصور سے — بسان ساغر خورشید کاسہای روس
ملادے گاو زمین کا و چرخ سے نیزہ — شہادے خاک پہ شیر سپہر کو دبوس
اگر کہے عدوے یا محمد عربی — صفیر مرگ ہو رستم کو نعرہ لاوس
مخالفون کو تیرے دو جہان جہنم ہے — کہ تاب مہر سے جلتے رہین یہان بھی مجوس
براق اسپ تیرا ابروی فرشتہ رکاب — کہان ہو چشم بشر ایسے پاوسے محسوس
نہ جسکے دھیان مین مضمون قاب قوسین آئے — وہ دیکھ لے تیرے زین و کمال کا قربوس
تیرے عدو کی خرابی کا کچھ علاج نہین — نہو قبول دعا سے بھی رفعت بسوس
تیرے خیال سے اصحاب کہف کو بھی چین — وگرنہ خواب کہان اور زمان دقیانوس
ظہور مین ہوی تقدیم انبیا کہ نہ تھا — تیرے وسادہ دولت پہ احتمال جلوس
ستم ہے کہ تیرے مدح خوان پہ کرے — ہزار گونہ ستم روزگار نامانوس
کچھ انتہا ہے کواکب کے دور بیجا کے — ہمیشہ ہے میرے طالع مین اجتماع نحوس
جو اپنے حسرت و ارمان مین بیان کرون — نہ تاب لاے دل سخت زاہد سالوس
جفا کو آے میری دل شکستگی پر رحم — ملا کرے کہ مرا احوال راز پر افسوس
ملے ہین خاک مین کیا کیا میرے فنون علوم — خدا کسی کو نہ دے ایسا طالع منکوس
حکیم وہ ہون کہ جاتے رہین حواس اگر — کرے بعارضہ سر دفتر عقول و نفوس
طبیب وہ ہون کہ ہو سوز سینۂ بلبل — نظارۂ رخ گلفام سے مجھی محسوس
جو ہون معالج مسطون تو قابض ارواح — کرے دعای رواج طریق جالینوس
ورم ہو چارہ گر فیض ما بدست لئیم — کیا ہو مینے جو تجویز وزن مغز فلوس
کرون جو گردش انجم کے مین رصد بندے — فدا ہو وجد مین اگر روان بطلیموس
گواہ عصمت مریم ہو کثرت اولاد — عقیمہ مجھ سے سنے گر میان شکل عروس
طلسم ماہ لکھون گر پئے زبان بستن — بنائے مہر دہن چرخ نکتہ جاسوس

یقین کہ زہرہ و خورشید مین مقابلہ ہو — پڑے ہون جو مین پی دوری دعا بدلیطوس
جو میرے نثر کے دیکھے لالے منثور — او ہما لے سند حشمت حجاب سے کاؤس
بفرض گر کرۂ خاک کو کہون دابر — شکست اسپ گلی ہووی ہیشیار فروش
فنون نظم مین مینے نکالی ایسے راہ — طریقہ شعراے سلف ہوا مطموس
میرے کلام ثریا نظام کا منکر — وہ تیرہ روز جو جسمیں کو کہے منحوس
جو دیکھے میری طبیعت کی گوہر افشانی — شریک اور ہون محمود و نکتہ پرور طوس
دیئے ہین میرے حسد نے زبس ہزارون داغ — روا ہے جانا ہے اگر عندلیب کو طاؤس
قماش دیکھہ کے رنگینی سخن کا میرے — حریر و لالہ و گل شرم سے ہوا مدروس
خدا کے واسطے صرف دعا ہو بس مومن — کہ منتظر ہے ازل سے اجابت قدوس
ہے جبتلک گل و بر قسمت نہال و شجر — ہے جبتلک دل لالہ مین داغ حسرت دوس
مدام پھولے پھلے دوستون کا نخل مراد — رہین داغ عدو کا ہی دل مایوس

حاجی محمد رضوان علیخان مرادآبادی متخلص برضوان

اترائین نگاہین جو پڑی سوئے محمد — دل لوٹ گئے دیکھتے ہی روی محمد
مٹ جائے ہمیشہ کو پریشانی سنبل — پڑ جائے اگر سایۂ گیسوے محمد
مہ بنتا ہے ہر مہ کبھی بڑھ کر کبھی گھٹ کر — گہ روے محمد کبھی ابروے محمد
خورشید کا جلوہ نہ تجلی ہے قمر کے — پھیلی ہوی ہے روشنی روی محمد
کہتا ہون قرین مہ نو دیکھہ کے تارا — یہ چشم محمد ہے وہ ابروے محمد
قمری نہ پھرے باغ مین کرتی ہوی کو کو — گر دیکھہ لے سرو قد دلجوے محمد
اوستاد ازل نے غزل حسن مین لکھا — کیا مطلع برجستہ ابروے محمد
موسی کیطرح برق تجلی کو بھی غش آئے — بے پردہ اگر ہو رخ نیکوے محمد

ہوتی کبھی بلبل کو محبت نہ چمن سے — بسجاتے نہ پہولون مین اگر بوے محمدؐ
کہتی ہین گنہگار و نسے مایوس نہو نا — صدقے ترے اے چشم سخنگوی محمدؐ
اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا — دیکھا جو کبھی آئینہ روے محمدؐ
سر اپنا طرف کعبہ کے زاہد ہی جھکائی — عاشق ہون میرا کعبہ ہے ابروی محمدؐ
پژمردہ ہون یارب نہ گل باغ محبت — ان پہولونسے آتی ہی مجھے بوی محمدؐ
وہ بلبل خوش لہجہ ہون نغمہ میرا سنکر — ہین جھومنے لگتے شجر کوی محمدؐ
لکھتا ہوں مین وصف شہ دین حیدر صفدر — ہے دست خدا قوت بازوی محمدؐ
ہے لحمک لحمی صفت مرتضوی مین — جو بوی علیؑ ہے وہی خوشبوی محمدؐ
ہے نور علیؑ نور نبیؐ ایک ہی یارو — روشن ہو کسطرح سے مشکوی محمدؐ
رضوان جو دم نزع اشارہ ہو طلب کا — جان کرتی ہوئی رقص چلے سوی محمدؐ

طپش

نور احمد سے منور عرش کا تارا ہوا — چرخ و انجم ذرۂ خورشید مہ پارا ہوا
مطلع اوج نبوت ہی صفات معتبر — ذات پاک احمدی مقطع رسالت کا ہوا
ہی زمین و آسمان کا باعث ہستی وہ ہے — نور سے جسکے ثوابت اور سیارہ ہوا
فخر آدم کا ہو کیون ساری مخلوقات پر — جسکے فرزندو مین پیدا آپسا پیارا ہوا
جن و انس و حور و غلمان و ملک و مرغ و مور — ذرۂ نور نبی سے خلق یہ سارا ہوا
تا ابد کی شبہ ہے بالانشین کائنات — مجمع بزم ازل مین جو کہ صدآرا ہوا
کون جز ذات محمد ہے امام مرسلین — کسکے قدمونسے منور خانۂ اقصا ہوا
قربت حقکی ملے معراج کیا توقیر ہے — کسکی یہ عزت ہوئی ہی کسکا یہ رتبہ ہوا
پرتو اوسکا دیکھنے پای نہ چشم روزگار — صاعقہ سے طور جل جل کریان سرمہ ہوا
ایک ادنی معجزہ اظہر من الشمس اوسکا ہی — چاند اونگلی کے اشارے سے دو پارا ہوا

مردے جی اوٹھے دم عیسی میں یہ اعجاز تھا	ٹھوکروں سے انکے امت کے کفر امردہ ہوا
معجزہ ادنی تھا جو روبروے منکران	استخوان مردہ سے تازہ شجر پیدا ہوا
حسن یوسف پر فدا بس ایک زلیخا ہی رہے	اور مبتلاؤ جگر تفتہ بھلا کس کا ہوا

ق

دیکھکر روے منور سرور کونین کا	ایک عالم محو ہے تو دوسرا شیدا ہوا
ہو گئی گلزار ابراہیم پر آتش تو کیا	شعلۂ دوزخ حضور مصطفے ٹھنڈا ہوا
تکیہ گہ تھا وادی ایمن کلام اللہ کا	جلسۂ حضرت سے بالا عالم بالا ہوا
کب زبان خلق سے توصیف اوسکی ہو سکے	شان میں جس کے کہ نازل سورہ طاہا ہوا
گرچہ کہتے تھے اونہیں اہل عرب امی لقب	مخزن علم لدنی آپ کا سینا ہوا
کلک انسان کو کہاں طاقت کہ اوسکو لکھ سکیں	جنکے لکھنے کے لئے لوح و قلم پیدا ہوا
حشر کے دن سب نبی یا نفسی کہیں	امتی امتی تو ہے پہرے کہتا ہوا
پیرو دین متین مصطفے کو کیا ہے ڈر	جسکا ہادی اور مرشد آپ سا مولا ہوا
نعت اوسکی تو کہے ای طپش تیرا منہ کہاں	جب ملایک کا دہن توصیف میں گونگا ہوا
بھیج تو اونپر درود اور اونکی آل پاک پر	عارفوں کا دیدہ جنکے فیض سے بینا ہوا

طپش

ظہور نور احمد سے ہوا کون و مکان پیدا	ملک پیدا فلک پیدا زمین پیدا زمان پیدا
کہاں عالم میں احمد سا ہوا عالی مکان پیدا	ہوی ہین جسکی باعث سے زمین و آسمان پیدا
ہوئی ظلمت نہان یکسر فروغ نور احمد سے	کیا لوح و قلم ظاہر ہوے کروبیان پیدا
ظہور نور احمد جب ہوا آدم نتھا او سدم	نتھی خلقت ہیولا کی نتھا نام و نشان پیدا
نہ حوا تھی نہ گندم تھا نہ شیطان تھا نہ رضوان تھا	نہ فردوس برین پیدا نتھا باغ جنان پیدا
رسول پاک کے باعث شہ لولاک کے باعث	ہوئی دو نو جہان پیدا ہوی سب انس و جان پیدا

نہ کوئی عرش سے تا فرش تجسا ہی ہوئیگا
گواہی سنگ نے دی ہی نبوت پر ترے یکسر
کہان تہا عالم باقی کہان تہا عالم فانی
کہان جنت کے چاہتے کہان دوزخ کے ہیبت تہے
نہتا راز خدا ظاہر نتیجے راہ ہدا ظاہر
یہ مومن ہے طپش کسکا جو کہ نعت احمدی لکھے
تو کر ورد زبان اپنا درود مصطفے ہر دم
نگہ رکھ آل اطہار محمد کے وفا دلمین

نہ نور زمین وہان پیدا نہ خاکمین یہان پیدا
ہوے اعجاز سے تیری زبان بیزبان پیدا
طفیل سرور عالم ہوے دونو جہان پیدا
ملایک کے نہ خلقت تہے نتہی یہان انس و جان پیدا
طفیل رہبر عالم ہوا ہے سب نہان پیدا
ہوے جب نام لکھنی مین قلم کے دو زبان پیدا
کہ تا دلمین ترے نور یقین ہو بیگمان پیدا
ہوے جنکی محبت کو قلوب مومنان پیدا

لطف

ازلمین جوش پر آیا جو دریا حقکے رحمت کا
ہوا جب عالم آرا آفتاب اوج نبوت کا
ہوا جب جلوہ عالمگیر نور روی حضرتکا
شہنشاہی ہی عہدہ حقتعالی کی رسالت کا
محمد انجمن آرا ہے ایوان رسالت کا
بیان ہو کس زبان سے وصف اعجاز و کرامت کا
ضیای چشم موسی نور ہی حضرتکی صورت کا
ہوا داران ظلمت کو سہارا ہے ہدایت کا
علی مرتضے سے کھل گیا ہی عقدہ حجت کا
نہتا خیبر کنی کام آدمی کے زور و طاقت کا
بڑھا اللہ رتبہ کسقدر شان نبوت کا
لکھی سب اس غزلمین لطف تو نے مدح لے مطلع

سر احمد پہ رکہا تاج عالم کے شفاعت کا
ہر اک در وا ہوا بیتاب کسری کی عمارتکا
منور ہو گیا عالم نشان پایا نہ ظلمت کا
دو عالم مین چلن ہے سکۂ مہر نبوت کا
چراغ طور اک جلوہ ہی اوسکی شمع خلوت کا
کہ آدم کو تفاخر ہے محمد کی شرافت کا
ارادہ نقش پا سے ہی ید بیضا کی بیعت کا
گنہگاران امت کو وسیلہ ہی شفاعت کا
امامت کا ولایت کا شہادتکا ریاضت کا
ید اللہ ہی لقب بازوی پیغمبر کے قوت کا
کہ فرزندان احمد کو ملا درجہ شہادت کا
غزل اک اور پڑہنا ہے اگر مداح حضرت کا

بزم

کیونکر نہو مقام مجھے فخر و ناز کا / عاشق وہ بے نیاز ہے میرے نیاز کا

ایدل وہی خلیل ہے اوس بے نیاز کا / رکن حرم قیام ہے جسکی نماز کا

جلتا ہون تیرے عشق مین لو تجہسے ہی لگی / سر عرش پر ہے شعلہ سوز و گداز کا

رکھا نہ کام بندہ میرا بیکسی مین بہی / ہو کس زبان سے شکر ادا کارساز کا

خالق نے خاکسار کا رتبہ کیا بلند / عالم نشیب مین نظر آیا فراز کا

بے دیکھے مین ہون شاہد توحید ذات پاک / قایل ہے عقل کل بہی میرے امتیاز کا

غافل نہو عبادت معبود سے بشر / طالب رہے اعانت بندہ نواز کا

وہ جسکو چاہے ذلت و عزت کرے عطا / محمود کو غلام بناوے ایاز کا

فیض نبی سے باغ مدینہ ہوا نہال / رشک بہار خلد ہے تختہ حجاز کا

ای بزم تجھکو بحر حوادث کا کیا ہے ڈر / ہان ناخدا ہو فضل خدا جس جہاز کا

بزم

سب ستارونمین نہو ممتاز کیونکر آفتاب / تاج محبوب الہی کا ہے گوہر آفتاب

دیکھو زلفونمین جو شہ کا روی انور آفتاب / برج جوزا مین چہپے جا کر مقرر آفتاب

آسمان شان جھکے ہین پیغمبر آفتاب / کس طرح ہو نور احمد کے برابر آفتاب

روے روشن دیکھکر حضرت کا یہ کہتے تہے سب / کیا قد آدم اوتر آیا زمین پر آفتاب

ابرو و نور جمال پاک وروی مصطفے / ماہ یک شب برق کوہ طور اختر آفتاب

صورت شق القمر ہو جاے ہیبت سے دو نیم / دیکھے لے شمشیر احمد کے جو جوہر آفتاب

لگ گئے تہے چاند گویا عرش کو معراجمین / بن گئے تہے نقش نعلین پیغمبر آفتاب

خلوت معراجمین تہا یون فروغ بانبین / ماہ تہا پردے کے باہر اور اندر آفتاب

چہرہ شہ کا تصور دلکے آئینہ مین ہے / یا اوتر آیا ہے یہ شیشہ کے اندر آفتاب

جس جگہ گذرے پیغمبر وہ زمین گردون بنی	کہکشان جادہ تہا نقش پا ہی نور آفتاب
ایک ہین دونو مگر ای بزم اتنا فرق ہے	ماہ تابان حیدر صفدر پیغمبر آفتاب

طپش

احمد رسول خاص ہے رب جلیل کا	قرآن وسیلہ جسکے ہوا ہے دلیل کا
تہا نور گستر اوسکا قدم جس مقام مین	جلجاے وان پہ جاتے ہی پر جبرئیل کا
توقیر مصطفے جو ہوے لامکان مین	آدم کا تہا یہ رتبہ نہ درجہ خلیل کا
قبل از ظہور آپ نے دکہلایا معجزہ	قرآن مین ذکر آیا ہے اصحاب فیل کا
تہے انہدام بیت خدا کی جو فکر مین	سر ٹوٹا سنگریزون سے اصحاب فیل کا
جتنے تہے کافران وہ سب ہو گئے ذلیل	دنیا مین جب ظہور ہوا اوس جلیل کا
گمراہ راہ حق سے ہوے دو جہان مین	سالک ہوا نہ جو کوی تیری سبیل کا
خلقت تیری نظیر کے تہمت سی ہی بری	ہمشکل کون شکل مین ایسے شکیل کا
آتے تہے جن و انس سلیمان کے حضور	مہبط ہوا ہے آپ کا در جبرئیل کا
تیرے مریض عشق کے دیدار ہے دوا	عیسی سے ہو علاج نہ ایسے علیل کا
پیرو کو تیرے ڈر نہین مطلق صراط سے	دامن پکڑتے جائین کے اپنے کفیل کا
جز ذکر حمد رب و ثناے رسول پاک	فکر کثیر ہے نہ یہان غم قلیل کا
جاے ادب ہے بند کر اپنے زبان کو	موقع نہین ہے طپش یہان قال و قیل کا

لطف

عاشق ہون دلسے اوس شہ عالی وقار کا	ای لطف جو حبیب ہی پروردگار کا
روز ازل سے لکہہ گیا تقدیر مین مری	مداح ہونگا شافع روز شمار کا
روز جزا بجہاوے گا پیاسونکی پیاس کو	ہے حکم اوسکو مالک روز شمار کا
مشکلکشا خطاب ہے اوسکا علی ہے نام	ہمنام ہے وہ بندہ ہے پروردگار کا

کہتے ہین کیسے عدو تسے خارجی
سنتے ہین جبکہ وصف شہ ذوالفقار کا

انسان کی کیا ہے جان کہ لکھے مولا کی وصفکو
یہان ناطقہ ہے بند ہر اک دین دار کا

بنجاے روشنائی بہی ساری جہانکی اب
ہو ہر شجر قلم چمن روزگار کا

ہژدہ ہزار خلق کرے گر رقم ہنو
ادنی سا وصف ایک شہ دلدل سوار کا

اور پنجتن کا وصف تو باہر ہی وصف سے
ایک ایک برگزیدہ ہے پروردگار کا

بخشش مین تیرے کون کرے لطف گفتگو
مداح تو ہوا ہے اگر ہشت و چار کا

بزم

وصف مہر رخ شہ کا جو لکھا آ جکے رات
صبح صادق سے بہی روشن ہوا آ جکے رات

عازم عرش ہین محبوب خدا آ جکے رات
کہکشان ہے رہ پر نور ضیا آ جکے رات

پہنی ہے نور کی کس گل نے قبا آ جکے رات
کوئی بہی جامہ مین اپنے نہ رہا آ جکے رات

ایفلک عرش سے کرسی کو تو لا آ جکے رات
جلوہ افروز ہین محبوب خدا آ جکے رات

غیرت عرش معلے میرا کاشانہ ہے
جلوہ افروز ہین محبوب خدا آ جکے رات

ہے بجا جان اگر جاے پئی استقبال
دہوم ہے آتی ہین محبوب خدا آ جکے رات

لمعہ نور ہر اک نجم نظر آتا ہے
شادی وصل کا دیتی ہی پتا آ جکے رات

شب معراج یہ جبریل پتا دیتی تہے
منتظر ہے کسی بندہ کا خدا آ جکے رات

عرش پر مہر نبوت کے ولادت کی ہی دہوم
چرخ پہنے ہے ستارونکی قبا آ جکے رات

ق

شب معراج یہ کہتے تہے ملایک باہم
ایک جا احمد و محمود ہوا آ جکے رات

ایک ہے پردہ کے باہر پس پردہ ہی ایک
راز ہے عاشق و معشوق مین کیا آ جکے رات

ق

حضرت آمنہ کے گہر مین ولادت کی ہے دہوم
خلق مین آئے ہین محبوب خدا آ جکے رات

پردہ قدس مین جو نور رہا برسون تک
شکر صد شکر وہ ہے جلوہ نما آ جکے رات

شام سے یاد زنخدان نبی مین نہین چین
چاہ یوسف سے بہی مجکو ہوا آ جکے رات

شب معراج ہے یکجا ہین حبیب و محبوب
راز ایجاد جہان مجھ پہ کھلا آج کی رات

شام سے بزم ہی محو صفت زلف نبی
گیسوے حور کجا اور کجا آج کی رات

یاخدا پھر ہمی ابکو مدینہ دکھلا
جیتے جی باغ جنان بندیکو مولا دکھلا

یاخدا احمد مختار کا کوچا دکھلا
حد سے مشتاق ہون فردوس کا نقشہ دکھلا

طور پر حضرت موسی کو غش آیا جس سے
محو دیدار ہون وہ مجکو تجلا دکھلا

ظلمت کفر کو یارب کیا زایل جس نے
اک نظر چاند سا اوسکا مجے مکھڑا دکھلا

نور سے جسکے ہوا ہے یہ ظہور کونین
یاخدا نور کا اوسکے مجے جلوا دکھلا

باغ فردوس کا ہر پھول ہے بلبل جسکا
اوس گل تر کا خدایا رخ رعنا دکھلا

شوق دیدار نبی حد سے فزون ہے مجکو
یاخدا ایک نظر وہ رخ زیبا دکھلا

تابکے شوق شہادت مین پھرون آوارہ
یاخدا مین بہی شہیدین ہون وہ روضہ دکھلا

حشر کے روز خدا اسے مین کہونگا ای لطف
اپنے محبوب کو تو آج خدایا دکھلا

طپش

کن کے فرماتے ہی امر حق مقرر ہوگیا
نور ایک پیدا مجلے اور منور ہوگیا

پہلے وہ نور منور ایک گوہر ہوگیا
پھر فروغ حق سے وہ دُر دُرِ انور ہوگیا

ثانیاً پھیلا بقدر چار سوے کائنات
جس سے یہ شمس و قمر گردون اختر ہوگیا

تھا وہ نور پاک بیشک احمد مختار کا
آیت و تفسیر سے ظاہر یہ اکثر ہوگیا

جب ہوا ظلمت سرائے دہر مین اوسکا ظہور
نور ایما لنسے جہان سارا منور ہوگیا

اور نبیونکی نہ کیون امت پہ ہو ہمکو شرف
لامکان پر تکیہ زن کسکا پیغمبر ہوگیا

چومتے تھے تخت جم قوم نبی جان گر تو گیا
بوسہ گاہ جبرئیل پاک وہ در ہوگیا

گو نگہبان چشمۂ آب بقا کا خضر ہے
آپکے حصہ مین جنت اور کوثر ہوگیا

راہ موسی کو ملی تھی درمیان رود نیل
احمد مرسل کا معیر بحر اخضر ہوگیا

ہی شہادت پر ترے جاری ہمان بزبان
ہاتھ مین کافر کے گویا صاف پتھر ہو گیا

جب ہوا فرقان نازل ہو گیا باطل نجوم
آگے نور شمس کے گم نور اختر ہو گیا

ق

ہے جو مشہور جہان آئینہ اسکندری
کر دیا خود بین اوسے جسکے برابر ہو گیا

مومنون کو کیا ضرور آئینہ اسکندری
نور سے آئینہ یان سینہ سراسر ہو گیا

کیون نہ پیکر اوسکا ہو سایہ کے کلفت سے بری
جسم خاکی جسکا نور حق کا مظہر ہو گیا

واہ رہی تاثیر کلمہ سنتے ہی بھاگی بلا
نام تیرا واسطے شیطانکے پتھر ہو گیا

تھا عصا موسی کا حامی جب کہ ہی مشکل پڑی
پھل تیری تلوار کا کافر کو اژدر ہو گیا

کلک مانی وصف احمد مین کرے [illegible]
واسطے لوح و قلم کے یہ مقرر ہو گیا

ہو سکے تو پڑہ درود اونپر اور انکی آل پر
اور جنہین عہدہ امامت کا مقرر ہو گیا

بزم

ای چارہ ساز بیکس و بیمار الغیاث
مختار کارخانہ مختار الغیاث

ایک امتی ہماری ہے مولا کہینگے وہان
اور سب نبی پکارینگے غفار الغیاث

جب تک نہ جائین دیجئے احمد کا واسطہ
بے سود شور گریہ ہے بیکار الغیاث

چکر سے دور چرخ کے مجکو نکالئے
گردش دکھا رہے ہے یہ پرکار الغیاث

سو مشکلین ہوئین تو اوسیوقت ٹلگئین
جب یہ کہا کہ حیدر کرار الغیاث

رحمت خدا کی جوش مین آئیگی دیکھنا
جب حشر مین کہین گے گنہگار الغیاث

اب خار زار ہند سے مولا نکالئے
دامن سے میرے اوبجھی ہین سو خار الغیاث

فخر مسیح طالب دیدار مرتے ہین
کیا مضطرب ہین مردم بیمار الغیاث

یہ ناتوان ہون روضۂ احمد کے عشق مین
بار گران ہے سایہ دیوار الغیاث

کٹتا ہے تیغ ہجر سے رشتہ حیات کا
دشمن ہوی ہے میری یہ تلوار الغیاث

گھیرا ہے ظلمت شب ہجران نے بزم کو
اے نور صبح رحمت غفار الغیاث

طپش

کر دلا ورد زبان اپنی ثنای مصطفے
کون ہے کونین مین تیرا سوائے مصطفے

دیکھئے رفعت کے درجے کو جناب پاک کے
سجدہ گاہ عرشیان ہے نقش پای مصطفے

اوٹھ گیا پردہ دوئی کا درمیان سے کیا عجب
بی حجاب اللہ کو گر دیکھہ پای مصطفے

گفتگو کے ہتین وہان باتین عجب اسرار تہا
وہ سنے آواز حق اور حق صدائے مصطفے

امت عاصی کو میری بخشدے اے رب مرے
درگہ حق مین یہی تہی التجاے مصطفے

جو پہر اوسنے ہوا بیشک خدا سے منحرف
جو کہ ہے مرضی خدا کے وہ رضای مصطفے

گوش جان سے سنکے اک عالم کرے تسلیم اوسے
ہے وہ فرمان خدا جو کچہہ سنای مصطفے

حسن یوسف پر تہے شیدا گو عزیزان جہان
انس و جان و حور و غلمان ہین فدای مصطفے

نغمۂ داؤد سے یان عالم خاکی تہا محو
وہان ملک کو وجد تہا سنکر نوای مصطفے

گو سلیمان کا سدا دوش ہوا پر تخت تہا
اوڑ گیا قصر فلک سے بادپای مصطفے

اے زہی سرعت کہ طے کر آیا عرش آسمان
گرم تہا بستر ملے ویسی ہی جای مصطفے

راہ بہولونکو بتائے خضر یہ مشہور ہے
مگر یہان کفر کو رستہ دکہای مصطفے

جہانتے ہین خاک سارے کیمیا گر دہر کے
ہے شہنشہ سے کہین خوشتر صدائے مصطفے

جسکے وصفونمین فرشتونکی زبان قاصر رہے
طپش کب نطق بشر سے ہو ثنای مصطفے

لطف

تصور رو نمین تہا کعبہ ابروی پر خم کا
بنا تہا اشک کا ہر قطرہ قطرہ آب زمزم کا

یہ کسکے قد بالا کے الم مین جان دیتی ہین
کہ پونہچا عالم بالا تلک غل میری ماتم کا

نبی کے حکم سے کیا مال و زر ہے نقد جان و یدو تن
وہ قارون تہا بنا جو بندہ و بیدام و درہم کا

ہر اک مضمون عالی عالم بالا سے لائی ہین
عمل ہے شاعرونکے پاس بیشک اسم اعظم کا

لئے پہرتے ہین دل اپنا مشتری بیعانہ کی خاطر
فزون ہے مصر سے بازار خوبی آپکا چمکا

توسل گر نہوتا ای شفیع المذنبین تیرا
گنہ بخشا نہ جاتا حشر تک حوا و آدم کا

خیال کعبۂ ابروی حضرت ہی دم مردن
عیوض کوثر کے اے حور پلا و آب زمزم کا

ہوئی تھی لطف رویت عالم رویا میں حضرت کے
ہوا بیدار بخت خفتہ کوکب بخت کا چمکا

بزم

ہمنے احمد کو تو جانا ہے علی کے باعث
اور اللہ کو پہچانا نبی کے باعث

زیست کا لطف نہیں اور کسی کے باعث
زندگانی ہے میری عشق نبی کے باعث

آیتیں آئی ہیں شاہ مدنی کے باعث
باتیں خالق کی سنی ہمنے نبی کے باعث

بار پا سکتا ہے کب کوئے در احمد پر
آئے جبریل بھی پیغامبری کے باعث

مان ہوئیں گیارہ اماموں کی جناب زہرا
پھول کیا کیا نہ کھلے ایک کلی کے باعث

دیکھکر شہ کو نکیرین ہٹے بالین سے
قبر میں بھی جو بچے ہم تو نبی کے باعث

اونسے بدتر نہیں دنیا میں کوئی فرد بشر
دین کھوتے ہیں جو دنیا طلبی کے باعث

آگئے جبرئیل نے رستہ میں لیا ہاتھوں ہاتھ
جان یوسف کی بچی تیز پریکے باعث

عیب ہوتا نہیں کچھ مانع تکمیل کمال
نقص کیا مہ میں ہی داغ جگریکے باعث

قوت بازوی فطرس ہو لطف احمد
اوڑ نہیں سکتا تھا بے بال و پریکے باعث

اقتباس اسنے کیا روز ازل ثابت یہ ہے
روشنی مہر میں ہے نور نبی کے باعث

صاف کھلجاتا تھا گذرے ہیں ادہر سے احمد
گلیاں بس جاتی تھیں خوشبوی نبی کے باعث

مرتبہ عرش کو نعلین نبی نے بخشا
بن گیا افسر افلاک اسی کے باعث

عشق ابروے پیغمبر سے ہوا دل روشن
بن گیا ماہ مہ ایک روش نبی کے باعث

واہ کیا ہاتھ تھے کیا زور تھا اللہ اللہ
چولیں ڈھیلی ہوئیں خیبر کی علیکے باعث

ساغر دل ہے مئی حب علی سے لبریز
حوریں ملجاینگی اس لال پریکے باعث

بزم کیا اسکو بھی ہے ہجر نبی کا صدمہ
مہر مضطر ہے جو سوز جگری کے باعث

لطف

عشق احمد نے بنایا ہی مجھے دیوانہ آج
فرض و واجب ہے ادا ے سجدۂ شکرانہ آج

ساقیا کوثر پلادے مجھکو وہ پیمانہ آج
نشہ مین جسکے لکھون اشعار کچھ مستانہ آج

گیسوے احمد کا سودائی ہے ہر فرزانہ آج
عقل کل کو کہتا ہے دیوانہ ہر دیوانہ آج

طائران قدس جل جائین عجب کیا رشک سے
شعلۂ رخسار حضرت پر ہون مین پروانہ آج

گر نہ ولایا چاہتے ہو مجکو تم اے واعظو
بر سر منبر کہو کچھہ آپ کا افسانہ آج

ہے شراب عشق احمد سے مجھے خود رفتگی
طاق سے اوترے نہ ساقی شیشہ و پیمانہ آج

عشق حضرت نے کیا ایسا تعلق سے جدا
کل جو اپنے تھے سمجھتا ہون انکو مین بیگانہ آج

ساقیا پھوڑینگے سر دہلیز میخانہ سے مست
آنکھہ سے اوجہل ہوا دم بھر اگر پیمانہ آج

دلمین ہے کیفیت چشم جناب مصطفےٰ
کیا شراب عشق سے لبریز ہے پیمانہ آج

لطف گر نعت نبی مین تم نہ لکھتے یہ غزل
شاعرونکو خوش نہ آتا آپکا افسانہ آج

طپش

شیدا ہون دل و جانسے رسول عربی کا
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی کا

محبوب خدا اصل علے صاحب لولاک
مخدوم ملک راہنما جملہ نبی کا

بیتاب ہے دل اپنا کہ کشتہ ہے نگہہ کا
سیماب کو ہے حوصلہ راحت طلبی کا

تو دُر یتیم اور ترا رب ہے خریدار
کیا مجھہ سے بیان ہو تری عالی نسبی کا

رخ پر ہے فدا گل تو صبا صدقے دہن کے
لالہ کو ہوا داغ ترے غنچہ لبی کا

ہین غیرت گلزار جنان نخل مدینہ
عالم مین ثمر جس کا ہے شیرین رطبی کا

گو چشمہ دیدار سے سیراب ہوا ہون
شکوہ نگیا دلسے میرے تشنہ لبی کا

اک قطرہ جو ملجاے ترے بحر کرم سے
عقدہ مجھے کھلجاے ہر اک بوالعجبی کا

آجاے نظر ساری خدائی کی حقیقت
پرتو ہو عیان آنکھون مین نور قلبی کا

بزم

رحمت کی نظر کیجئے ای فخر مسیحا
ہو کون سوا تیرے شفیع بنی آدم
دو دن کا نہین عشق کہ ہو دل سے فراموش
لکھتا ہون جو ہم شکل پیغمبر کا بیان آج
ہی فکر رسا زلف کے کوچہ مین روان آج
کل زیر فلک جنکا بڑا نام تہا مشہور
اسدرجہ ہوا زار مین ہجر بنوتی مین
مین محو ہون محبوب الٰہی کے ثنا مین
دیتا ہے سپر قلم آواز تحیت
ہے محفل میلاد خود آئے ہین محمدؐ
تو نے جو لیا وصف محمدؐ کا بصد شوق
آلینے دے بالین پہ محمدؐ کو دم نزع
ہے غلغلہ معراج کی شبکا جو فلک پر
بدلا ہے ہر اک حور نے پیراہن جنت
فردوس کے دیوار روشن ہے آئینہ بجدے
ہر شاخ شجر جہومتے ہی وجد مین آکر
مدت سے جو مشتاق زیارت تہا نبی کا
فرحت ہی انار دل نے کیا خندۂ شادی
کلیان چمن دہر تو غنچہ ہین سب پہول گئے ہین
ہی شور کہ آتی ہین نبی عرش برین پر
صدرہ سے یہ جبریل امین دیتی ہین آواز

عالم مین بپا نالہ ہے درمان طلبی کا
جب حشر مین ہو شور شفاعت طلبی کا
ای طیش مہ از لسے ہون فدا نام نبی کا
اشعار یہی خامہ سے نکلتے ہین جہان آج
اس شب کے سحر دیکھئے ہوتی ہی کہان آج
ملتا نہین اونکو کو نکی قبر و نکا نشان آج
بستر کی شکن کا ہی میرے تن پیکان آج
دکہلا رہی ہی جوش یہ میری طبع روان آج
کرتا ہی میرا کلک روان کار زبان آج
ہم مرتبہ عرش ہوا مرتبہ امکان آج
رتبہ ہوا کیا پیش خدا تیری زبان آج
جلدی ہے یہ کیا اور رہو عمر روان آج
آراستہ رضوان نے کیا باغ جنان آج
استادہ ادب سے ہے ہر اک سرو روان آج
ہر برگ پہ ہوتا ہے زمرد کا گمان آج
ہے بلبل فردوس جدا زمزمہ خوان آج
کوثر ہے بڑی جوش سے السمت روان آج
چھچی جو بہت تنگ گئی سو سخن زبان آج
ہر خوشہ پہ ہے اختر تابان کا گمان آج
مشتاق ملاقات ہے خلاق جہان آج
اللہ سے ملتے ہین شہ کون و مکان آج

کچھ راز کی باتین ہین کہ اسد رجبے قربت
ہون صبح شب ہجر نبی کے لئے بیچین
ہین جمع گل باغ رسالت کے ثناخوان
اللہ کا گھر حیدر کرار کا میلاد
وصف لب شیرین پیمبر مین ہون مصروف

ہی عاشق و معشوق مین فرق دو کمان آج
معلوم نہین گل ہی مرے دلکی کہان آج
مہکا ہوا ہی خلد کے پہولونسے مکان آج
دنیا مین تو بہتر نہین کعبہ سے مکان آج
ای بزم مزے لوٹتی ہی میری زبان آج

لطف

پیدا کرے وہ عشق رسالتمآب روح
عشق رخ رسول مین کہوی جو مینے جان
غافل ہوی جو یاد رسالتمآب مین
راہی ہوا ہون کعبہ مقصود کیطرف
رکہتا ہی ہاتھ جو گیسوی حضرت کا سلسلہ
اللہ اب تو آکے مسیحا ہے کیجئے
ہون عاشق رسول نکیرین چپ رہو
ای لطف جان کہوئیے ہجوئی مین ہم

جنت مین جائے جسکے سبب بیحساب روح
تن سے نکلکے بنگئے بوے گلاب روح
ہوگی بہت خراب یہ خانہ خراب روح
دیکہون تن آگے جائے کہ پونہچے شتاب روح
زندان تن مین کہائی ہی کیا پیچتاب روح
ہوتی ہے مثل جسم فنا اجتناب روح
دے لینگے روز حشر خدا کو جواب روح
آزردہ دل ہو یا کرے ہمپر عتاب روح

طپش

مظہر رسول پاک ہے خالق کے نور کا
کیا اوسکے تاب حسن کے یوسف کو تاب دید
ہووے ضیا مین اوسکی کف پاکی جو شبیہ
خاکی مین کب نظیر ہوا اوس بے نظیر کا
جو مرتبہ براق نبی کا ہے حسن مین
ہے نور احمدی کہ ہوا باعث حیات

جسکے قدم کے نقش کو رتبہ ہی طور کا
خورشید شمعدان ہی جسکے حضور کا
الماس کا نہ رتبہ نہ درجہ بلور کا
جسکا وجود پاک سراسر ہے نور کا
غلمان کا یہ رتبہ نہ درجہ ہے حور کا
انسان و جن ملایک و وحش و طیور کا

پونہچا ہے تا بعرش بھلا کونسا نبی
جانا تو لامکان مین رستہ ہے دور کا

آدم سے تا مسیح ہوے جتنے ہین نبی
پیغام دیتے آئے ہین تیرے ظہور کا

گر رہ نہوتی نیل مین فیضان کے تیرے
موسی کو پہر مجال نہوتا عبور کا

قد تیرا سرو نور ہے وہ سوختہ درخت
رتبہ ہے تیرے سامنے کیا نخل طور کا

دوزخ حبیب احمد مرسل بہشت کو
ہوئیگا مدعا یہ فقط نفخ صور کا

وہ امتان احمد مرسل ہین بیگمان
کوثر پہ جو کہ پائین گے ساغر طہور کا

تیرہ دلونکو نور یقین سے دیا فروغ
اعجاز حق نے بخشا ہی حضرتکو طور کا

بیفکر ہو جہانمین نکر غم کسیکا طیش
مشکلکشا نبی ہے تیرے سب امور کا

حاجت روا خدا ہو بپاس رسول پاک
کرنا علاج ہے یہ دل ناصبور کا

بزم

آجاے دلمین جلوہ مولا کسی طرح
بنجاے رشک طور یہ سینا کسیطرح

کہلادو اپنی صورت زیبا کسیطرح
دل مانتا نہین میرے آقا کسیطرح

جی جاے یہ مریض تمہارا کسیطرح
آؤ مدد کو رشک مسیحا کسیطرح

کرتا نہ خلق تجکو اگر واجب الوجود
ہمکو نہین تہی خلقت دنیا کسیطرح

ہوتا اگر نہ فرش در پاک کا تیرے
رفعت نہ پاتا عرش معلے کسیطرح

دیکہے جو سرو قامت موزون حضور کا
اکڑے نہ پہر بہشت مین طوبا کسیطرح

رکہتے نہ تیرے در پہ جو پیشانی نیاز
پاتے نہ اوج حضرت عیسی کسیطرح

دہوتا اگر نہ آب کرم ذات پاک کا
ہوتی نہ پاک جس سے دنیا کسیطرح

جائین ہزار بار اگر طور پر کلیم
پائین نہ تیرا رتبہ اعلے کسیطرح

ملتا اگر نہ تیرے قدم سے شرف اوسے
بنتا مکان خدا کا نہ کعبہ کسیطرح

معراج مین تہے احمد و محمود سے قریب
جز دو کمان نہ فرق تہا اصلا کسیطرح

تو ختم انبیا ہے تیرے بعد پھر نبی / پیدا ہوا نہ اب ہے نہ ہوگا کسیطرح
مدت سے بزم کو بھی زیارت کی آرزو / بلوائیے مزار پہ مولا کسیطرح

لطف

نہین قسمت مین جو دیدار پیمبر یارب / خاک یثرب سے ہے آنکھین ہون منور یارب
غم یثرب مین شب و روز ہون مضطر یارب / ابتو پونہچا مجھے وان پھر پیمبر یارب
ہو کے صدقے کرون جان نذر پیمبر یارب / گر مدینہ کے میسر ہو زیارت یارب
یون جو بیباک گنہ کرتا ہون اکثر یارب / جانتا ہون کہ تو بخشے گا مقرر یارب
گو بظاہر ہون ہر اک بندہ سی کمتر یارب / دلمین بیحد ہے مگر عشق پیمبر یارب
ہر مژہ شکر بصارت مین زبان بنجائے / شہ یثرب کی جو ہو دید میسر یارب
فرط رنج غم محبوب خدا سے دن رات / لب پہ یا ہو ہے کبھی گاہ زبان پر یارب
شوق دلکو یہ اثر بخش کہ یثرب جاکر / ہند کو آؤن عرب سے نہ مین پھر کر یارب
مین ہون روضہ اطہر کے زیارت مین شہید / دفن ہون مین بھی شہیدونکی برابر یارب
عالم ہستی سے جب لون مین سوے ملک عدم / یا محمد میرے دلمین ہو تو زبان پر یارب
گور سے نکلون محمد ہے محمد کہتا / ہون نہ مایوس قیامت مین نہ مضطر یارب
در محبوب کی جاروبکشی لطف کو بخش / اب نہ دنیا مین پھرا تو اسے در در یارب

طپش

کون ہے صلعلے تمسا حبیب کبریا / پیشوائے اولیا و رہنمائے اتقیا
ہادی عالم شفیع حق شفیع المذنبین / رحمۃ للعالمین ہو اور امام الانبیا
مخزن علم لدنی منبع جود و سخا / شافع روز جزا محبوب خاص کبریا
قبل تیرے جز خدا کوئی نتھا موجود یان / ذات سے تیری ہوا پیدا وجود ماسوا
باعث ایجاد عالم ہادی راہ ہدا / حامی آزادگان منزل نمای اولیا

واہ کیا پاکیزہ خلقت ظاہر و باطن مین ہے
روح و زر اولین و جسم ختم الانبیا

نام مین محمود ہو مقبول ہو محبوب ہو
طٰہٰ اور یٰسین ہو اور نور پاک کبریا

ہادی و ناصر ہو تم امی مظہر انوار حق
داعی و قاسم مدثر ہو حبیب اصفیا

جب چلے دنیا سے تم معراجکو سوی فلک
عرش سے تا فرش کہتے تھے ملایک مرحبا

آگ گلشن ہو گئی تہی گو خلیل اللہ پر
کرۂ آتش ترے پر تو سے پانی ہو گیا

انس و جان کا ہو گیا رہبر سلیمان گر تو گیا
تجھکو خالق نے کیا ہی انبیا کا پیشوا

تیرے رنجوروں کی عیسے سے نہین کچھ التجا
بہر سقم جان ہوی ہے جب تیری حب الشفا

طور کو سرمہ ہوا یان چشم انسانکے لئے
خاک پا تیری ہوی چشم ملک کا توتیا

تہا سلیمان با زبان و میر باپر حکمران
دو نو عالم کا شہنشہ تمکو خالق نے کیا

کیا لکہے توصیف تیری طیش ژولیدہ بیان
ہین فرشتہ گنگ اور قاصر زبان اولیا

بزم

عاشق ہون عطر عفو دماغ گناہ کا
سونگہون جو مشک گیسوی لام اللہ کا

ممدوح ہے وہ گل چمن ماسواہ کا
ما ہتا نہ چہکے خسروی زرین کلاہ کا

رتبہ اگر گدا کو وہ دے عز و جاہ کا
کچکول فقر تاج بنے بادشاہ کا

دیندارونکو ہے شوق مدینے کی راہ کا
ہر نقش پا کو مرتبہ ہے سجدہ گاہ کا

کلمے کے اونگلی کوی اوٹہائی تو اسطرح
سمجہین الف ملائکہ لفظ الٰہ کا

اندہیر دیر و کعبہ مین ظلمت دلونمین ہے
جلوہ تیرا چراغ کا کس خانقاہ کا

لے بتکدہ سے کعبہ وحدت کا راستہ
اندہا نہ بن بتونکو سمجہہ میل راہ کا

دونو جہان سایل اسی آستانکے ہین
جائے کہان فقیر ترے بارگاہ کا

میٹہا ہو منہ جو چاہئے شہد عفو سے
نعم البدل ہو تلخی زہر گناہ کا

تو ایک ہی شریک نہین ہے کوی ترا
محتاج یہ سخن نہین ہرگز گواہ کا

لو نگا بنی سے حشر کے دن نقد مغفرت — توبہ کے سر سے خون میرے ہر گناہ کا
لیتے ہین نام صل علے کہہ کے سب میرا — ہون امتی جناب رسالت پناہ کا
اے چرخ زایران مدینہ سے بل نکر — سولی پہ کھچدے نہ کوئی خار راہ کا
نام محمد عربے سے فروغ ہے — سکہ یہی ہے سیم و زر مہر و ماہ کا
کلمہ سے جسکے زہرۂ نار آب آب ہے — ضامن وہ نور ہے میرے عفو گناہ کا
شاہ رسل شہنشہ کل ہادی سبل — رتبہ ہے جسکے پیرو ونکو خضر راہ کا
نور خدا ہے پاک علی ور سول ہین — مطلع ہے یہ قصیدہ نور الہ کا
زوج جناب فاطمہ داماد مصطفےٰ — ممدوح انبیاے فلک بارگاہ کا
دولہ بنادے دشت نجف کا اگر غبار — سہرہ ہمارے سر پہ ہے خاشاک راہ کا
پر نور سجدۂ در حیدر کا ہے نشان — خورشید ایک ذرہ ہے داغ جباہ کا
بارہ امام نور خدا حجت خدا — ہر ایک جانشین ہے رسالت پناہ کا
دل سے یہی دعا ہے کہ جلدی ظہور ہو — صاحب زمان مہدی دین الہ کا
سنکر غزل یہ منقبت و نعت و حمد کے — اے بزم شور بزم مین ہی واہ واہ کا

میان مصحفی

خداوندا نہین مشتاق ہین سرو صنوبر کا — بروز حشر میرے سر پہ ہو سایہ پیمبر کا
گیا ہون جانسے تو بھی بہر اک مجھمین باقی ہے — خدا جانے کہ مین مذبوح ہون کس دست و خنجر کا
پڑا رہتا ہی اکثر راہ مین دامن دراز ونکے — مشتاق ہی کیا جانے کن پاؤنکے ٹھوکر کا
جواب نامہ تو معلوم اوسکے پاس سے آیا — کوئی پر اوڑتے اوڑتے شاید آ پہنچے کبوتر کا
غرض ہر وقت رونیسے رہی ہم دلکے ماتم مین — نہ سوکھا ایکدم رومال اپنے دیدہ تر کا
میری انکھونسے گر پڑتے ہین آنسو عین محفل مین — چھلکنا جسکے ساقی مجکو یاد آتا ہے ساغر کا
کئی راتون مصحفی ہمسایہ تک سلمہ نہ سوے ہین — کیا نالون نے تیرے بجا ہنگامہ محشر کا

مرزا رفیع السودا

ہوا جب کفر ثابت ہی وہ تمغائی مسلمانی
نہ ٹوٹے شیخ سے تسبیح زنار سلیمانی

ہنر پیدا کر اول ترک کیجیو تب لباس اپنا
نہو جون تیغ بے جوہر وگرنہ ننگ عریانی

فراہم زر کا کرنا باعث اندوہ دل ہووے
نہین کچھ جمع سے غنچہ کو حاصل جز پریشانی

خوشامد کب کرین عالی طبیعت اہل دولت کے
نہ جہاڑی آستین کہکشان شاہونکی پیشانی

عروج دست ہمت کو نہین ہے قدر بیش و کم
سدا خورشید کی جگ مین مساوی ہے زر افشانی

کری ہی کلفت ایام ضایع قدر مردونکی
ہوئی جب تیغ زنگ آلودہ کب جاتی ہی پہچانی

اکیلا ہوکے رہ دنیا مین گر چاہی بہت جینا
ہوئی ہی فیض تنہائی سے عمر خضر طولانی

اذیت وصل مین دونی جدائی سے ہی عاشق کو
بہت رہتا ہی نالان فصل گلمین مرغ بستانی

ہو قرجان ارباب ہنر کو بے لباسی مین
کہ ہو جو تیغ با جوہر اوسے عزت ہی عریانی

برنگ کوہ رہ خاموش حرف ناسزا سنکر
کہ تا بد گو صدائے غیب سے کھینچے پشیمانی

یہ روشن ہی برنگ شمع ربط باد و آتش سے
موافق گر ہوئی دوست ہو وہ دشمن جانی

نہین غراز ہوا کوئی ترقی بخش آتش کا
نفس جبتک ہے داغ دلسے فرصت کیونکر پاتی

کرے ہی دہر زینت ظالمون پر تیرہ روزیکو
کہ زیب ترک چشم یار ہی سرمہ صفاہانی

طلوع مہر ہو پامال حسرت آسمان اوپر
لکھونگا پھر غزل گر اس زمین مین مطلع ثانی

مطلع ثانی

عجب نادان ہین ہی جنکو عجب تاج سلطانی
فلک بال ہما کو پلمین سونپی ہی مگس رانی

نہین معلوم اون نے خاک مین کیا کیا ملا دیکھا
کہ چشم نقش پا سے تا عدم نکلے نہ حیرانی

ہماری آہ دل تیرا نہ ٹریا وی تو یا قسمت
وگرنہ دیکھ آئینہ کو پتھر ہو گئے پانی

تیرے زلفون نے اپنی رو سیاہی کہنہ نہین سکتا
کہ ہے جمعیت خاطر مجھے اونکی پریشانی

زمانہ مین نہین کھلتا ہی کار بستہ حیران ہون
گرہ غنچہ کے کھولی ہی صبا کیونکر باسانی

جنونکے ہاتھ سے سر تا قدم کا ہیدہ اٹھا ہون
اثر کہا جگمین رسم دوستی اندوہ روزی نے
سیہ بختی سے ای سودا نہین طول امل لازم
سمجہ ای ناقباحت فہم کو یہہ بیان ہو گا
خدا کیواسطے باز آ تو اب ملنے سے خوبان کے
نظر کرنے سے حاصل اونکے چشم و زلف کے اوپر
نکال اس کفر کو دل سے کہ اب وہ وقت آیا ہے
رہی دین محمد پر وہین اوسکے جو ہو دین
ملک سجدہ نکرتے آدم خاکی کو گر اوسکے
روسی کے آدم و حوا کے خلقت سے کیا پیدا
خیال خلق اوسکا گر شفیع کافران ہووے
یہ باہر اوسکے گذرے حرف جبجا کہ شفاعتکا
رکہا جب سے قدم مسند پر اوسنے ہی شریعت کا
اگر نقصان پر خس کے شرر کا تنک ارادہ ہو
موافق گر نہ کرتا عدل اوسکا آب و آتش کو
یہ کیا انصاف ہی یارو کہ طیر و وحش تک جگمین
پلے ہی آشیانمین باز کے بچہ کبوتر کا
ہما آسا ہے پروانہ بلخ اوج سعادت پر
کہلے ہین غنچہ گل باغمین خاطر سے بلبل کے
جہان انصاف سے ہر گاہ اب معمور ہے اتنا
ہزار افسوس ای دل ہم نتہی اوسوقت دنیا مین

اگر اعضا دیدۂ زنجیر کے کرتے ہین مژگانے
مگر زانو سے اب باقی رہا ہی ربط پیشانے
نمط خامہ کی سر گرنواٹکی ایسے زباندانے
ادای چین پیشانی و لطف زلف طولانے
نہین ہے فائدہ اونسے تجہے غیر از پشیمانے
مگر بیمار ہووے صعب و رکیہہ پریشانے
برہمن کو صنم کرتا ہے تکلیف مسلمانے
رہے خاک قدم سے اوسکے چشم عرش نورانے
امانتدار نور احمد ایسے ہوتے نہ شیطانے
مراد الفاظ سے معنی ہین تا آیات قرآنے
رکہین بخشش کے سر منت یہودی او نصرانے
کرے گا وان نا زامر زش پہ ہر اک فاسق و زانے
کرے ہی موج بحر معدلت تب سے یہ طغیانے
گرہ کو آگ کے دو ہین کرے غرق انگریانے
تو کوی سنگ سے سنبد ہتی نہین ہتی شکل رہبانے
اس امن و عیش سے اپنی بسر اوقات لیجانے
شبان نے گرگ کو گلہ کی سونپی ہی نگہبانے
کرے ہے مور چہ چترہ کر و شہپر سلیمانے
جواب و اوراق جمعیت کو ہوتی ہی پریشانے
تو اسکے آگے ہو گی عدل کیا کچہ فراوانے
وگرنہ گرتے یہ انکہین جمال اوسکے سے نورانے

نہو نیسے جدا سایہ کے اوس قامتکے پیدا ہے
قیامت ہوویگا دکھے وہ محبوب سبحانے
جسے صورت و سیرت یہ کرامت حقنے کی ہووے
بجا ہی کہئے ایسے کو اگر اب یوسف ثانے
معاذ اللہ یہ کیا ہی حرف بیموقع ہوا سرزد
جو اوسکو پہر کہو یوسف تو ہو نمین مردود مسلمانے
کدہر اب فہم ناقص لیگیا مجکو نہ یہ سمجھا
کہ وہ مہر الوہیت ہی یہ ہے ماہ کنعانے
جو صورت اوسکی ہی لاریب وہ ہی صورت ایزد
جو معنی اوسمین بیشکہیں وہین معنی سبحانے
حدیث من رانی دال ہی اس گفتگو اوپر
کہ دیکھا جسنے اوسکو اونے دیکھی شکل یزدانے
غرض مشکل ہمین ہوئی کہ پیدا کرکے ایسے کو
خدا اگر یہ نفرماتا نہین کوئی میرا ثانے
پس آگے مت چل ای سودا مین دیکھا فہم کو تیرے
کر استغفار اس موہنہ سے اب ایسے کی ثناخوانے

مرزا رفیع السودا

ولا دریای رحمت قطرہ ہی آب محمد کا
جو چاہے پاک تو پیرو ہو اصحاب محمد کا
محمد علم کا گہر ہے علی اوسکا ہی دروازہ
غلام اوسکا ہو تو جو کلب ہو باب محمد کا
قد رعنا جب اپنا خم کیا بہر نماز اوسنے
ہوا اوسوقت ساجد کعبہ محراب محمد کا
زمین و آسمان کیونکر نروشن نظر آوے اوسکے
کہ ہے اک پرتو خورشید مہتاب محمد کا
کیا پر خرد نے موجب خم پشت گردون کا
یہ بختی بارکش رہتا ہے اسباب محمد کا
اداکسکی زباں سے ہو سکے شکر اوسکی نعمت کا
دو عالم ریزہ چین جسنے کیا قاب محمد کا
ہوا ہے کیا کچھ اہلبیت پر سودا نہ دم مارے
خدا بن کون ہے آگاہ آداب محمد کا

حاجی حکیم سید محمد سجاد موہانی بزبان عربی و فارسی و اردو بہاکا

من وہند تباہی و در بدرے لِفِراقِکَ یَا خَیرَ البَشَر
کس سے ہو امید چارہ گری تمہین نہ لیو جب سدہ ہمری
خواہم کہ بسازم صبر مگر لَا تُمہِلُنِی القَلبُ المُضطَر

رکتی نہین بارش دیدۂ تر موری نین بہیو ساون بدرے
ہیم بجہان فیض ترا اوصافُ جمالِکَ لا تُحْصٰی

خورشید و قمر مین یون ہے ضیا جیسے موری ہیا بچ سُدہ تمرے
سو دی ند ہے بے تابی مالا تَرحَمُنا لا تَرحَمُنا

آئے جو مدینہ مین ہی تو کیا کوئی بات نہین پوچہت ہمری
از جرم و گناہ گیران بارم مافیہِ سبیلی لا اعلمُ

کس طرح کٹیگی راہ عدم ہے بات کٹھن ہمارے کٹھرے
یکبار بخوانم باز بیا اَرِنی وَجْهَكَ فِی الرُّویا

سرشار رہون تا روز جزا دیکہون جو انکھیان مدہ کی بہرے
دل سوخت جگر ہم چاک شدہ قَدْ اَحْرَقَتْنِی نارُ الفُرقہ

مخفے نہین میرا حال تباہ موری اور پرہ مند مین جو گجرے
یک جان من و صد رنج و بلا اُنْظُرْ حالِی وَا اَسَفا

ملتا نہین دم بہر چین ذرا یہ کیسو سنکٹ ان پڑے
حافظ بفراق مشو غمناک لا تَنْساہُ لا یَنْساکَ

بہولی نہ سکیگو شہ لولاک مین کیسے کہون مورے سدہ بسرے

مولود مسعود نور محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم من رضوان

حمد خالق کو کر تو ورد زبان
جسنے پیدا کیا ہے کون و مکان

وحدہ لا شریک لہ وہ ہے
حمد کے تجہ مین کب ہے تاب و توان

با عجز فناک قول احمد ہے
اشہب خامہ کی تو پہیر عنان

نور احمد کے اب ظہور کو لکہہ
بخشے جاوین گے تیرے سب عصیان

ہے جناب امیر سے یہہ بیان
اور روایات صادقہ سے عیان

جب یہہ معبود کو ہوا منظور
ہوئین پیدا رسول کون و مکان

تب ہوا یہہ ملائکہ کو خطاب
جو ارادہ ہین میرے ہے پنہان

ہوئے اسکا ظہور بس اوسدم
خلق ہوا شرف زمین و زمان

ہوئے گا وہ شفیع روز قیام
اوسکے باعث سے ہون جحیم و جنان

اوس سے بڑہ کر نہین کوی ذیجاہ
شرف و منزلت کا ہے شایان

عرض کی تب ملائکہ نے بہم
تیرا فرمان ہے واجب الاذعان

حکم سے تیرے سرکشی کب ہے
بندگی کے سوا نہین امکان

حکم تب جبرئیل کو یہہ ہوا
قبضۂ خاک پاک لاؤ یہان

جس جگہ اب ضریح اقدس ہے
پاک ہے خاک وہانکی مثل جنان

ہے مقدر زمین اسطرح تحریر
جو بنی جس سے اوسمین ہو پنہان

حشر مین وہ وہین سے اوٹھے گا
خاک مین اپنی جو ہوا ہے نہان

غیر جاکر کسیکو بعد فنا
گاڑ دے ظلم سے کوئے نادان

ہین مقرر فرشتہ نقال
ہے یہی جستجو او نہین ہر آن

یہان سے فوراً انکال کرا دسکو
خاک جس جا کی ہے رکہینگی وہان

آئے اوس جا جہان ہے اب روضہ
لے نیکو خاک خورم و خندان

تہی زمین پاک و طیب و طاہر
معصیت ہونے پای تہی نہ وہان

لے گئے خاک کو بروے سما
پہر بحکم خداے کون و مکان

جتنی نہرین جنانکے اندر ہین
اون مین غوطہ دیا ہوے تابان

کرتے تہے سب ملائکہ تعظیم
اور خوش خوش ستے طرف گویان

جب ہوے خلق حضرت آدم
پشت سے اونکے ہون صد آئتیان

جس طرح جانور کرے نغمہ اور تسبیح ایزد منان
عرض کی حق سے تب یہ آدم نے ہے یہ کیسی صدا امیر یزدان
تب یہ خالق نے اوسنے فرمایا ہے یہ تسبیح سرور دو جہان
دوست اوسکے بہشت پائینگے ہونگے خصم اوسکے داخل نیران
نور احمد بجبہۂ آدم مثل خورشید ونکو تہا تابان
شب یلدا مین تہا وہ نور مبین صفت ماہ چہاردہ رخشان
ہے روایت علیؑ عالی سے نور احمد تہا نور رب جہان
خلق عالم سے پہلے لاکہون سال نور احمد رہا ہے سبحہ خوان
حق تعالے نے دیکہہ کر اوسکو لطف سے یہ کہا کہ جان جہان
تو ہے مقبول ایزد داور ہین طفیلی ترے زمین و زمان
جو تیرا دوست ہے وہ میرا دوست تیرا دشمن ہے دشمن یزدان
بعد ازان مرتفع ہوا وہ نور جس سے دو نو جہان ہوے رخشان
اوس سے پیدا ہوی ہین بارہ حجاب اولین ہے حجاب کا یہ بیان
داخل اوس مین ہوا جو نور نبی قدرت حق سے تہا وہ سبحہ خوان
دوسرے پہر حجاب عزت مین رہا بارہ ہزار سال نہان
اس طریقہ سے پڑہتا تہا تسبیح تو ہے سبحان وایزد منان
تیسرے تہا حجاب ہیبت مین حمد غفار اوسکے ورد زبان
چوتہے تہا وہ حجاب منت مین صرف تحمید ایزد سبحان
پانچوین تہا حجاب جبروتی جس مین سبحان ربنا تہا بیان
ششم مین وہ حجاب رحمت تہا جس مین حمد خدا تہی نکو بیان
ساتوین پردہ کا بنوشت نام وہان تہا او وصاف ایزدی کا بیان

آٹھوان پردہ تھا کرامت کا
منزلت نام تھا حجاب نوان
تھا حجاب دھُم کا رفعت نام
گیارہوین پردہ کا سعادت نام
بارہوان پردہ تھا شفاعت نام
بعد ازان نور احمد سے ہوا
عزت و صبر اور خشوع و رضا
حکم خالق نے نور سے یہ کہا
کر کے غوطہ وہ نور جب نکلا
تو ہے سردار انبیا و رسل
تو شفیع امم ہے روز جزا
سر جو سجدے سے نور کا اوٹھا
یک صد و بست اور چہار ہزار
ہے ہر اک قطرے سے ظہور نبی
جملہ وہ نور طوف کرتے تھے
نور احمد معہ تمامے نور
پھر ہوا یہ خطاب یزدانی
عرض کی نور نے تو خالق ہے
تب ہوا حکم ایزد بیچون
تیرے امت ہے افضل الامت
تاکہ وہ ہو وین ہادے مردم

جسمین تھا سب بیان عظمت شان
اوسمین تھا عظمت و کرم کا نشان
اوسمین تھا حق کے منزلت کا بیان
جس مین تسبیح خالق دیان
حمد خالق مین تھا وہ شغل کنان
بیس دریا سے نور کا جریان
ہے تو تا جمع و ستار و غیر ازان
بیسو دریا مین ہو تو غوطہ زنان
تب ہوا حکم خالق سبحان
تو ہے ختم الرسل امام زمان
تب ہوا نور پاک سجدہ کنان
قدرت حق سے تھا وہ قطرہ فشان
قطرے اوس نور سے ہوے افشان
ہے یہی جملہ راویونکا بیان
گرد نور محمدے میران
حمد معبود مین تھا سبحہ خوان
کون مین تو ہے کون کرے بیان
مین ہون مخلوق عاجز و نادان
تو ہے محبوب مدح کا شایان
تھے عدم مین کیا ہی اوسکو عیان
دور اونسے ہو ذلت خذلان

پھر اک نور سے ہوا پیدا ۔ اوسکے دو حصہ کر دیے یکسان
ایک حصہ کو چشم ہیبت سے ۔ جب ہوا خالق جہان نگران
آب شیرین و خوش گوار بنا ۔ جس سے ہے زندگی ہر حیوان
دوسرے حصہ پر جو آکے پڑے ۔ منظر مہر ایزد سبحان
اوس سے عرش برین ہوا پیدا ۔ اور ہوا آب پر قرار کنان
عرش کے نور سے ہوی کرسی ۔ ہو گئے اوسکی ضو سے لوح عیان
اور ہوا لوح سے قلم پیدا ۔ ہو گیا جملہ لکھنے کا سامان
حکم خالق ہوا قلم سے کہ لکھ ۔ سن کے یہ حکم مثل بیہوشان
سر اکے ختم رہا ہزار برس ۔ ہوش آیا قلم کو پھر جس آن
عرض کی تب کہ کیا لکھون یا رب ۔ حکم آیا کہ لکھ نہو حیران
اولین لا الہ الا اللہ ۔ پھر محمد رسول رب جہان
جب محمد کا نام اوسنے سنا ۔ دیر تک سجدہ مین رہا گریان
سر اوٹھا کر قلم نے عرض کیا ۔ کون احمد ہے ایزد منان
نام ہے تیرے اوسکا نام قرین ۔ کیون ہوا اس سبب سے ہون حیران
تب ہوا حکم خالق دو جہان ۔ ہے یہی باعث زمین و زمان
شق ہوا تب قلم باسم نبی ۔ اور ہوا اسطرح سے عذب لسان
السلام علیک یا احمد ۔ اس سبب سے ہوا اسلام سنان
اور جواب سلام ہے واجب ۔ ختم ہے نور احمدی کا بیان
اب خدا کے جناب عالی مین ۔ عرض کر صدق دل سے ای رضوان
گو گنہ ہین میرے صغیر و کبیر ۔ تیرے رحمت کا بھی نہین پایان
مجکو اور میرے والدین کو بخش ۔ سوے رحمت ہے چشم دل نگران

یا الٰہی بحق پیغمبر | بعلی ولی شہ مردان
از پئے بضعۂ رسول خدا | وز پئے سید اشباب جنان
جملہ حاجات دینی و دنیا | کر روا میرے ایزد منان
تو خطا بخش ہے مین سایل ہون | تیرا در چھوڑ کر مین جاؤن کہان
تجھہ سوا کون ہے میرا مالک | حال اپنا کرون مین کس سے بیان
ہے دعا تجھہ سے ای غفور رحیم | جب کہ تقسیم ہو جحیم و جنان
دوستان علی کو خلد ملے | دشمنون کے لئے رہے نیران

مولود مسعود متنکی اریکہ قاب قوسین او ادنیٰ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ الالاف التحیۃ والثنا

کر دیا لشکر خزان نے فرار | دیکھہ کر آمد نشان بہار
کثرت لالہ و ریاحین سے | رشک جنت ہی دامن کہسار
نامیہ کے اثر سے دور نہین | ہو اگر سبز عنکبوت کے تار
کبک و طاؤس فرط عشرت سے | رقص کرتے ہین بر سر کہسار
قمریون کے صدائے کوکو سے | وجد مین جہومتے ہین سب اشجار
سر فگندہ ہین جملہ پیش کریم | مثل ساجد درخت میوہ دار
بلبلون کے ہے شاخ گل پہ صدا | وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّار
ہین فلک پر ملک خوش خورم | حورین باغ جنان مین باغ و بہار
کہتے ہین یہ خوشی سے سب باہم | ہے یہہ میلاد احمد مختار
چاہیے اس مین جن و انسان کو | در و یاقوت لائین بہر نثار

راویون نے کیا ہے یون تحریر
گذرا جب قدرت الٰہی مین
تب کہا نور پاک احمد کو
صلب آدم مین جب وہ نور آیا
علم آدم کو جب ہوا اس سے
میرے پیشانے اسے میرے خالق
جبکہ روشن ہوے جبین مبین
دیکھون اس نور پاک کو مین بہی
ہوئی مقبول حق دعا اون کی
سر ستابہ ایا نور ربنبے
اوس کے پہلو مین نور زہرا تہا
نور شبیر سے بھرا ابہام
بطن حوا مین جب کہ شیث آگئے
اون کی پیشانے مین گیا وہ نور
صلب اطہار مین وہ نور یون ہین
جب کہ نوبت ہوئی بعبد مناف
اون کا ہاشم ہوا اس سے نام
میہمانے کا تھا نہایت ذوق
حکم تہا بہر دعوت حجاج
تے رشید و بلند قد و شجاع
چونکہ نور محمدے کا ظہور

گوش دل سے سنین صغار و کبار
نور احمد کا ہوی اب اظہار
صلب مین بوالبشر کے استقرار
سب ملک آئے از پئے دیدار
عرض کی حق سے ایمیرے غفار
کردے نور نبی سے پر انوار
التجا کی کہ اے میرے دادار
تاکہ حاصل ہو میرے دلکو قرار
اس طرح راز کا ہوا اظہار
اور وسطیٰ مین حیدر کرار
نور شبر سے کو چکین گلنار
لکہتے ہین راویان صدق آثار
اور تولد ہوے بعز و وقار
دیکھکر خوش ہوئے صغار و کبار
منتقل تہا بقدرت دادار
اور اون سے بہ ہاشم جرار
تہی صبیح و ملیح و خوش گفتار
جمع ہوتے تھے ساکنان دیار
دنبہ اور اونٹ ذبح ہون بسیار
مثل اونکے نتھا کوئی جرار
تہا جبین مبین سے بس اظہار

تھے ملوک اور قریش سب خواہان — تاکہ وصلت سے ہوئین برخوردار
قیصر روم اور نجاشی نے — وصلت دختر مین کئے اصرار
نہوا یہ قبول ہاشم کو — جو کہ خالق سے تہا اونھین اقرار
شرک و کفر و نفاق مانع تہا — اسی باعث سے تہا اونہین انکار
قوم مین اپنے کین کئی شادی — تاکہ ہووین پسر سے برخوردار
ہوئے اولاد گو کہ کثرت سے — پر نہ اوس نور کا ہوا اظہار
ایک شب کو جناب ہاشم پاک — خانۂ کعبہ مین در آئے زار
پوشش خانہ خدا سے لپٹ — عرض یون کے بدر گہ ستار
میرے مالک میرے کریم و رحیم — مجھپہ فضل و کرم کے ہون انتظار
نور احمد کو کسکو سونپون ہین — کھولدے مجھپہ پردۂ اسرار
خواب مین حق سے تب یہ حکم ہوا — جا تو فوراً سوے مدینہ دیار
ہے وہان ایک صاحب عزت — عمر مخزومی بنی نجار
سلمےٰ نام اوس کی دختر ہے — حسن مین ہے وہ شہرۂ امصار
ہاشم برگزیدۂ داور — خواب سے جس گھڑے ہوی بیدار
مجتمع کر کے سب عزیزونکو — کردیا حال خواب کا اظہار
زود تر پھر سوی مدینہ چلے — لے کے ہمراہ اپنے خویش و تبار
پھر انجام رسم عقد اخی — ساتھ تھے مطلب نیکو کردار
جب ہوا داخلہ مدینہ مین — اور ہوا عقد حسب دار و مدار
مطلب پھر گئے رہے ہاشم — دو مہینے وہان بعیش ہزار
جب ہوا نور جانب سلمے — منتقل حسب مرضی غفار
ہوا ہاشم کو ناگہان درپیش — سفر ملک شام و مصر دیار

وقت جانے کے یہ وصیت کی
جب کہ فرزند ہو تیرے پیدا
رکہنا قوم یہود سے محفوظ
شیبۃ الحمد اوسکا رکہنا نام
اس وصیت کو کرکے شام گئے
اس جہان کو وہان وداع کیا
شیبۃ الحمد جب ہوے پیدا
جب ہوے ہفت سالکے وہ جناب
اوس سے پوچھا کہ ہے کہانکا قصد
جانب مکہ عزم ہے میرا
شیبۃ الحمد نے پیام دیا
اون سے کہدیجیو یہ بعد سلام
عرض کرتا ہے تم سے یا حضرت
جز تمہارے ہے میرا کون کفیل
پونہچا اعرابی جب کہ مکہ مین
مطلب نے جو ہین سنا یہ پیام
آئے یثرب مین وہ تن تنہا
ایک کوچہ مین ساتہہ لڑکو نکے
مطلب نے شناخت کرکے وہین
ہے یہ تحریر را ویان کہ ہوا
وہان اوتر کر شتر کو آب دیا

سلمی سے بولی کا ی خجستہ شعار
غیرت بدر و رشک مہر نہار
تا نہ پونہچائین اوس کو وہ آزار
سو نہو مطلب کو آخر کار
وہان پونہچ کر بہت ہوے بیمار
اور روانہ ہوے بدار قرار
بہر دیا نور رخ سے مانکا کنار
جاتا تہا سوے مکہ ناقہ سوار
دست بستہ یہ اوسنے کی گفتار
جو ہو مطلب وہ کیجئے اظہار
مطلب ہین جو سید اخیار
شیبۃ الحمد ہے ترا دلدار
آپ ہین مجہہ سے کس لئے بیزار
آپ ہین میرے مالک و مختار
کیا پیغام سارا گوش گذار
اونٹ پر اپنے تب ہوی وہ سوار
شیبۃ الحمد سے ہوے وہ دوچار
تہے وہ بازی مین با گروہ صغار
ساتہہ اپنے کیا شتاب سوار
وقت مغرب بذی الخلیفہ گذار
پہر ہوے اونٹ پر شتاب سوار

نصف شب راہ مین گئے جو گذر
جس طرح فوج ہو تعاقب مین
مطلب نے کہا کہ اے فرزند
شیبۃ الحمد نے کہا اے عم
باگ کو آپ پہیرئے جلدے
مطلب نے کہا کہ اے فرزند
ہر بلا تجہہ سے دور ہووی گے
سامعین اسکو گوش دلسے سنو
اس طرح ہے لکہا کتابون مین
تہے مدینہ مین کچہہ یہود مقیم
وحیۂ نام اک یہودے تہا
ایک دن کوچۂ مدینہ مین
لاطیہ سے ہوئے نزاع وجنگ
اسطرح کا لگایا کارے زخم
اور کہا اے یہود آئے اجل
بیٹے نے باپ سے یہ حال کہا
وقت فرصت کے ڈہونڈہتے تہی یہود
گوش زد جب یہود کے یہ ہوا
دوسرا شخص کوئی ساتہہ ہین
نشتر اسوار لاطیہ لایا
پس تعاقب مین گہوڑے دوڑائے

آئے کانون مین وہان صدا اکبار
آرہے ہین پیادہ و اسوار
ہے بلائے عظیم سخت گذار
ہان پہیرے آتی ہے بخویش و تبار
اور یہ بیرا ہے یہانسے کیجئے گذار
نزد خالق ہے تیرا عز و وقار
وہ ہے حافظ ہے اور وہی ستار
معجزات نبی کا ہے اظہار
جو تعاقب مین اے تہے اسوار
کاہن اور تہے کتب سی واقف کار
بیٹا تہا اوس کا لاطیہ مکار
کہیلتے تہے وہ شیبہ جرار
استخوانسے کیا سر اوسکا فگار
لاطیہ جس سے ہو گیا بے کار
ہون گے برباد سب تمہاری دیار
سوتے فتنہ کو کر دیا بیدار
تا کہ پونہچائین شیبہ کو آزار
ساتہہ ہین مطلب کے وہ دیندار
وقت فرصت کو کرکے دلمین شمار
تا وہ شیبہ سے راہ مین ہو دوچار
اور پونہچے قریب وہ کفار

تب یہ شیبہ نے مطلب سے کہا
شیبۃ الحمد اونٹ سے اوترے
عرض کی یہ جناب باری مین
دے امان ہمکو کید اعدا سے
نہ دعا ختم ہونے پائے تھے
جنپہ چڑھ کر سوار آئے تھے
تب کہا لاطیہ نے شیبہ سے
تیرے مادر سے اور ہم سب سے
اوسکے خاطر سے ہم یہان آئے
اپنی مان پاس تم چلو اس دم
تب کہا مطلب نے قوم یہود
قتل پر اوس کے ہوئے آمادہ
قدرت قادر توانا سے
تب کہا لاطیہ نے یارون سے
راہوارون کو چھوڑ کر بیدل
حملہ آور ہوئے تمام یہود
جلد اپنے کمان سے جوڑا تیر
دوسرا تیر جوڑ کر مارا
چاہتے تھے کرین فرار یہود
بھاگنا تمکو نامناسب ہے
لاطیہ آکے مطلب کے پاس

بجواب آپ جلد دیجئے اوتار
سر رکھا زمین پر ایکبار
اے خداوند قادر و قہار
جز ترے کون ہے معاون و یار
ہوے ظاہر اجابت آثار
نر ہے اون مین طاقت رفتار
تجھ سے روشن ہوا جوار و دیار
لطف وہ ہے نہین ہے جسکا شمار
ورنہ یہان تھا ہمارا کونسا کار
اوسکے دل سے گیا ہے صبر و قرار
تھا تمہارے دلونمین رنج و غبار
آئے ہو کھینچ کھینچ کر تلوار
اسپ تم سب کے ہوگئے بیکار
سحر کرتا ہے ہمپہ یہ ہر بار
تیغ و تیر سے کرو بے کار
مطلب بھی اودہر ہوے ہشیار
لاطیہ کا ہوا غلام شکار
پونچا دوزخ مین دوسرا مکار
لاطیہ نے کہا پکار پکار
وہ اکیلا ہے اور تم ہو ہزار
عرض کرنے لگا کہ ای سردار

شیبۃ الحمد کو مجھے دیجے
تب چچا سے کہا یہ شیبہ نے
مطلب نے کہا کہ او مردود
لائے ہے اس جگہہ اجل تیری
اون سبھون مین تھا اک جمیع یہود
لاطبہ نے تب اوس سے کی تقریر
جس قدر بار قرضہ ہے تجھہ پر
ہوا آمادہ وہ یہود شریر
حملہ اور ہوا جمیع لعین
ایک ضربت مین دو ہوا مردود
دوسرا جو شجاع تھا اونمین
مطلب تھے زبس جری و دلیر
اک یہودی کہ نام جسکا غلاب
وہ ہوا مطلب سے جنگ کنان
کرتے تھے سب یہود خوشحالی
شیبہ کرتے تھے گریہ وزاری
ناگہان چار سو سوار آئے
تھے سوار اونمین اوس خروج کے
مطلب بڑہ کے سد راہ ہوئے
ایک ضربت مین دو کیا اوسکو
جسقدر تھے یہود مارے گئے

اون کو پونہچا دون اونکے ماںکے کنار
جھوٹہ کہتا ہے یہ جفا کردار
دور ہو یہان سے زانے وبدکار
تیرے سر پر ہے تیری موت سوار
لاطبہ کا لعین تھا قرضہ دار
مطلب سے تو جا کے کر پیکار
سب ادا ہے وہ درہم و دینار
سر سے اوترا جو اوسکے قرض کا بار
مطلب نے بہی کی علم تلوار
اور پونہچا میان دار بوار
مطلب سے ہوا وہ آکے دوچار
اوس کو اک ضرب مین کیا فی النار
تہا لڑائے کے فن مین وہ ہشیار
روز روشن سے لیکے تا شب تار
کہ غلاب جری تھا بس مکار
کہ نہو جسم عم کہین افگار
ہو گیا دشت آکے ہنے بازار
گیا دیکہہ اون کو لاطبہ نے فرار
جانے پایا نہ وہ سگ مکار
اور اوتارا لعین کو تیغ کے دہار
چہوڑا باقی پیادہ نہ اسوار

جب کہ سارے ہو دو دفع ہوے — ہاتھ مین مطلب کے تھے تلوار
شیبہ کے ہاتھ مین کمان و تیر — خزرج و اوس سب کے سب اسوار
خزرج و اوس کے سوارون نے — مطلب کے طرف کئے رہوار
اپنے فرزند کو ڈرین سلمے — سب سے کہنے لگین پکار پکار
ہاتھو نسے اپنے سب نگاہ رکھو — نہ چلے تم سبھو نکا کوی وار
خود نہ گرے مطلب کے آگے واہ — اون سے کرنے لگے یہ استفسار
کون ہو تم کہان سے آئے ہو — کیون لئے جاتے ہو میرا دلدار
تب کہا مطلب نے اے سلمی — مین چچا اس کا اور ہون غمخوار
چاہتا ہون یہ فضل داور سے — ہو یہ مکہ کا سرور و سردار
تم سے اسپر سوا شفیق ہو نہین — ہے یہ فرزند میرا عرش وقار
تب یہ سلمی نے اونسے عرض کیا — اذن میرا ضرور تھا درکار
عذر یہ مطلب نے اوس سے کیا — یہان اسیطرح کا تھا موقع کار
پھر کہا سلمی نے کہ ای شیبہ — مجھہ سے تو ہو گیا ہے کیا بیزار
تب کہا شیبہ نے کہ ای مادر — تم سوا کون ہے میرا غمخوار
آپ ناراض تو نہین مجھ سے — کہا سلمی نے اب تو ہے مختار
دل تیرا چاہے گر تو چل میرے ساتھ — چپ رہے شیبہ سنکے یہ گفتار
کہا سلمی نے تم ہو کیون ساکت — راز دل اپنا کچھہ کرو اظہار
اپنی خواہش یہ تیرے خواہش کو — مین مقدم سمجھتے ہون دلدار
رو کے شیبہ نے یہ کہا مان سے — اے میرے مالک و میری غمخوار
خوف ہے عاق مادر یکا مجھے — کیا کرون اپنا راز دل اظہار
آرزو ہے یہ دلمین اے مادر — کہ رہون ذکر حق مین لیل و نہار

خانہ کعبہ کا مجاور رہون
اور رہون درمیان خویش و تبار

آپ رخصت اگر خوشی سے کرین
جاؤن کعبہ کو مین بلا تکرار

کہا سلمے نے تب یہہ شیبہ سے
ہجر تیرا ہے مجکو بس دشوار

پر یہہ ہے التجا میری تجہ سے
لکہنا سب حال اپنا اے دلدار

خط کتابت رہے سدا جارے
ہو نہ اس کام مین کبہے انکار

گو دمین لے کے اونکو مادر نے
پہر کیا مہر مادری سے پیار

پہر کہا جانی خدا حافظ
بس حفاظت اوسیکی ہے درکار

مطلب سے یہہ پہر وصیت کی
کا اے صنا دید مکہ عرش وقار

جب یہہ حد بلوغ کو پہونچے
عقد و تزویج آئے بر سر کار

اس وصیت کو مطلب سنکر
بخوشی خرمی کیا اقرار

جو کہ ہمراہ لائے تہین سلمی
مال و اسباب و اشتر و رہوار

مطلب سے کہا کہ لے لیجئے
لینے مین کچہہ نہ کیجئے انکار

پر نہ کچہہ مال مطلب نے لیا
شیبہ کو اپنے ساتہہ کرکے سوار

ہوکے سلمے سے زود تر رخصت
سوے کعبہ روان کیا رہوار

جب کہ مکہ کے یہہ قریب آئے
شیبہ تہے بسکہ مطلع الانوار

نور شیبہ سے ہوگئے روشن
جبل و دشت اور در و دیوار

خلق مکہ برائے استقبال
زن و مرد آئے سب صغار و کبار

دیکہہ کر سب نے شان و شوکت کو
مطلب سے کیا تب استفسار

مطلب نے بخوف چشم بدان
عبد اپنا اونہین کیا اظہار

وہ ہوئے عبد مطلب مشہور
بس اسیوجہ سے میان دیار

مکہ مین جب کوئی بلا آئی
نور احمد تہا بہر دفع مضار

ابرہا باہزار ہا اقبال
منہدم کرکے خانہ داور
دفعتًا نور احمدی کے سبب
عبد المطلب کے بیتے تک
ہوئے جب کہ صاحب اولاد
ایک دن جاکے کعبہ کے اندر
عرض کی یہہ جناب باریمین
دے تو اولاد مجکو کثرت سے
دس ہون فرزند جب میری یارب
ہوے فرزند فضل حق سے بہت
چاہا تب عبد مطلب نے کہ ہو
ایک جا جمع کرکے سب اولاد
غسل ہر ایک دیکے عطر ملا
گھر جو تہا قرعہ ڈالنے کے لئے
فاطمہ دخت عمر مخزومے
مضطرب ہوکے صدق دیتی ہے
میرے بیٹے کے نام قرعہ نہو
قرعہ پڑتا تہا جس جگہہ آگے
قرعہ نکلا بنام عبد اللہ
جب کیا قصد ذبح عبد اللہ
تہے ابو طالب اور عبد اللہ

آیا تھا ڈہانے کعبہ دادار
دل کی حسرت نکالی کفر شعار
ہو گیا ساتہہ فیل کے فی النار
ہوے ظاہر وقایع بسیار
کی شماتت قریش نے اظہار
ہاتہہ مین لے کے کعبہ کا استار
نذر یہ کے کہ خالق غفار
کہ کرین ذکر تیرا لیل و نہار
ایک قربان کرونگا بے تکرار
یازدہ تک جب آیا اونکا شمار
فدیہ راہ حق کوئے دلدار
ماجرا نذر کا کیا اظہار
بہر قربان داور دادار
آے وہان ساتہہ لیکے خویش و تبار
ام عبد اللہ نکو کردار
مانگتے تہے دعا کہ اے میرے غفار
کر نہ اس غم مین مبتلا زنہار
دیکہئے آتا کیا بروے کار
سنتے ہی اسکو ہو گئے ناچار
روئی مان اور بہائی زار و نزار
ایک مادر سے دو تو یہ سردار

عرض کی سب نے ای شفیق پدر کرو قربان دوسرا دلدار

ہم سبھونکا یہی ہے جان و جگر ہے اسیوجہہ سے ہمین اصرار

جب کسی کا سخن کیا نہ قبول پھر قربانی لائے بی تکرار

تب وہان روتے پیٹتے آئے مادر اور بہائی اور خویش وتبار

آئے تھے سب وہان بزرگ قریش اور شفاعت مین سبکو تہا اصرار

کہتے تھے عبد مطلب اوسدم تم سبہون سے سوا ہی مجکو پیار

پر کرون کیا کہ کرچکا ہون عہد اس سے پہرنے کا مین نہین زنہار

کہکے یہہ ذبح کو لٹایا جب تا کہ ہوون نذر سے وہ عہدہ برار

مان سے دیکھا گیا نہ حال پسر قوم مین اپنے آئین وہ ناچار

چاہی اون سب سے اوسنے اپنی مدد تا معاون ہوون اور او سکے یار

شور اوٹھا ملائکہ مین بہم عرض جبرئیل نے کی کہ اے غفار

حال تو دیکھ اپنے بندہ کا کچھہ نہین آتا فہم مین اسرار

تب ہوا یہ خطاب بارے کا ہمکو ہے امتحان ابہی درکار

اپنے بندے کو خوب جانتے ہین او سکے دلسے بہت ہین واقف کار

صبر کے اوس کے ازمایش ہے تا کہ ظاہر ہو اوس کا استبصار

چاہتے تھے کہ اوسکو ذبح کرین دس نفر آئے با دل افگار

تھے وہ سب اقربا بنی مخزوم خشمگین ہاتھہ مین لئے تلوار

آئے وہ جس جگہہ تھے عبد اللہ کہا ہم سب کرین گے جانین نثار

ہے ہمارے بہن کا یہ فرزند کیون گوارا یہ امر ہو سردار

اوس نے جب اسطرح کا دیکھا طور پیٹ کر سر کہا پکار پکار

کیا غفور الرحیم رب ودود نذر سے کچھہ سبب مجھے نہین انکار

کیا کرون سب یہ لوگ مانع ہین ۔ دلکا روشن ہے تجھپہ سب استار
عکرمہ سرور بنی مخزوم ۔ تھے جو حاضر بصد شکوہ ووقار
روکے بولے کہ اے ابوالحارث ۔ تم سے یہ امر ہے بہت دشوار
کیونکہ تم ہو بزرگ قوم قریش ۔ سید البطحی و مرجع کار
تم سے یہہ امر جب وقوع ہوا ۔ ہوگے سنت یہ تا بروز شمار
بعدیت مین تمہارے آے سرور ۔ سب کرین گے اسی روش رفتار
تاقیامت رہے تمہارے لئے ۔ یہ بڑے بات اسے خجستہ شعار
تم سے اک امر مین بیان کرون ۔ کیجیے اوس کو سید اخیار
ایک عورت ہمارے شہر مین ہے ۔ کاہنہ علم مین بہت ہشیار
کرتی ہے حال دلکو جلد بیان ۔ امر پوشیدہ اوسپہ ہین اظہار
ام ملحان نام اوس کا ہے ۔ ہے مدد اسمین اوسکی اب درکار
سنکے یہ عبد مطلب نے کہا ۔ بہتر ہے جس مین ہو کرو وہ کار
تب چلے شاد شاد اہل قریش ۔ ہدیہ و تحفہ لے کے اوسکے دیار
جس گھڑی اوسکے پاس جا پہنچے ۔ اپنے آنے سے تب کیا اظہار
گھر سے باہر نکل کے وہ آئی ۔ اور کہا عبد مطلب سے پکار
تو ہی وہ شخص ہے جو کرتا ہے ۔ اپنے بیٹے کو راہ حق مین نثار
تب یہ بولے کہ ہان وہی ہو مین ۔ جس نے حق سے کیا ہے یہ اقرار
تب کہا کاہنہ نے ای صاحب ۔ اس جوانکا بہت ہی عزو وقار
اس سے ہوگا بلند نام ترا ۔ ہوگا یہ مالک زمین و دیار
پھر کہا اونسے قتل انسانکا ۔ خون بہا اور دیت ہی کس مقدار
صاف مجھ سے اگر بتاؤ تم ۔ کھولدون اسکے عقدہ کا اسرار

تب ہوے عبد مطلب گویا
ہے دیت ایک سو شتر کے مہار

سن کے بولی طریق قرعہ یہ ہے
سن کو کہتے ہون مین پکار پکار

سو کے تقسیم کر کے دش دش پر
قرعہ تم ڈالوا ے خجستہ شعار

قرعہ نکلے نہ جبکہ اونٹون پر
تب عدد کو کرو باستکثار

یعنے اس طرح قرعہ دالو تم
اونٹ دش دش بڑہاؤ تم ہر بار

جب کہ پونہچاے سو تلک اعداد
نہ پڑے قرعہ اونٹ پر زنہار

اوس گھڑے ذبح ہو وین عبد اللہ
پھر نہ کچھ اسمین کیجیو تکرار

سنکے یہ عبد مطلب اوس سے
ہوے راہی بسوے مکہ دیار

آئے کعبہ مین جب وہ عالی قدر
مجتمع تہے جہان پہ خویش و تبار

طوف کعبہ کا سات بار کیا
اور کے عرض یہ بحالت زار

تو ہے خلاق دو جہان یا رب
اس میرے مدعا کو جلد بر آر

صبح دم عبد مطلب ذیشان
اونٹون کے لاے سب منا مین قطار

آنکھون مین سرمہ دیکے عبد اللہ
زیب پر کر کے جامہ زر کار

تہے منا مین بعزت و توقیر
لائے دس اونٹونکی منا مین قطار

اور کی وہان پہ قرعہ اندازی
نکلا قرعہ نہ اونٹو پر زنہار

پھر تو کر کر اضافہ دش دش کا
قرعہ اندازیان ہوئین نہ بار

نکلا ھر بار نام عبد اللہ
اس سے غمگین تہے صغار و کبار

رو کے تب عبد مطلب نی کہا
مجھ سے ناراض کیون ہوا غفار

مین ہون بندہ تو خالق اکرم
مین ہون عاصی تو راحم و ستار

حال پر میرے رحم کر داور
تجھ سے بڑھ کر ہے کون مونس و یار

فاطمہ تہین جو ام عبد اللہ
دلمین اونکے بہرا تہا رنج و غبار

عرض کے یہ جناب باری مین
تو ہے مالک مین ہون تیرے لونڈے
عرض کی عبدمطلب سے پہر
دس شتر کا اضافہ پہر کر کے
تب کیا عبدمطلب نے کلام
خانہ کعبہ سے صدا آئے
ہوگیا فدیہ اب تیرا مقبول
قرعہ اندازی ہوئے بار دگر
جس گھڑے قرعہ دسوین بار پڑا
سب ہوئے اس سے خورم و خوشحال
گہر گئے اپنے وہانسے عبداللہ
سنگ سے عبدمطلب کی ہان
سبکو تقسیم گوشت اونکا ہوا
اس سبب سے یہ ہوگئی سنت
فضل حق سے بلوغ کو پہونچے
ہوگیا سب یہودیون کو یقین
جملہ ادیان اور جملہ ملل
اس کے جو دین سے مشرف ہو
مطلع ہو کے اس سے قوم یہود
ایک یہود لعین ہیویا نام
مشورت کے لئے ہوئے یکجا

رحم کر حال پر میرے داوار
کس سے جا کر کہون یہ حالت زار
ہو میرے حال پر کرم یکبار
قرعہ پہر ڈالو تمپہ مین ہون نثار
رنج کے بعد ہے خوشی بسیار
ہاتف غیب نے کہا یہ پکار
نہین باقی ہے اسمین کچھ تکرار
جو کہ ظاہر کرے خدا اسرار
قرعہ مین نکلے اوشترونکی قطار
اور گیا شکر ایزد غفار
پہر تہنیت آئے خویش و تبار
اونٹ قربان ہوگئے اکبار
جملگے اہل شہر و قرب و جوار
آدمی کی دیت مین سو کے قطار
جب کہ عبداللہ نیکو کردار
ہون گے اب خلق احمد مختار
ان سے برباد ہون گے آخرکار
اوسکو حاصل ہو سو طرحکا وقار
سب گئے پیش عالم و احبار
باپ کا نام اوس کے واہودار
راے سب کی ہوئی اسی پہ قرار

لیکے اسباب سب تجارت کا | مکہ مین جا کرین قیام و قرار
فکر عبد اللہ مین رہین ہر دم | ہو کسیطرح قتل وہ سردار
الغرض مال کل تجارت کا | لیکے مکہ مین آئے حیلہ شعار
جب کہ مکہ مین وہ ہوے وارد | مال کو بیچتے نہ تھے زنہار
مال دکھلاکے پھیر لیتے تھے | حد کی قیمت مین کرتے تھے تکرار
اس ذریعہ سے تھے قیام پذیر | وہان یہودان کافر و مکار
بعد چندے یہ اتفاق ہوا | جس جگہ جمع تھے وہ ناہنجار
ہاتھہ مین عبد مطلب کے ہاتھہ | گذرے عبد اللہ نکو کردار
دیکھکر خواب ایک عبد اللہ | تھے مخوف بہت ز حد و شمار
اینڈیون پر یہان بیٹھے کچھہ میمون | ننگی تیغین ہلاتے ہین ہر بار
جس قدر وہ قریب آتے ہین | مین ہوا جاتا ہون بلند ایک بار
ناگہان دیکھتا ہون کیا اوس جا | اوترا ایک آسمان سے شعلہ نار
ہوگئے خاک جل کے سب میمون | نہ بچا ایک اون مین بد کردار
تب کہا باپ نے کہ اے فرزند | ہوئے گا کچھہ بلا کا تجپہ گذار
نور احمد جو تم سے روشن ہے | رشک کرتے ہین مشرک و کفار
جمع ہون گر تمام اہل زمین | تجھکو پونچائین گے نہ کچھہ آزار
مجتمع ہین یہان یہہ سارے یہود | اور حاضر ہین اونکے سب احبار
چل کے اون سے بیان کرین یہ خواب | دیکھین کرتے ہین اسکا کیا اظہار
جب کہ آئے وہان پہ عبد اللہ | دیکھی اونکے جبین پر انوار
اونسے تب عبد مطلب نے کہا | تم بتاؤ یہ خواب کے اسرار
تب کیا خواب کو سب اونسے بیان | تب یہویانے اونسے کی گفتار

سب ہے غلط خواب کچھہ نہین تاثیر   اسکا وہم و خیال ہین بے شمار
پھر کے آئے وہانسے عبداللہ   ساتھ تھے عبد مطلب جرار
اوس گھڑی کچھہ نکر سکے گمراہ   گو تھے بیحد محیل اور مکار
فرصت وقت ڈھونڈھتے تھے لعین   تاکرین قتل اونکو وہ کفار
اسلحہ سب چھپا کے لاتے تھے   تاکہ مصرف مین لائین وقت کار
شائق صید تھے جو عبداللہ   جاتے تھے جنگلو نمین بہر شکار
تاک مین اونکے تھے یہود لعین   دیکھتے تھے مدام موقع کار
الغرض ایک روز عبداللہ   تن تنہا گئے تھے بہر شکار
کرکے وہان ایک گور خر کو زبون   ذبح کرتے تھے کھینچکر تلوار
ایک غلام یہود دیکھہ گیا   سب کو اس حال سے کیا اخبار
دوڑے سب بہر قتل عبداللہ   اونکے حلقہ مین آگئے ناچار
راہین مکہ کی کردین سب مسدود   تامدد کو نہ آئین خویش و تبار
دیکھہ کر کافرونکو عبداللہ   یہ دعا کے بدرگہ غفار
حفظ مین اون کے شر سے رکھہ مجکو   ہوئین مقہور جملہ یہ کفار
اور کہا اوس گروہ سے یارو   تم مین سے کسکا ہو نمین مظلمہ دار
درپئے قتل ہو جو تم میرے   نیک مردون کا یہ نہین ہی شعار
ندیا کچھہ جواب اون سب نے   قتل کو لیکے پہنچے وہ ہتھیار
اون کو دیکھا جو قتل پر مائل   دوش سے اپنے لی کمان اوتار
جوڑ کر چار تیر جب مارے   چار یہود ادگر ہوئے فی النار
مضطرب ہوگئے یہود لعین   ہوگیا دور دلسے صبر و قرار
تب یہویا نے عرض کی یا شاہ   نکرو تیر ضایع و بیکار

کل کے دنکلی تھی خواب کی تعبیر　　سینہ اب سبکے کیجئے نہ فگار

رکھتے تھے اک غلام ہم یہان پہ　　کل سے وہ ہوگیا ہے ہم سے فرار

آئے اوسکی تلاش مین یہان ہم　　ڈھونڈھتے پھرتے تھے پکار پکار

دور سے تمکو دیکھکر سمجھے　　ہے ہمارا وہ عبد ناہنجار

چونکہ اب ہمنے تمکو پہچانا　　تم سے مطلب نہین رہا زنہار

بولے عبداللہ جستہ خصال　　عبد کے کب جبین ہی پرانوار

مکر سے تب لعین کہنے لگے　　راست کہتے ہوا ہے نیکوکردار

دور سے کچھہ نہین کیا تشخیص　　جب کہ پونچے قریب بادل زار

اوس گھڑی ہمنے تمکو پہچانا　　آپ ہین سبکے سرور و سردار

ہین تیرے باپ کے نمک مین شریک　　ہمپہ کرتے ہین وہ کرم بسیار

سن کے یہ بات اونسے عبداللہ　　اپنے گھوڑے پہ ہوگئے اسوار

ہاتھہ مین قبضۂ کمان لیکر　　پھر چلے وہان سے جانب کہسار

تھے وہ مکر یہود سے غافل　　درے مین جب پونچگیا رہوار

تب یہودون نے آکے گھیر لیا　　اور لگے دینے سنگ و تیر کے مار

یہ بھی قبضہ مین لیکے تیر و کمان　　کردی اون سب پہ تیرونکی بوچھار

اور دعا کے بدرگہ داور　　تجھہ سے ہون خواستگار استظہار

نور احمد کا واسطہ دیکر　　کے دعا پھر بدرگہ قہار

تو دعا کرتے تھے بنی ہاشم　　جلد اپونچے کھینچکر تلوار

حمزہ عباس اور ابوطالب　　اور ملکے جوان قطار قطار

اور یہ راویون نے ہے لکھا　　کہ با فضال داور دادار

وہب عبد مناف بھی اوسدن　　اوس حوالی مین کررہی تھے شکار

کوہ سے شور وغل ہوا جو بلند
دیکھتے ہے یہ حال عبداللہ
دے ندا سوے شہر چلا کر
ہین یہودون کے بیچ عبداللہ
سنتے ہے یہ کلام کعبہ سے
سب ہوے جا کے گرد عبداللہ
ہے یہ تعبیر خواب کی فرزند
دیکھکر اونکو بہاگے وہانسے یہود
چاہتے تھے کہ نکلین کہاٹی سے
ناگہان آیا ایک سنگ عظیم
درے کے موہنکو کر دیا مسدود
قتل ہونے لگے یہود عنید
جب لعین ہو گئے بہت مقتول
دو امان ہمکو اب براے خدا
جو بقیہ یہود تھے اوس جا
جسقدر رہے ہمارا مال ومتاع
جو کہ باقی تھے وان انہو لعین
قید کر اونکو لاے مکہ مین
تہنیت عبد مطلب کو دی
خانہ وہب مین ہوسے وہ قید
اپنی زوجہ سے یہ وہب نے کہا

آئے اوس جا پہ وہ خجستہ شعار
سمت کعبہ کے پہیر کر رہوار
بہر امداد آئین خویش وتبار
خوب چلتا ہے اونسے وہان ہتہیار
دفعتًا دوڑا سے دو تسو سوار
تب کہا عبد مطلب نی پکار
فضل باری سے جمع خاطر دار
ہوکے کافور رکہا روبفرار
اور کرین جای تنگ سے وہ گذار
قہر خالق کا ہو گیا اظہار
پیچھے سے جا کے پونچے دو تسو سوار
خوب آتے تھے تیغ کے جہنکار
تب لگے کہنے یہ پکار پکار
کیا مجال اب کرین جو ہم پیکار
کل نے اوسدم یہی کیا اقرار
لیلو تم سب ہمین نہین تکرار
بازو اون سب کے باندہکر اکبار
پیشوای کو اے سب سردار
سر ہوے دشمنونکے کفش نگار
خوب پڑہتے تھے اون یہود زار
دیکہے عبداللہ کے عجب آثار

نہین دیکھی کسی مین یہ جرائت
اس طرح کا حسین ماہ جبین
انکے نور جبین سے روشن تھے
جاؤ تم عبد مطلب کے پاس
وہ جو اس امر کو قبول کرین
سن کے یہ وہب سے برہ نے کہا
آئین جسوقت اوس مکان مین وہ
ہو رہا تھا بیان عذر بیہود
دی برہ نے دعا رہو خرم
برہ سے عبد مطلب نے کہا
اپنے شوہر کو دیجیو میرا سلام
جو کہ خواہش ہو مجھ سے کہنا تم
یہ سخن سن کے تب برہ نے کہا
عقد عبد اللہ اپنی دختر سے
نہ کیا تم نے پر کسیکو قبول
چاہتی ہون کہ ہووے وصل نصیب
تم میری عرض یہ قبول کرو
آمنہ نام میری دختر ہے
قد ہے بوٹا سا پر قیامت ہے
ہے جو مشہور خوش خرامی مین
ذکر دُر کیا ہے اوس کے دانتونپر

تن تنہا کرے جو یون پیکار
ہے عرب مین نہین کوئی دلدار
کعبہ کی سقف اور در و دیوار
اپنا مطلب کرو وہان اظہار
طالع خفتہ ہو میرا بیدار
خانۂ عبد مطلب مین گذار
جمع تھے جس جگہ یہ خویش و تبار
تھا یہی ذکر اور یہی گفتار
اور گذرے خوشی مین لیل و نہار
تیرے شوہر کا ہو نہین شکر گذار
اور کہیو کہ اے خجستہ شعار
تا کرون اوسکو مین روا ہر بار
تم سے امید رکھتی ہون سردار
چاہتے تھے ملوک اور سردار
اوسی یوسف کی ہون مین عاشق زار
اس الم سے ہوئی ہے حالت زار
مین کرون حمد خالق غفار
جس کا چہرہ ہے غیرت گلزار
زندہ مردونکو کرتی ہے رفتار
کبک اوس کا ہوا ہے پیرو کار
مین تو کرتی ہون اخترون کو نثار

اوس کی رنگت کبھی نہ پاویگا | گو کرے مدح گل ہزار ہزار
بات کرتی ہے جب وہ رشک چمن | پھول غنچہ سے جھڑتے ہین ہر بار
وہ بلا غیرت وہ زلیخا ہے | گر ہین عبد اللہ یوسف امصار
ہے میری آمنہ بھی زہرہ جبین | روے عبد اللہ گر ہے شمس نہار
عقد ان دونون کا مناسب ہے | اس مین لازم نہین تمھین انکار
سن کے یہ عبد مطلب نے کہا | اپنے فرزند سے کہ اے دلدار
ہو تیرے راے تو قبول کرین | ورنہ ہو جاے اس سے اب انکار
ہے سعیدہ عفیفہ ذی ہوش | ہے عقیلہ رشیدہ و دیندار
سنکے اس بات کو سکوت کیا | جس سے بوے رضا ہوئی اظہار
تب کیا عبد مطلب نے کلام | فاطمہ سے کہ اے خجستہ شعار
اور ہم اور تم بھی ہم چل کر | پہلے اوس ماہ کا کرین دیدار
جب کیا عبد مطلب کے ساتھ | فاطمہ نے برہ کے گھر مین گذار
آمنہ نے بڑے سلیقہ سے | کی ہر ایک کی تواضع بسیار
تب برہ سے یہ فاطمہ نے کہا | مثل اسکے نہین سلیقہ شعار
خوب صورت ہے نیک سیرت ہے | اس سے بہتر نہین کوئی دلدار
بعد ازان عبد مطلب آئے | جمع تھے سب جہان صغار و کبار
روز روشن ہوا جہانمین نمود | ہوے عالم مین صبح کے آثار
پھر گئے عبد مطلب اک شب | ساتھ لیکر قبیلہ و عشار
خانۂ وہب مین ہوے وارد | تا کرین رسم عقد کا اظہار
جب کہ پونہچے وہ سب بخانۂ وہب | بہر تعظیم سب اوٹھے اکبار
کر کے تعظیم سب کو بٹھلایا | عقد کی ہو گئی خوشی بسیار

عقد کے بعد زر ہوا تقسیم
جو کہ حاضر تھے وہان گدا و فقیر
آئے جب پیٹ مین رسولخدا ؐ
ہے روایت کہ اک مہینہ کے
یہ خبر آئی تھے مدینہ سے
اون کے مرنے کی پھر خبر آئی
بعد اوس کے جناب عبداللہ
پندرہ دن رہے بحال سقیم
وقت جسدم وفات کا پونچا
سنتے ہی عبد مطلب اسکو
پھر بترتیب دیکے غسل و کفن
سن کے یہ آمنہ بہت روئین
جب ہوے پورے دو مہینہ کے
حکم خالق ملائکہ کو ہوا
جب ہوئے تین ماہ کے اندر
علم خالق سے سب حملگے مخلوق
اونٹنون بو قحافہ جاتے تھے
ناگہان اونٹ سجدے مین آیا
چاہتی تھے کہ وہ چلے جلدی
ہاتف غیب کی صدا آئے
ہونے والا ہے ایک امر عظیم

ہو گیا اہل زر ہر اک نادار
اون کو بخشا طلائی دست افشار
جبہہ آمنہ ہوا گلنار
پیٹ مین مانکے تھے رسول کبار
ہین بہت سخت فاطمہ بیمار
اسکو سب سنکے روئی زار و نزار
مرض الموت مین ہوے بیمار
صاحب فرش صاحب آزار
روح راہی ہوے بدار قرار
روئے سر کو زمین پہ دیدے مار
شئین مین تب بنایا اونکا مزار
مرثیہ پڑہتی تہین بحالت زار
بطن مادر مین سید ابرار
سب گر و جمع ہوکے استغفار
پیٹ مین ماںکے احمد مختار
ہوے ساجد بسجدہ غفار
اپنے گھر سے کہین شتر پہ سوار
بو قحافہ نے اوسکو کوڑے مار
پر اوٹھاتا تہا سر نہ وہ زنہار
بو قحافہ نہ اونٹ کو تو مار
جس سبب سے ہوا اونٹ سجدہ گذار

حمل کو جب کہ گذرا چوتہا ماہ
ایک زاہد کہ جس کا نام حبیب
دیکھتا کیا ہے وہ بستو وہ صفات
چاہتا تہا اوسے شکار کرے
اس نے مست بول اے حبیب سعید
آیا جب صومعہ مین وہ زہید
دیکھا محراب پر یہ لکھا ہے
اسی صورت سے ہمسر یہ مین
جب نوان ماہ ہو گیا آخر
سترہ تہے ربیع الاول کی
اور مقرب ہین جمعہ کی شب تہے
آمنہ کے مگر تہے طبع ملول
چاہتی ہون کہ رو ون شوہر کو
بند وہ کر کے حجرے کے در کو
اسی عرصہ مین در دزائیدن
در کو حجرے کے کھولکر اوسدم
اپنی تنہائی اور وحدت سے
شق ہوے سقف خانہ اتنے مین
بیٹھے اک آگے اور اک پیچھے
اور کہا غم نکہا و تم مت گذر
اس تسلی پہ سو گئی دم بھر

بعد ایام چند اور ادوار
گھر سے نکلا برائے حاجت کار
عورتی کرتی ہے سجدہ غفار
ہاتف غیب نے کہا یہ پکار
سجدہ کرتی ہے گر نہ اسکو قرار
مثل سیماب تہا نہ صبر و قرار
دین احمد کا ہو گا اب اظہار
تھے نمایان عجائب آثار
شب میلاد آئے پر انوار
لکھتے ہین راویان صدق نگار
نور مین تہے وہ لیل رشک نہار
مان سے کہنے لگے بحالت زار
دل مین میرے بھرا ہے رنج و غبار
رو رہین تہین مثال ابر بہار
آمنہ کو ہوا ز حد و شمار
پھر کیا جا کے اپنے در پہ قرار
تہین وہ غمگین ششدر و ناچار
ہوئین نازل وہان پہ حورین چار
دو رہین جانب یمین و یسار
ہم ہین دل سے تمہاری مونس و یار
ہوئے پیدا احمد مختار

رکھے پیشانی اپنی سجدے مین … کرتے ہین لا الٰہ کے تکرار
قصر کسریٰ کے کنگرہ چودہ … دفعتاً گر کے ہوگئے مسمار
تہے جو فارس مین خانۂ آتش … نہ بجہے تہے وہ سال پانچہزار
سرد خاموش ہوگئی بالکل … نرہے نام کو حرارت نار
اور اسکے سوا ہوے ظاہر … فضل حق سے عجائب بسیار
نور ختم رسل ہوا طالع … جس کا پر تو تہا مطلع الانوار
کر دعا ختم کرکے ای رضوان … ہاتہ اوٹہا کر بدرگہ غفار
بخشدے مجکو ایمیرے معبود … گو گنہ ہین برون زحد شمار
بہر حلال مشکلات علے … ہے لقب جنکا حیدر کرار
بہر بنت رسول پاک بتول … ہوگے جو روز حشر ناقہ سوار
جسکے خاطر ہے ایہ تطہیر … دیکہہ قرآن اور استبصار
واسطہ اوس حسن کا اے خالق … کر دیا سم نے جسکے دل کو فگار
از برائے حسین عالی قدر … ہے جو مقتول فرقۂ کفار
از برائے جناب زین عباد … جو غم اب مین روئی ڈاڑہین مار
بہ جناب امام باقر دین … دین کر دے ادا میرے غفار
واسطے مین جناب صادق کے … کر مکرم میان خویش و تبار
واسطے سے جناب کاظم کے … کر میرا جملہ صالحون مین شمار
بہر شاہ رضا امام غریب … میرے اولاد مین صغار و کبار
ہون محب علے وآل نبیؐ … اس محبت مین کل کریہ اصرار
بہر شاہ تقے وشاہ نقے … بخشدیجیو مجہے بروز شمار
ہون حسن عسکری کے صدقہ سے … حسب خواہش ہمارے لیل و نہار

از براے جناب صاحب عصر
حکم سے جنکے ہے فلک دوار

باعث رزق مرد و عالم ہین
جنکا تابع ہے چرخ کج رفتار

روز محشر نہ کیجیو رسوا
بخش دیجیو مجھے بآل کبار

وہان مکان دیجیو جنا ئمین مجھے
جس جگہہ ہو مقام ہشت وچار

دین و دنیا کے حاجتین برآئین
چار دہ تن کا جلد کر زوار

حق سے اب کرہی دعا رضوان
دشمنان علی ہون داخل نار

پائین وہ جنتین وستے علی
جنکے ہون تحتہین روان انہار

مرزا اوج

سب کچھ اے دادگر دیا تونے
کہ دل باخبر دیا تونے

آنکھ کو نور نور کو جلوہ
سر کو تن تن کو سر دیا تونے

دانہ خشک کو ہرا کرکے
گل و برگ و ثمر دیا تونے

کف غنچہ نہ وا ہوے تھے ہنوز
بند مٹھی مین زر دیا تونے

نغمہ بخشا ہزار کو اور پھر
سوز شمع کا اثر دیا تونے

سنگ خارا و آب خفتہ کو
گنج لعل و گہر دیا تونے

شمع و پروانہ کو فروغ فراغ
کسنے بخشا ہے پر دیا تونے

کم دیا یا بہت دیا لیکن
ق
جو دیا وقت پر دیا تونے

بلکہ اے کارساز بندہ نواز
وقت سے پیشتر دیا تونے

تھی بس اوتنی ہی اوسکے استعداد
جو جسے جس قدر دیا تونے

دشمن و دوست کے مناسب حال
حصہ کیا یک دگر دیا تونے

اوسے قعر جحیم مین پھینکا
اسے جنت مین گھر دیا تونے

کہین برسائے نار قہر کہین
اوسے گلزار کر دیا تونے

نہ ملا گر دیا نہ تو نے سقر
مل گیا خلد اگر دیا تو نے

کوئی کتنا ہے کیون ہو فیاض
دے سکے جس قدر دیا تو نے

کون خالی گیا ترے در سے
شکم حرص بھر دیا تو نے

دامن آرزو مین آ نہ سکا
بے طلب اس قدر دیا تو نے

بے غرض بے سوال بے منت
نہ دیا ہان مگر دیا تو نے

ابن داؤد کو یہ ثروت دی
کہ سلیمان کر دیا تو نے

پر پروانہ کو فروغ کمال
شعلہ شمع پر دیا تو نے

کہون کس منہ سے لذت آزار
دیکے سر درد سر دیا تو نے

پردہ نور ڈال کر گہرا
آنکھہ کا پردہ کر دیا تو نے

ہادی دین محمد عربی
واہ کیا راہبر دیا تو نے

دیکے طمغاے حق یہ آل نبی
ختم حجت کو کر دیا تو نے

نہ دیا اوج آسمان سے بہی
سینہ دل اور یہ جگر دیا تو نے

مرزا کلب حسین خان متخلص بنادر

فکر سخن جو شغل ہوا ہے دوام کا
ہے غلغلہ کلام بلاغت نظام کا

ہون شاہ ملک نظم تو تیرے کلام پر
اطلاق کیون نہو ملوک الکلام کا

میرے سخن مین جدت مضمون ہے پیشتر
مقبول کیون نہو ہر اک خاص و عام کا

سننی کو دور سی آتی ہین شائقین
مشتاق اک جہان ہے میرے کلام کا

ہے کشور سخن کی جو شاہی مجھی حصول
سکہ تمام خلق مین ہے میرے نام کا

آفاق مین شہرت ہین جادو بیانیان
سحر حلال نام ہے میرے کلام کا

سب حرز جان و ورد زبان کرتے ہین اوسے
عالم ہے محو خوبی و لطف کلام کا

اونسے عجیب رابطہ طرفہ ہے باہم — عاشق ہیرا کلام مین عاشق کلام کا
اشعار نغز کو اگر ایک بار بھی سنے — حمد آفرین لگے مجھے اوستاد جام کا
اپنے سخن کی قدر نظامی پھر نہو — عالم جو دیکھے میرے سخن کے نظام کا
ہنگام معرکہ میرے مصرع تیز نے — حاسد کے ساتھ کام کیا ہے سہام کا
سیف برہنہ خلق مین سب کہتے ہین مجھے — تیغ زبان کو شوق نہین ہے نیام کا
میرے سخن سے پست ہے یون اورونکا سخن — زینہ سے فرق جیسے کہ ہو ماہی بام کا
ترتیب بیت گلشن جنت ہے خوب ہے — مصرع ہر ایک سرو ہے دار السلام کا
لاف و گزاف اسکو نہ سمجھے کوی کبھی — سب فیض ہے یہ مدح رسول انام کا
لکھتا ہون مدح حضرت خیر البشر جو آج — خیر الکلام نام ہے میرے کلام کا
قرب خدا کیواسطے قوسین ہے گواہ — اللہ ری مرتبہ شہ عالی مقام کا
عز و جل ہین کیون نہ کہون فخر حق ہین آپ — موقع جہان کہ ہوی صلوۃ و سلام کا
عالم مین انتخاب کیا حق نے شاہ کو — ابلاغ تاکہ ہووے بخوبی کلام کا
بیوجہہ بے سبب نہین خم آسمانکین — ہے قصد فیض یاب ہو عرض سلام کا
کاہے پڑے نہ تابش خورشید جسم پر — سر پر رہا ہمیشہ وسایہ غمام کا
پہلے ہی السلام علیک آپ حجر کہتی تہے — وقفہ ہو آنیوالیکو کیونکر سلام کا
شہ پشت سر سے دیکھتے تہے مثل پیشرو — تہا خلف کا جو حال وہی تہا امام کا
دلمین ہے جوش مدحت شاہ رسل بہت — مطلع سناؤن ایک نیا دھوم دھام کا

مطلع

لکھون جو وصف حضرت خیر الانام کا — عالم مین شور ہو میرے لطف کلام کا
ہو حسن مونھ سے حسنکو یوسف کے یہ کمی — آقا سے جیسے مرتبہ کم ہو غلام کا

آزاد کردہ بندۂ قد سرو باغ ہے
اللہ ری راستی کہ ملک جھکتی ہین درود
اوٹھے اگر نقاب رخ نور یار سے
لکھتا ہون وصف زلف کبھی گاہ وصف رخ
مصحف سے گو کہ روے کتابی دون شبیہ
زلف اور رخ کو دیکھلی ہوتا ہی یہ ثبوت
بو زلف مشکبو کے اوڑاتی ہی جو صبا
زلفین نہین ہین وہ نکی حبل المتین ہین یہ
کیا ابروی خمیدہ کی تعریف ہو سکے
تعریف زلف لکھ کے لکھون ابرو کے اب صفت
پیش نظر جو ابرو و مژگان شاہ ہین
ابرو کو لوگ آیہ رحمت سمجھتی ہین
بینی کو جانتا ہی ہر اک خط استوا
جو راستی مین بینی ہی موج یم صفا
مست مئی ولا ئی شہ دین ہو اسقدر
چشم و گلو کی خوبیونکو دیکھہ دیکھہ کے
آنکھونکی وصف لکھ کے لکھون زلفکی صفت
سنجرف سے دو مصرعہ موزون رقم ہوئے
واہون اگر کبھی لب جان بخش شاہ کے
لب سے خلل ہو خال کو امکان ہی نہین
جنبش سے جسکے زندہ ہوی مردہ سیکڑون

موتی سے کیا مقابلہ ہو نے غلام کا
قد حضور سرو ہے دار السلام کا
دل داغدار کیون نہ ہو ماہ تمام کا
میرا یہ مشغلہ ہی بس صبح و شام کا
دعوی کرون نہ تو ہی مین اشتبہ تام کا
ہی اتصال معجزہ ہے صبح و شام کا
وہ رائحہ نکیون ہو مقوی ہے شام کا
اسلام مین ہی حرف اسی حرف لام کا
تیغ اوسے جھجتی ہین سب بے نیام کا
طالع ہلال ہوی تو ہو لطف شام کا
ہر ایک کو ہی گمان کمان سہام کا
ہی اتفاق اسمین ہر اک خاص و عام کا
چہرہ سپہر حسن ہی خیر الانام کا
تو وہ ذقن بھی چاہ ہی بیت الحرام کا
ہی دہیان آنکھو نپر مجھی کوثر کے جام کا
مضمون سوجھتا ہی صراحی و جام کا
بادام سے جدا کرون مضمون دام کا
لکھا جو وصف شہ کے لب لعل فام کا
دعوی نہو مسیح کو ہرگز کلام کا
بلبل کو کیا گلاب سے غم ہو زکام کا
اللہ ری معجزہ لب معجز نظام کا

اہل عرب تو سیب ذقن کو سمجھتے ہین
سب نے حباب بادۂ عرفان کیا خیال
دندان سین ہین دہن پاک میم ہے
دستِ کرم کے رشحہ سے جو سامنا کری
مورِ ضعیف بھی نہین ہوتی تھی پایمال
پانونکی ٹھوکرونمین بہنگام دور و سیر
کیونکر مقابلہ مین کوی آئے آپکی
کیونکر نہ نکلے جان اجل فرط خوف سے
اوس تیغکے نہ قبضہ سے پائی کوی پناہ
سیف زبانسے تیغکے کیا مدح ہو سکے
دو ٹکڑے ہو چنار کے مانند ہی یقین
سمجھو سپر نہ جلوہ نما دوش پاک پر
شیطان اوس سے بھاگی تو اس سے عدو دین
دعوی کبھی صبا ہی سبک سیر کو نہو
کافی اشارے ہون اوسی برو کی وقت سیر
برق غضب سے وہ نہین ڈرتی ہین حیف ہے
سب نقش سم کو دیکھ کے حیرت مین آتی ہین
رہوار خامہ عرصہ کاغذ سے اوڑ گیا
دشمن دم خرام مقابل جو آ کے ہو
ٹوٹے کمر پہ بجلی غزال ختن کے پانون
چرخ بریں نے اوسکو مہ نو بنا لیا

ہندی ہو نمین خیال کرون کیونکر آنکھ کا
آیا نظر جو خال لب لعل فام کا
زلف خمیدہ سے ہی عیان حرف لام کا
لاحق مرض ہو شبنم تر کو جذام کا
عالم یہ تھا حضور کے لطف خرام کا
تھا معجزہ مسیح علیہ السلام کا
صمصام کو جو دیکھی اوڑی ہوش شام کا
چھوڑی جو تیغ تیز کبھی گھر نیام کا
برق جہندہ نام ہے جسکی نیام کا
تیغ قضا بھی سایہ ہی جسکے نیام کا
جو کوہ پر پڑے کبھی سایہ نیام کا
خورشید کے ہی پہلو مین ٹکڑا غمام کا
تیر شہاب نام ہی جسکے سہام کا
دیکھے خرام گر فرس خوش خرام کا
ہاتھونسے مس ہنو کبھی پو دہانہ نام کا
بجلی جو نام رکھتے ہین اوس خوشخرام کا
پیش نظر ہے دائرہ ماہ تمام کا
لکھا جو وصف اوس فرس خوشخرام
پی لے لہو چبا کے دہانہ لگام کا
انداز ایکنے بھی نہ پایا خرام کا
جو نعل گر پڑا فرس خوش خرام کا

ایوان عرش رتبہ نہ کیونکر بلند ہو
حاصل ہو جسکے زینونکو بھی اوج بام کا

کہگل ہے سونیکے در و دیوار پر تمام
بانی ہے کنگرونپہ اگر سیم خام کا

بام بلند قصر نہ کسطرح عرش ہو
رتبہ ہے جب حریم کو بیت الحرام کا

ہے چوب کہکشان تو طنابین شعاع مہر
خورشید نور بار کلس ہے خیام کا

حاتم کے جود کا نہ رہا پہر کہین وجود
کیا ہے حساب شاہ کے اکرام عام کا

چاک دہن سوال کو وا ہو تو ہی یقین
مرہم دے جود شاہ اوسے التیام کا

شہ کے نوال و جود و کرم بیحساب ہین
پاتا ہے لاتعد جو وہ طالب ہو دام کا

جنت مین نہرین شیر کے جاری ہوی نہین
اوس سرور زمان کو وہ دن تہا فطام کا

کیون کر صد ایک نکمہ ورد زبان ہو
بت کی زبان پر بھی نہین نام رام کا

بل کر سکے مجال ہی کیا مار مور سے
عالم ہے عدل شاہ سے یہ انتظام کا

کیا ذکر ہے کہ کوی کسیکو کبہی ستاے
زاغ کمان کو خوف نہین ہے سہام کا

پایا خدا کو سب نے ذریعہ سے شاہ کے
رستہ ہمیشہ زینہ سے ملتا ہے بام کا

اوس شاہ کے حضور مین سلطان عصر یون
جیسے کہ پیش شاہ ہو یکہ غلام کا

تعلیم شاہ دین سے دو عالم کیواسطے
حاصل ہوا ہے علم حلال و حرام کا

یارب طفیل احمد و اولاد ذوالکرام
پابند کیجیو نہ مجہے دام دام کا

یاشاہ جلد حاجت مداح ہو روا
وقفہ نہووے مد نظر میرے کام کا

پای نجات جان حزین رنج و فکر سے
حاصل جو مدعا ہو دل مستہام کا

باقی رہے نہ کوی الم جان زار کو
آماج گاہ دل نہو غم کے سہام کا

بہر خدا مدد میرے ای شاہ کیجیے
ہے حال غیر رنج و الم سے غلام کا

ٹہرون کہان کہ امن کی صورت کہی نہین
ملتا نہین مقام کہین بہی قیام کا

نادر کو کامیاب مطالب کرو شتاب
امیدوار ہے یہ حصول مرام کا

مرزا کلب حسین خان نادر

بہار آئی ہے اللہ ری نامیہ کا جوش — زمین سبز ہے مانند چرخ اخضر پوش
کلی دلونکی کھلے جاتی ہین بشاشت سے — سرور بخش طبیعت ہین بلبلونکے خروش
ورود کی جو خبر شاہد بہار کی ہے — درخت کھولے ہین شاخونسے باغمین آغوش
بہار کی ہے یہ تاثیر فصل اردی ہین — کہ رونما ہی مسرت تو رنج و غم روپوش
ترانہ سنج ہے کوئی تو کوئی نغمہ ریز — سوائے غنچہ نہ دیکھا کسی کو بھی خاموش
اثر سے باد بہاری کے کچھ نہین ہے دور — دکھائی جو گل و ریحانکی بوکو مرزنجوش
زمین کیون نہو سرسبز فصل اردی ہین — بھری ہوئی ہین نبات نبات سے آغوش
لٹک رہی ہین ہر اک شاخچہ مین گلکے ہار — سبد گلونکے ہر ایک باغبانکی زینت دوش
مہک رہا ہی جو گلشن مشام خوشبو ہے — شمیم غنچہ و گل ہی چمن مین عطر فروش
نہ سرو باغمین گڑ جائین کیون خجالت سے — دکھا رہے ہین جوانان بوستان تن و توش
بہار دونکی ہی اصلی تو انکے فصلے ہے — حسینونکے گل گلشن نکیون ہون حلقہ بگوش
ہوا نہے موسم اردی مین لطف کا یہ اثر — یہی سبب نہین طاؤس باغ اخضر پوش
ذقن کے گرد حسینون کے دیکھکر سبزہ — ہر ایک کہنے لگا چاہ ہو گیا خس پوش
شہ بہار نے خلعت جو سبکو بانٹی ہین — تو برگ سبز سے اشجار ہین دوشالہ پوش
گلے لگانیکو سرو چمنکے خوش ہوکر — ہر ایک سمت کو کھولین ہین اپنی آغوش
عجب نہین ہے کہ تاثیر فصل اردی سے — ہو زاغ کشتی ہریل کیطرح اخضر پوش
ہر ایک فصل سے ہی کامیاب گلشن مین — ہین ابشار مین ہر ایک سمت جوش و خروش
زمردین نظر آتی ہر ایکطرف کو زمین — روش چمن کے ہی رشک دکان سبزہ فروش
مے طہور کے رکھی ہی ساقیون نے سبیل — ہر ایکسمت ہی گلشن مین شغل نوشا نوش

امم کو ساری رسولونکے بخشوائینگے
جدہر ہی آپ گذرتی تو بوی خوش آتی
ہوا جو معجزہ شق القمر تو ہالۂ ماہ
نشیلی آنکھین جو انان گلستانکی ہین
علیل جانکی نرگسکو نرگستانمین
یہ نشائی وحدت ہی بادہ خوارونکو
بہار کے جو دن آئی تو ساقیان حسین
وفور مستی می ہی جو بادہ خوارون کو
ہر ایک مست شراب کمال عرفان ہے
می صبوحی کے ساغر ہین ہاتھ مین لبریز
صراحی می گلگون ہی سب کے ہاتھون مین
ہر ایک موذیونسے ہو رہا ہی شیرین کام
وہ اپنے جام سے کم جام جم کو جانتے ہین
ضرور رہتا ہے مجھے کشف راز لطف بہار
صدا پکار کے دینے لگا مجھی تب یون
یہ سب فیوض وسی شاہ دین پناہ کی ہین
وہ کون یعنے رسول خدا علیہ سلام
سوا جناب کے اور اہل بیت اطہر کے
بہت سی اہل عطش دم مین کر دئی سیراب
صدا اذانکی مسجد سے جب بلند ہوئی
بہت سے سیر ہوی ایک صاع گندم سے

لب اپنا ہی کوی دوسرا شفاعت کوش
صبا تہی کوچہ مین گویا مدام عطر فروش
باعتقادی ہو گیا ہے حلقہ بگوش
سبوی بادہ گلرنگ بکی ہی سر دوش
نہین ملاتی ہین آنکھ اوس سے باغلے می نوش
کوی ہی مست کوی بیخبر کوی مدہوش
ہوی ہین صبح گلستانمین سب شبنمی پوش
پکارتے ہین ہر ایک سمت کو بجوش بجوش
وہ کون ہی جو نہین صحن باغمین بیہوش
پکارتے ہین یہ ساقی بیا بنوش بنوش
مگر وہ می جو ہوئی کبھی مزیل ہوش
عجب نہین ہے کہ پیدا ہو نیش ہی جو نوش
شراب پاک محبت کی ہین جو ساغر نوش
ہوا ہمین فکر و تردد سی آج ہم آغوش
وہ جو کہ شہرۂ آفاق غیب کا ہی سروش
کہ سروران جہان سب ہین جسکے حلقہ بگوش
درود بہیجتے ہین جن پر اہل خیر بجوش
کوئی بہی چادر تطہیر کا ہے خلعت پوش
ہوا جو اونگلیونسے چشمہ سلسبیل کو جوش
تو کان اونکی ہوئی تھی جو لوگ پنبہ بگوش
جدا نہ تا کہ سر دیگ سی ہوا سرپوش

بتونکی توڑ دنیا کے کعبہ مین ضرورت تہی
مراتب آپکی بالا جو تہی رسولون سے
لواہی بہر رسالت اگر ہوئی درکار
پڑی نہ تابش خورشید جسم اطہر پر
دیا حضور نے سجدہ کو طول واہ ری قدر
مجال کسکی ہی میدان مین مقابل ہو
یہ رعب ہی جو آپکی صید گہ مین بہی
نہ دو لو پاؤن کبہی گر درا ہوا ر حضور
ہر ایک چشم ہی حق بین ہر ایک لب حقگو
بلند رتبہ نہین بادشہ کوئی شہ شنا
کبہی جو آپکے قندیل نور روشن ہو
انہین تو کہتے ہین سب باخبر زمانہ مین
نہ پوچھے رشحہ دست کرم کی خوبی کو
جو بہرہ یاب ہین لطف و کرم کی گرمی سے
کبہی وہ خلق مین ہوتی نہین تشنہ کام
جو عور تہی اونہین کشمیرہ طبس بخشدیا
یہ فیض عام ہوا آپکا زمانہ مین
نکیون ہو ہمین منتظر صد و فور رحمت کا
شہا عجیب تردد مین مبتلا ہو ہمین
مدد جو آپکی ہوئی تو ہو تسلی دل
امیدوار عنایت ہو کیون نہ یہ مداح

علی مشرف معراج ہو گئے سر دوش
سنہ کو پائی بتونکی مہر بر سر دوش
تو سنگریزہ لگی بولنے بجوش و خروش
کہ ابر سایہ فگن تہا باوج تارک دوش
ہوئی نماز مین سپر جبکہ زینت دوش
جو چمکے صاعقہ تیغ برق ہو بیہوش
دبای شیر نے کان اپنی صورت خرگوش
اگرچہ برق و صبا ہوئین غاشیہ بردوش
ہر ایک کان ہی فضل خدا سے پندنیوش
ہو کیون نہ تاج سر چرخ آپکی پاپوش
تو اسکے سامنے ہو شمع طور بہی خاموش
شراب عشق کی حضرتکی جو کہ ہین مدہوش
ہزار ابر کرم ہی چرخ پر بجوش و خروش
لب اونکو جائز نہین ہو احتیاج بالانوش
ہین جو کہ رشحہ دست کرم کی جرعہ نوش
گلیم والی جو تہی ہو گئے وہ شالہ پوش
رہا نہ شہر مین فاقہ سے کوئی خانہ بدوش
گناہگار ونکی ہین آپ بسکہ عذر نیوش
کہ مجکو خوش نہین آتی ہی اندنو خور و نوش
بجوم فکر و تردد سے گم ہین میری ہوش
نہ آپسا ہی عطا بخش نہ معاصی پوش

شہا برای علی ولی حسین و حسن
شتاب شاہد مقصد سے ہون مین ہم آغوش
سکوت چاہیے ای نادر ثنا گستر
ادب کی جا ہی قلم روک بس خموش خموش

منشی مظفر علی اسیر

کب تک رہین ہم خستہ جگر یا شہ لولاک
لو جلد غریبونکی خبر یا شہ لولاک
اللہ کی ہی چشم عنایت ہی اوسی پر
جو تمکو ہے منظور نظر یا شہ لولاک
سب خلق خدا آپکی ہے تابع فرمان
جن ہون کہ ملک ہون کہ بشر یا شہ لولاک
پیدا کئے اللہ نے خاطر سے تمہاری
افلاک ہون یا شمس و قمر یا شہ لولاک
تم چاہو تو خورشید بنی خاک کا ذرہ
تم چاہو تو قطرہ ہو گہر یا شہ لولاک
ذات آپکی ہوتی نہ اگر باعث ایجاد
ہوتا نہ یہ خورشید و قمر یا شہ لولاک
تیغ غم دنیا سے نہ تہی شکل حفاظت
لطف آپکا لیکن ہی سپر یا شہ لولاک
ہتامی نہ زمانی کو اگر حفظ تمہارا
ہون ارض و سما زیر و زبر یا شہ لولاک
ہے ترک فلک آپکے لشکر کا سپاہی
ہین شمس و قمر تیغ و سپر یا شہ لولاک
حاکم ہو تم ایسے کہ جو ہو حکم تمہارا
پتے کو جلائے نہ شرر یا شہ لولاک
ہین صبح و مسا روضۂ انور پہ تصدق
کیونکر نہ پھرین شمس و قمر یا شہ لولاک
ان دو کے سوا کون سہارا ہے ہمارا
یا شاہ نجف لینگی خبر یا شہ لولاک
لاکھون پہ ہزارون پہ کئے آپنے احسان
کچھ مجھہ پہ توجہ ہو ادہر یا شہ لولاک
دنیا مین رہون دین کا ہر وقت مین طالب
یہ سم ہے میرے حق مین شکر یا شہ لولاک
دنیا مین رہا مجکو غم خانہ بدوشی
جنت مین دلا دو مجھے گھر یا شہ لولاک
للہ مجھے ہند سے روضہ پہ بلا لو
رکھ دون قدم پاک پہ سر یا شہ لولاک
تقدیر رسا ہو جو در پاک پہ پہنچون
جنت کا چمن آئی نظر یا شہ لولاک

ہون روضۂ اقدس مین اگر آپکے داخل
تا عرش معلے ہو گذر یا شہ لولاک

دکھلا دو جمال آنکھین بہت ہین ڈھونڈ رہی ہین
لازم ہے عنایت کی نظر یا شہ لولاک

اس ذکر سے بہتر نہین پاتا ہون کوئی ذکر
ہے ورد زبان آٹھ پہر یا شہ لولاک

رہتا ہی غم تشنگی شاہ شہیدان
دریا ہین میرے دیدۂ تر یا شہ لولاک

ہے سخت مصیبت مین اسیر جگر افگار
للتہ عنایت کی نظر یا شہ لولاک

اسیر

خلق تیرے ہوئی برائے براق
کہ سر برق پر ہے پائے براق

ذات احمد یہ تھا براق فدا
ساکن نہ فلک فدائے براق

صفحۂ خورشید کہکشان ہو قلم
تب محرر لکھے ثنائے براق

بن گئی برق دفعتہ تیز نشے
جس طرف چل گئے ہوائے براق

نظر آتا تھا چہرہ راکب کو
بسکہ آئینہ تھے صفائے براق

بہر ختم الرسل ہوا مرکب
اے زہے طالع رسائے براق

فیض احمد سے مرتبہ پایا
کیون نہ عرش برین ہو جائے براق

شب معراج مصطفے کے لئے
عرش سے جبرئیل لائے براق

چرخ اطلس پہ چونک چونک پڑے
سنکے قدسے صدای پائے براق

یاکھون مین کہ سب پہ روشن ہے
حال معراج وما جرائے براق

نور حق تھے جناب پیغمبر
قدرت حق تھا بادپائے براق

مشعل نور پیش پیش روان
جبرئیل امین قفائے براق

اوس جگہ مصطفے گئے کہ جہان
جلے جبرئیل بھی نہ جائے براق

بدر جسکو زمانہ کہتا ہے
آسمان پر ہے نقش پائے براق

دیکھئے چشم غور سے تو اسیر

برق ہے پر تو ضیاے براق

منقبت متکی اریکہ انا مدینۃ العلم و علی بابہا اسد اللہ الغالب مطلوب کل طالب امام المشارق والمغارب مولانا و مقتدانا و امامنا علی ابن ابیطالب علیہ الالف التحیۃ والثنا من کلام شیخ امام بخش ناسخ

بلبل ہون بوستان جناب امیر کا
روح القدس ہے نام مرے ہم صفیر کا

بیعت خدا سے ہی مجھی بیواسطہ نصیب
دست خدا ہے نام مرے دستگیر کا

تن پروروں کی تیغ زبان سے نہین پناہ
گو درعہ تہا دراعہ نقوش حصیر کا

ایثار دیکھنا کہ عیان ہل اتی مین ہے
مسکین کے بعد ذکر یتیم و اسیر کا

کیون جَو فروش کرتے ہے گندم نمایان
خود ذوق تہا جناب کو نان شعیر کا

انگشتر اپنی دے کے سلیمان کر دیا
طاعت مین بہی سوال سنا گر فقیر کا

گر سلسلہ ہے گیسوی مشکین مصطفے
بے سایہ سرو شجرہ ہو امیرے پیر کا

جسکو کیا نشانہ وہ دشمن ہے بی نشان
ہر پر تہا شہپر ملک الموت تیر کا

پوچھا جو حال تخت سلیمان نے ایک نے
بولا کہ ایک رتبہ علے کے سریر کا

بخشش کی ہے امید علے کبیر سے
ہوتا ہون مرتکب جو گناہ کبیر کا

جب تک نہ آب پاک دہان نبی پیا
اوس شیر کے نہ دلمین خیال آیا شیر کا

اہل نفاق کفر خفے کرتے تھے نہان
تہا علم باب علم کو ما فے الضمیر کا

کیونکر قسیم نار و جنان ہو نہ مرتضے
نائب ہی وہ جناب بشیر و نذیر کا

جو کچھ کہ دل میں ہی وہ ہی جاری زبان پر	ہے نشۂ مجکو بادۂ خم غدیر کا
حکم خدا سے حق ہی اودہر ہی جدہر علے	گیا غم سقیفہ بندی جم غفیر کا
یارب حصار امن میں رکھیو مجھے مدام	مداح ہوں ازل سے شہ قلعہ گیر کا
تا سخ کا ادعا ہے یہی روز باز پرس	میں ہوں غلام شاہ رسل کے وزیر کا

خواجہ حیدر علی آتش

عاشق شیدا علی مرتضےٰ کا ہو گیا	دل میرا بندۂ تقصیر کے خدا کا ہو گیا
قرب حق حاصل ہی اوسکو مرد عارف ہو وہ ہے	یا علی پیرو جو تجھ سے پیشوا کا ہو گیا
ساختہ پرداختہ تیری ہی ساری کائنات	حکم حضرت سے وجود ارض وسما کا ہو گیا
وقت مشکل کے کہا جسوقت یا مشکلکشا	سہل چھٹکارا گرفتار بلا کا ہو گیا
کون تجسا ہی ولی اللہ ای مولی مرے	کعبہ پیدایش سے تیری گھر خدا کا ہو گیا

تجمل

ہوں میں دل سے غلام حیدر کا	ورد ہر دم ہے نام حیدر کا
عقدۂ مشکلات حل کرنا	ہے ازل سے یہ کام حیدر کا
قدسیوں کے لئے عبادت ہے	تذکرہ صبح و شام حیدر کا
طور بھی ایک ہی جلوہ گاہ علے	عرش ہے اک مقام حیدر کا
دو جہان میں ہے کس کا یہ پایہ	عرش اعظم ہے بام حیدر کا
بندگی کبریا کے صبح و مسا	کام ہے یہ دوام حیدر کا
پیشوا اوسکو جانتے ہیں ہم	جو ہے پیرو امام حیدر کا
شک نہیں ہے کلام حق لاریب	کلمہ اور کلام حیدر کا

کعبہ میں جب بتون نے پای شکست | کس جگہ تھا مقام حیدر کا
یہ جو قایم ہین آسمان و زمین | ہے یہ سب انتظام حیدر کا
آتے تھے دیکھنے فلک سے ملک | جنگ میں اہتمام حیدر کا
صورت مہر و ماہ روشن ہے | خلق پر خلق عام حیدر کا
ایک سے دو گیا تھا اژدر کو | اس سے حیدر ہے نام حیدر کا
کیون خوف ہون نہ وانکی در نجف | کہ نجف ہے مقام حیدر کا
خانۂ عافیت نہ کیون ہو لحد | نقش ہے دل پہ نام حیدر کا
سب پہ روشن ہے رجعت خورشید | آسمان ہے غلام حیدر کا
طے کرون گا پل صراط کو مین | لون گا جسوقت نام حیدر کا
شب معراج پردہ سے باہر | ہاتھ تھا لا کلام حیدر کا
کیون تجمل کو خوف محشر ہو | مدح خوان ہے مدام حیدر کا
یہ تجمل کے ہے دعا یارب | جلد دکھلا مقام حیدر کا

عالی

لحد مین کام نہ آیا کوئی سوائے علیؑ | چراغ خانہ ظلمت بنی ولای علیؑ
لب مسیح کے اعجاز گر دکھای علیؑ | ہزار سال کا مردہ ابھی جلای علیؑ
نبی پہ حال تقرب کھلا شب معراج | حجاب قدرت بار مین پای جا کے علیؑ
حجاب سے ید بیضا چھپائین مٹھی مین | جو دیکھین حضرت موسی ضیا کہ پای علیؑ
نہ گل ہین نہ شگوفہ کھلین قیامت تک | نہ ہو نسیم کے سر مین اگر ہوائے علیؑ
کیا کلام تو غنچہ سے پھول جھڑنے لگے | کلی بکس گئی گل گئے جو مسکرائے علیؑ
ابھی ہو خاک سیہ جلکے مثل سرمہ طور | نگاہ قہر اگر مہر کو دکھائے علیؑ

لگائیں آنکھوں میں سرمہ سمجھ کے حور و ملک
زمین جائے فلک پر جو خاکپای علے

زمین فشار نہ دے دیکھ بو ترابی ہون
کہین نہ آکے تجھے خاکمین ملای علے

کہین گی شیعونسے حورین یہ دیکے جام طہور
پیو پیو یہ ہے جام مئی ولائی علے

گدای نان کو عطا کی قطار اونٹونکی
زہی کرم تجھے بخشش خوشا سخاے علیؑ

احد مین کہتے تھے یہہ ذوالفقار اعدا سے
زمین پہ چرخ سے اوتری ہو نمین برائے علیؑ

چھپے نہ گاو زمین ہو کہ شیر گردون ہو
کرون حلال مین دم مین جسے بتای علیؑ

بچے نہ ایک میری ضرب سے دو عالم مین
بچے اگر تو بچے وہ جسے بچائے علیؑ

سنا زبان نبی سے جو حکم لکھی
خوشی سے تنگ ہوی جسم مین قبائے علیؑ

وصی علی کو نبی نے کیا بحکم خدا
وہ غاصبی ہے جو بیٹھا کوئی بجای علے

شب عروج رسول کریم نے جو سنے
حجاب قدرت معبود سے صدائے علے

ہوا عجب کہ الٰہی یہ کیا ہے راز و نیاز
ابھی تو فرش پہ تھے عرش پر کہای علےؑ

کسیطرح نہ یہ سر خفے جلے ہو گا
کرے نہ منکشف اسکو اگر خدای علے

ڈرو نہ عاصیو جو بار گناہ رکھتے ہو
ہے کافی بخشش عصیانکو اک ولای علے

تجمل

دوزخ کو حکم ہو جو جناب امیرؑ کا
بنجائے سرد ہو کے کرہ زمہریر کا

ارشاد ہوا ابھی جو جناب امیر کا
مسند ہو بادشاہ کی تکیہ فقیر کا

پائے اگر اشارہ جناب امیر کا
بنجائے شعلہ نار کا جامہ حریر کا

ہو مس غبار پا جو جناب امیر کا
تاج شہے بنے ابھی بستر فقیر کا

جود و کرم نماز مین دیکھو امیر کا
دیکر انگھوٹھے بھر دیا کانسہ فقیر کا

کیونکر نہ افتخار نصیری کرین اونہین
بندہ بنایا حقنے جناب امیرؑ کا

خیبر مین جبرئیل سے کیا رکتی ذوالفقار
دست خدا تھا ہاتھ جناب امیر کا

شاہونکو اسکے در کی گدائی کی ہے ہوس
کیا مرتبہ ہے آپکے در کے فقیر کا

لولاک لک کے شان مین ہے اک مین لافتی
کیا دو جہان مین رتبہ ہے شاہ و وزیر کا

جبرئیل لائے آیہ اکملت عرش سے
مشہور ماجرا ہے یہ خم غدیر کا

جب لوح پر قلم نے لکھا نام مرتضے
سر خم ہوا ادب سے ملک اور دبیر کا

کشتی نوح جب گھری طوفان مین پھنسے
حافظ ہوا تھا نام مرے دستگیر کا

یونس کو بھی بچا لیا ماہی کی پیٹ مین
ادنی یہ معجزہ تھا نبی کے وزیر کا

حیدر ترے سخا سے تجمل کو ہے عجب
پورا ہوا سوال نہ کیون اس فقیر کا

ناسخ

مژدہ باد اے دل امیر المومنین پیدا ہوا
عرش کے کرسی نشین کا جانشین پیدا ہوا

اول خیل آئمہ ثانی آل عبا
مقتدائے اولین و آخرین پیدا ہوا

قائل قول سلونی عالم علم لدن
گنج اسرار الٰہی کا امین پیدا ہوا

میرے مولی کو امیر نحل ملتا تھا خطاب
خانہ زنبور مین تھا انگبین پیدا ہوا

حیدر کرار کی ہوتی تھی کنیت بوتراب
اس لئے روز ازل نقش زمین پیدا ہوا

کیا سلیمان اور کیا مہر سلیمان مومنو
خاتم ختم نبوت کا نگین پیدا ہوا

کوئی اس دار العمل مین غیر شفیع المذنبین
ابتدا سے اجتک ایسا نہین پیدا ہوا

کی ندا ہاتف نے اب کامل ہوا دین خدا
جبکہ یہ شیدائے رب العالمین پیدا ہوا

جبہہ داغ سجدہ ہی تخت شہی جائے نماز
بادشاہ کشور دنیا و دین پیدا ہوا

مومنونکو نعمتین فردوس کے کھلوائیگا
اسلئے وہ عاشق نان جوین پیدا ہوا

اہل دین محفوظ تا فوج شیاطین سے رہین
حیدر خیبر شکن حصن حصین پیدا ہوا

ہی رجب کی تیرہوین کہتا ہی بن نا سیحئے
مژدہ باد اے دل امیر المومنین پیدا ہوا

مولوی ابو القاسم فتحپوری

عاشق فصل بہاری ہون مین وہ زیر فلک
سال بہر شو قمین جسکے نہین لگتی ہی پلک

عشق گلزار کا یون دلسے میری ہی مدغم
جسطرح لفظ سے معنی نہ کبہی ہون منفک

ہون وہ میکش کہ ابہی خون بہادون اپنا
جام سے بادہ گلرنگ اگر جای چہلک

لاکہ تبرید کی تدبیر کرے کوئی طبیب
بی نسیم سحری دلمین نہ پہونچے ٹہنڈک

عنبر و مشک سے گیا اپنا شگفتہ ہو دماغ
آگئے گلزار سے جبتک لہ نہ پہولونکی مہک

قول آنکہونکا ہی ای بانی باغ ایجاد
پہر دکہا دے مجہے تو سبزہ نورسکے لہک

غیرت وادی ایمن ہوا ہی ہر صحرا
آتش لالہ احمر جو ذرا جای بہڑک

اشرفی ہی وہ کری رنگ نضارت حاصل
رنگمین جسکے مقابل ہو نگندنکی دمک

ابر چہایا ہوا گلشن مین نظر آجاے
بوند پڑنی لگین بجلی جو کہین جای چمک

ابر مین قوس قزح کلہ ہی رنگ ای نظر
فیل گی رنگتی ہین سیندوری جیسے شفق

گوشگے ہی یہ تمنا کہ سنون مین یارب
کبہی کویل کے صدائین کہین بلبل کے چہک

کہین طنبور و دف و نی بجے محشر برپا
کہین بیہوش کرے مستونکو طبلے کی ٹمک

جس سے فولاد حجر موم کی صورت کہیجاے
لہن داؤد سے یون کوئی الاپی دیپک

ساز کا ہو وہ سماں راگ کا وہ رنگ بندہی
حالکی پیرو مین جو شیخ جی ہی جائین اوچک

رقص کے واسطے ہو ایسی پری مایۂ ناز
لوٹئی چرخ رہی عشوے سے جسکی بلدک

کیا عجب مردہ صد سالہ اگر جی اوٹہی
کانمین پہونچے جو بازیبکے گہنگرو کی جہنک

خواہش طبع سے وہ اوج ہو مجکو حاصل
بادشاہونکا نہ پہونچا ہو جہان وہم تلک

یہ خیالات یہ افکار تہے ہر دم درپیش
دفعتاً شبگو گئی آنکہہ ذرا میری جہپک

خوابمین آئی نظر ایک بت سیم بدن
غور سے شکل پہ اوسکے جو نظر کی مینے
حسن ایسا کہ خجل لیلی و سلمی جس سے
وہ جبین نور مین ثانی نہین جسکا کوئی
کبھی بھولی سے پڑی پھر نہ نشانی پر تیر
صف جمای ہوی یون دستہ مژگان بہم
آنکھہ سے آنکھہ جو اوس ترک ستمگر سے لڑے
ہوتے ہین یخطف الابصار کے معنی روشن
لطف یہ کانکی بندے مین بقول سودا
چاہ زمزم بھی ملا چشمہ حیوان بھی ملا
پر بھی دیکھہ لے اوسکو تو بھر آئی پانی
سلک مے ندانکی مقابل در و انجم ہون کہان
عارض اونکے ہین کہ شیشے می گلگونکے ہین
جلد شفاف مین یون خون نظر آتا ہے
اور اعضا کی لکھون جسکے کیا مین تعریف
نازکی یہ کہ اگر دلمین کرے قصد خرام
چال وہ فتنہ خوابیدہ ہو جس سے بیدار
خلق وہ دست ہوس جا پڑے دامن پہ سمے
زرق برق ایسی ہے پوشاک بدنمین جس سے
غرض اس شکل و شمایل سے جو دیکھا اوسکو
ناگہان کر کے تبسم ہوی گویا وہ شوخ

پہنے پوشاک زری سر سے ولی پاؤن تلک
شعلہ نور کی آنکھونمین نظر آئی جھلک
ماہ و خورشید بھی گر دیکھی تو ہچائین ہچک
جسکو رہتی ہے سدا ماہ فلک سے چشمک
اوسکے ابرو کے مشابہ نہ کمان ہو جبتک
لیس خونریزے جس طرح سپاہ ازبک
دل نظر سے کہی لاتے پہانسے نہ سرک
زلفین جب نظر آجاتی ہی بجلیکی چمک
مستعد قطرہ شبنم جو پڑی گلسے ٹپک
دہن تنگ اوسکا ہوا ظاہر اتنک
لب شیرین نے عجب طرح چکایا ہی نمک
برق چھپ جاتی ہی جب دیکھتی ہی اونکی چمک
خال ہی چاہ ذقنمین کہ نمکدان نمک
جام بلور مین جیسے مہ انور کی جھلک
خوف ہی ذہن بھی میرا لہین جائی نہ بہک
ناز کہتا ہے کہ یارب نہ کمر جای لچک
کبھی بیباکی انداز کبھی جای ٹھٹھک
حسن کا رعب سنانی اگر دوت دبک
خیرہ بجلیکے چمک تا ندہون کہ سونکی ڈہلک
صبر کہتا یہ چلا دل سے کہ اللہ معک
فلک کے شیشے کو دی زور سے پھر یہ پٹک

یہ خیالات خسیس اور یہ اوہام دنی
اوج فانیکو سمجھتے ہین وہی العقل حضیض
حاصل ساز و غنا کیا ہے بجز رنج و عنا
فائدہ ام خبائث کا نہین اسکے سوا
اہل دانش نہین کرتے ہین پسند ایسی بہار
آج سنبل بھی ہری نرگس ہے ہی ریحان بھی ہے
آج ہین گل بھی کھلے سبزہ بھی ہے نہر بھی ہے
آج تو آتش گل سے ہے گلستان روشن
آج ہے چار طرف نغمہ سرائے کا شور
آج ہے رقص مین طاؤس خوشی کی بابے
آج کیا رنگ گلستان کا ہی کل تھا کیا طور
جا ہی حیرت ہی گلستان جہانکا نیرنگ
عیش باقی کا طلبگار جو ہو وہ ہی عقیل
ساتھ آمیرے وہ گلشن تجھے دکھلادون مین
کھلے یہ لگ گئی اوس باغ مین مجکو وہ پرے
خاک جس باغکی ہو عنبر و مشک اذفر
عمر بھر ہو نہ کبھی خواب یہ مجمل کو نصیب
وہ طراوت وہ لطافت وہ نضارت وہ بہار
روش صاف سے ہو کاہکشان بھی محجوب
پھل نزاکت مین وہ بیمثل ہین اللہ اللہ
کیا عجب ہے کہ انار ونکا کلیجہ پھٹجائے

پست فطرت نہین تجسا ہی کوئی زیر فلک
عیش نر اہل کی نہین قدر ہی ہوش زیرک
معصیت مین جو زنا ہے زیادہ لاشک
ہوش جاتے رہین سر سے کہ خرد جاتی بہک
سایہ کیطرح خزان جس سے نہوی منفک
زرد پتونکی سوا کل نہین ایک پہول آ ہلک
صبح کو دیکھہ تو کچھہ بھی نہین جز خار و خسک
عرش تک جاتی ہی کل آہ کی شعلہ کی لپک
کل نہ قمری کا ترانہ ہے نہ بلبل کی چہک
کل کو دیوار پہ سر دیتا ہی رو رو کے پھٹک
باغبان چپ ہین تو ہین بلبلین چپ تسے بہچک
دل لگانیکا محل یہ نہین بے شبہہ و شک
آدمی وہ نہین جو جائے جو ادھمین اٹک
باد تغیر کے پونچے نہین ہرگز جس تک
ایک حد سے بھی ہی کم جسکی سما تا بسمک
اوسکی ہو لونکی بیان کیجئے کسطرح مہک
ایکدم دیکھے جو اس باغ کے سبزہ کی لہک
ایک نظارہ مین ہو قلبکو حاصل ٹھنڈک
عقد پروین سے سوا خوشہ زرین چمک
بار سے قطرۂ شبنم کے پڑین صاف ٹپک
متصل اونکی کوئی غنچہ اگر جائے چٹک

طیر وہ لعل و زمرد کے کسی کے شہپر
وہ عمارات رفیع اوسکی کہ سبحان اللہ
لعل کا کوئی مکان کوئی زمرد کا اتاق
وہ صفائی وہ لطافت وہ ملاحت اونکی
مخمل و قاقم و دیبا کے کہین فرش سے زیب
جابجا ہین عسل و شیر کے نہرین جاری
ایکطرف جمع حسینان زری پوش کے غول
جسم پوشاک مین یون اونکا نظر آتا ہے
شرمگین آنکھ سے چتون سے حیا سے ظاہر
انکا ثانی نظر آئے کہین ہے امر محال
رہنے والون نے وہانکی کبھی دیکھا ہی نہین
نہ حرارت کی شکایت ہی نہ سردی کا گلا
یہ سما دیکھ کے گم ہو گئے سب ہوش و حواس
سنکے وہ کہنے لگی ہا یہ ناز و انداز
حور ہو تم نہین یہ ہے تسنیم وہ حوض کوثر
گر تجھے ہو یہ تمنا کہ مجھے سب ہون نصیب
میر کوثر نے تجھے دی ہے زبان شستہ
نذر دی مدح کی گلہای مضامین دو چار
گر صلہ مین تجھے ملجائے تو کچھ دور نہین
آج دن عید کا ہے تجھکو خبر ہی کہ نہین
آج ہی غیرت گلزار ارم خم غدیر

بعض کے بالو مین مقیش کے تارونکی چمک
جسکی توصیف مین طبع ہمہ دان جا بہک
قصر ہوینگا کوئی ہیرے کا کوئی کوشک
دیکھنے والیکے جاتی ہی نظر صاف ڈہلک
سندسے قصر کے زرین کسی جا پر توشک
کسی جا بادہ مختوم کی ساغر کے چھلک
آنکھ جاتی ہی مہ مہر کے بہی جس سے جھپک
شمع جسطرح سے روشن تہ دامان فشک
جن و انسان نی کبھی دیکھی نہین انکی جھلک
آسمان لاکھ مہ و خور کے لگائے عینک
خلش نشتر غم نیش مصیبت کے کھٹک
معتدل فصل صدا رہتی ہی اوسمین جا تک
غرق حیرت مین ہوا سر سی مین لی پاؤن تلک
ہو نہ مدہوش نہ یون نشہ غفلت سے بہک
باغ فردوس ہے یہ کسلئے ہے تو ہکدک
سنلے ترکیب نہین جسمین ہی کچھ شبہ و شک
جسکو تسنیم سے دہو یا گئے ہین برسون ملک
مثل بلبل کی زبان کھولکی ممبر پہ چہک
خلد و فردوس بہرین حور و قصور و کوشک
آج معمور خوشی سے ہے سما تا بہ سمک
جمع ہین سارے زمانے کے بزرگ و کودک

کرچکے اپنے برادر کو وصی ختم رسل ۔ بعد بیعت کی بہی سب کہنی لگی بخ بخ لک
وہ شہنشاہ ہوا تخت خلافت پہ مکین ۔ جسکے ہی قبضہ قدرت مین زمین اور فلک
بازوی ختم رسل یعنے علی اعلے ۔ نام تک جسکا نہین نام سی حقکی منفک
قاسم نار وجنان ساقی صہبای طہور ۔ جسکا ہمتا کوئی پیدا نہوا آج تلک
پہر پہر اکر ہوا حق اپنی جگہہ پر قایم ۔ ظلم وبدعت گیا عالم سے دبی پاؤن سرک
دیکہہ کر خواب جو چونکا تو یہ مطلع لب پر ۔ افرین کرتے تہی سنکر جسے کروبیہ ملک

مطلع

صفحہ دہر سے یون کفر کیا تو نی حک ۔ جسطرح محو کرے حرف غلط کو کزلک
دین احمد کا نہ یون ہوتا بنہ ور شمشیر ۔ تو نگر باندہتا چست اپنی کمر پہر لمک
تونے اوس جنگ کو سر کر دیا ای سیف خدا ۔ جس سے اعیان عرب آئی دبی پاؤن سرک
تجہسے حل ہوگئی مشکل کس و ناکس کے صدا ۔ جسکو ہوئی نہ یقین دیکہہ لی لولاک لمک
خانہ حق ہی وہی جو ترا مولد ہی علی ۔ استانہ تیرا کیونکر نہو مسجود فلک
مرتبہ وہ تیری درگاہ کو خالق نے دیا ۔ رکہہ نہین سکتے فرشتے بہی قدم بی دستک
تیرے باعث سے بد ونیک مین حاصل ہوا فرق ۔ تجکو خالق نے کیا ہی حق وباطل کا محک
زلہ بر کون نہین خوان کرم کا تیرے ۔ ملک مین تیری ہی دنیا کا یہ سب آب نمک
تجہہ مین وہ زور خداداد ہے ماشاء اللہ ۔ کوہ بہی سامنی جسکے ہی کم از خار وخسک
غیض مین سنگ پہ تہا نیزہ کو گاڑا جیسے ۔ کم گاؤ زمین مین ہی او سے دنسی لچک
توسن خامہ نہو بہولیسے صفحہ پہ روان ۔ بادپا کا تیری گر وصف نہ لائی لب تک
تازہ و عشو مین پری سیرت وصورت مین ملک ۔ صیحہ مین رعد چمک خا مین بجلی کی چمک
وہ سبک رو کہ جو سو مرتبہ آئی جائے ۔ دخل کیا خوابمین مخملکی جو کہلجای پلک

دو قدم اوسکے دو گامیکی ازل اور ابد
ایک جدا اوسکی طراریکی سماتا یہ سمک

اتنی عرصہ مین وہ طی کرتا ہی ساتو اقلیم
آنکھہ سے پیک نظر ہونی نہ پای منفک

غیظ مین آکے اگر تاپ زمین پر مارے
گم گاوسے تا حشر نہ پہر نکلے گسک

نہ تیری تیغ جلاداد کا گر وصف لکھون
زنگسے جاتی رہے آئینہ دلکی چمک

سیف وہ سایہ سی بہی جسکے بلا شبہہ و شک
صورت شق قمر ہوا ابہی دو ٹکڑے فلک

دیکھکر یا ہستمین تیری شرر افشان اوسکو
موت یہ روح سے کہتی ہی ابہی تنسی سرک

ایسی شمشیر کے تیر یکا ہو کیا وصف رقم
جسنے بی کاٹی ہو بجہوڑی پر جبریل تلک

مدح ممدوح خدا جن و ملک سے ہی محال
توسن ذہن اسی دشت مین جاتا ہی بہٹک

تو کرے مدح یداللہ کو قاسم خاموش
سن لی آتی ہی چہیل عرش سے لاقوة لک

اب دعا کر کہ ہین ابواب اجابت مفتوح
پہر آمین ہوی جمع آنکی گرد و نپہ ملک

یہ تمنا ہے میری عمر ثنا مین ہو بسر
غیر کی مدح بہی بہولیسے نہ آئی لب تک

دستگیری وہ کرا یدست زبردست خدا
جادہ راست سی جائین نہ قدم میری بہک

کہین ایسا نہو مولا کہ پریشان ہوکر
در سے تیرے نہ کہین اور طرف جاؤن بہٹک

سگ دوی جیفہ دنیا کے لئی تا نکرون
اپنی سرکار سے کردی مقرر صحنک

غیر کی نعمت الوانسے نہین کچہ مطلب
بس مجھے چاہئی مطبخ سے تیری نان و نمک

رضوان مولف کتاب

دلکو تھا بسکہ میری عشق حسینی کا شغف
دور عالم مین پہرا کرتا تہا وہ چارطرف

گذر ایک روز ہوا کوچہ جانانمین میرا
دیکھا ہے بام پہ استادہ مہ عز و شرف

غور سے مینے جو دیکھا نظر آیا یہ مجھے
بیشک اس مہ کی ضیائی ہی دیا مجھکو کلف

نرگسی چشم سے مستی ہی غزالونکے لئے
اوبلی وہ انکھڑیان کرتی ہین میری جان تلف

دیکھتی بیخودی اسطرح سے چہای دلمین
رونمائی کے لئی تہی نہ کوئی چیز مگر
عرض کی مینے یہ حاضر ہی قبول اسکو کرے
سنتے ہی اسکے ہوا غیظ سی چہرہ گلرنگ
قہر آلودہ غضبناک سخن مجہہ سے کرے
بات کرنا ہی کجا آنکھ سی دیکہون نہ کبہی
ناگہان ہاتف غیبی نے صدا دی مجکو
تجکو گر شاہد مطلوب دو عالم کی ہی فکر
کون ہی شاہ نجف قبلہ عالم حیدر
وہ در علم محمد ہے صحیح و مسلم
ذات تیری ہی بری از ہمہ اعلال جہان
ای امیر عرب ای مظہر اسرار خدا
حق سے اک لحظہ جدا تمکو کبہو نہین کیونکر

طاقت و صبر شکیبائی ہوئی ایکطرف
سامنے اوسکی گیا مین دل و جان تابکف
نظر لطف سے دیکہو تو ذرا میری طرف
قہر سے اوس دہن تنگ مین بہر آیا کف
اور کہا حال پہ تیرے نہین کچہ مجکو اسف
مجہہ سے امید نہ رکہ اسکی بقدر ہر شغف
تو عبث عمر کو اس باتمین کرتا ہی تلف
جلد حاضر ہو تو جا کر بدر شاہ نجف
خانہ کعبہ ہوا اوس در عالی کا صدف
اول و ثانی و ثالث ہین بضعف و اجوف
حرف علت ہی عدو گرتی رہی چار طرف
جبکہ النفس نبی ساری جہانسے اشرف
حق تیری سمت ہی اور تو ہی سدا حقکے طرف

ق

اسم اعظم تمہین معلوم ہی پورا شاہا
تخت بلقیس کو وہ چشم زدن مین لائے
یا علی صاحب شمشیر دو سر حیدر ہے
قائل قول سلونی بسر ممبر ہو
ہمسر کیا کوئی تجہہ نفس پیمبر سے کری
محرم راز الہی ہو نبی صلعم کے ہو وزیر
مخزن علم و عمل منبع جود و اکرام

ایک ہی حرف سے جسکی ہوئی واقف آصف
آپنے لعل و گہر کردی سب سنگ و خذف
ضربت جسکی عبادات جہانسی اشرف
غیر ممبر پہ گرے مثل سگو نکی عف عف
در یکتا کے مقابل نہین ہوتا ہی خذف
شیر حق ہادی دین میر نجل شاہ نجف
تیری شاگردی سے حاصل ہی ملایک کو شرف

اگر تیری زور ید الہی کی قوت پاوے
جو کمان دست زبردستمین تیرے پہنچے
مصدر فیض خدا مخبر صادق کی زبان
کی اطاعت جو خدا اور نبیؐ کی تمنے
تیر جب چھوٹے کمان سے تیرے سوئے دشمن
دیکھین اعجاز مسیح اور خلیل و داؤد
کیا لکھون وصف تیری اشہب گلگونکا مین
جنگ مین جب چلی شمشیر دو پیکر تیری
کی ثنا تیری جو اسود نی امام وکونین
چھوڑ کر دامن دولت کے جو بھٹکا پھر جا
روضۂ پاک کا شاہا ہو شرف کس سے رقم
تیرے رتبہ کی شناسا ہین بر رب اکبر
ایک ساعت مین چل جا ہوی مہمان علی
دوستونکی تیری ہی جنت ماوی جاگیر
آپکے درسمین توریت و زبور اور انجیل
منبع علم و عمل دافع بدعات و خلل
یا علی آپ و نبی دونو ہو نور واحد
شاہ مردان کے مقابل وہ للی کب ہووے
جز رو مد آوی جو عمان شجاعتمین تیری
حسن وہ تیرا خدا داد ہے ماشاء اللہ
موج زن جسکی مری وہ بحر خطرناک ہووے

پنجۂ رستم دستانکو بہیرے گئے ضعف
سہم کے خصم خمیدہ ہو بخیف ان الخف
تمسے افضل نہین دنیا مین خلفا و سلف
مہر مغرب سے پہر آیا ہی زہی عز و شرف
شوق سے سینہ کفار نبی اوسکا ہدف
کیون نہ اسلام مین اونکی انصاری اشرف
جسکے ہم پلہ جہان مین ہی براق و رفرف
کشتونکے پشتہ ہوے اور گری صف بر صف
دست مقطوع ہوا شانہ سی فوراً ہمدف
دین و دنیا مین وہ ملتا ہی سدا دست اسف
وہ در پاک پہ از کعبہ گلی ہی موقف
کعبہ و خیف و منا اور حطیم و موقف
ایسے اعجاز کا ہر وقت تہا تمسے مصرف
دشمنونکی لئے ہی نار جہنم کی تف
آپ قرآن کی ہین تفسیر لطیف و الطف
ماحی کفر و دغل شاہ علی الطف
وصف مین آپکے واللہ ہی ناطق مصحف
شہر مین می ہو کرے رقص بجا کر وہ دف
بحر ذخار تیری تیغ بنی نصرت کف
اوسکو جب دیکھی تو ہوجای زلیخا یوسف
کشتی کفر ہی نخ ہو الفور غریق اور تہف

جب چڑھی قلعہ خیبر پہ شہ قلعہ شکن
فتح اسلام کا بجنے لگا نقارہ و دف

جز علی کون رہا جنگ احد مین قایم
چھوڑ کر خیبر و راکو ہوے تھی مستطرف

اک گدا ہی ترے دروازیکا حاتم طائی
تہا جہاں تمین سخاوت سے ملا جسکو شرف

تسا جواد و سخا کون دو عالم مین ہوا
کی عطا سر و خفا ہاتہ کہلا رو ز رشف

گر تری دامن الضافمین اگر چھپ جاے
باز سی ہووے کبوتر نکبہی مستخوف

علت قرض سے ہر وقت لبونیز الٰہی
حرف علت کیطرح شاہ کرو قرض حذف

رات و دن اپنے غلامونکی مدد کرتی ہو
رتبہ مین آپکی ہرگز نہین نقصان و حجف

غصب کرتے نہ ترے حقکو لعین غاصب
تم تہی پابند وصیت جو ہوی ظلم و جنف

مدح مین آپکی روزانہ رہون مین مصروف
رہے بہاری میرے میزانکا پلہ نہ اخف

یہ عبادت ہو ادا شام و سحر لیل و نہار
غیر کی مدح مین ہرگز نکرون عمر تلف

ہوی اولاد اور احفاد میری عاشق شاہ
می عرفان و ولا سے رہین وہ جام بکف

ہون محب آپکی نعمان جنانسے خورسند
دشمنونکو تری حاصل رہی دشنام و قذف

رہین مداح ترے خورم و خوشدل بجہان
در پہ اپنی وہ بجاوین تبغا جرس و دف

ساقیا بہر خدا دے دو جہان الرضوان کو
دوستی شہ مردان کا پلا دی قرقف

مولوی ابو القاسم صاحب

گرا یون چار جانب کوہ سی ابر سیہ اوٹھکر
کنہگاروںکو گھیری جسطرحسے رحمت داور

اودہر قبلہ کیجانب سے اوٹھا ابر سیہ بنکر
ادہر پیر مغان نے میکدہ کا کہولا قفل در

اودہر جہونکی نسیم صبحکے چلنے لگے فر فر
ادہر ساقی نے رندونکو دیا جام مئ احمر

اودہر بجنے لگے چنگ و رباب و بربط و مزمر
ادہر مرغان نغمہ سنج نے برپا کیا محشر

اودہر نکلے وہان گلسے مدح خالق داور
ادہر شکرانہ نعمت مین شاخون نے جھکا کے سر

ہین ایسی خوشنما شبنم کے قطرہ دامن گل پر
لباس گلرخانمین جسطرح موتی کی ہو جہالر

پیالی مے کی کرم سے کثرت مے ہی گرمانمین
گلابی سے ہین گل معمور غنچونکی بہری گنتر

کہین مجمع ہی رندونکا کہین غل بادہ خوارونکا
کہین مطرب کہین مینا کہین ساقی کہین ساغر

کہین ہے شور پریونکا کہین نغمہ عنادلکا
پپیہونکی صدا ہی عاشقونکی قلبکو نشتر

کہین غارتگران ہوشکا جہرمٹ ہے گلشن مین
چمن چہرہ سمن سیما سمن بو نازنین پیکر

بلا گیسو کمان ابرو سخن پرداز نیکو خو
سہی قامت قمر طلعت پریزاد پری منظر

ادہر تو خوبرویان جہان ہین محو آرایش
عروسان چمن پہولونکا پہنی ہین ادہر زیور

مسی مالیدہ لب ہین یا گل سوسن کا کہلتا ہے
بعینہ ہر گل نرگس ہی ہر چشم مست افسونگر

کسیکے زلف پیچان سنبل تر سی ہی یاد آگئی
گمان قد جانان ہوتا ہے سرو لب جو پر

جو دیکھا ذرا احمر عارض گلرنگ یاد آیا
دہان تنگ کا دہوکہا ہوا نسرینکی غنچو پر

حنائی پنجہ محبوب ہی یا شاخ مرجان ہے
سیاہی قلب لالہ مین ہی یا خال لب دلبر

گل شبو کا گلدستہ ہی چہپکا ماہرویونکا
عنب کا تاکمین خوشہ ہی یا معشوقونکا جوبن

شفق ابر سیہ مین خوشنما ایسی ہی گردون پر
کہ جیسے پانکی سرخی مسی مالیدہ ہونٹونپر

ہوا ہی زردی رخکی سبب سے اپنی شرمندہ
اسی باعث سی بدلیمین چہپا ہی خسرو خاور

نزول رحمت رب سے ہوا ہی سبز یون عالم
کہ ہر سونکی خزان دیدہ شجر بہی ہو گئی اخضر

ستاری ہی بہی اتنی چرخ اخضر مین کبہی ہونگی
ہین جس کثرت سے گلشن مین گل و ریحان سنبل تر

جبل نے لالۂ نعمان حجر نے لعل پایا ہے
صدف نے در شجر نے پہل چمن نے گل گلون نے زر

ترانہ نے ادہر قمری نے آفت کا سماں باندہا
ادہر بلبل نے گائی شاخ گلپر یہ غزل ازبر

غزل

گہٹا اوٹہی ہی پہر ساقی چلے جام مے احمر
ہمین بہی خیر مین خم کے صبوحی کا کوئی ساغر

خبر ہمکو نہین کعبہ کہان ہی دیر کسجا ہے
نہی گی کسطرح یارب ہماری اور ساقینکے
ہمارے خانۂ دلکو نکر برباد او گردون
دل مرحوم کا سینہ مین شاید آج ماتم ہے
کہان لخت جگر سا پہول کوئی باغ مین ہوگا
جہکا دی می سے رندونکو نکر تا خیر الساقی
شجر پہ چہچہی سن سنکے ایسا وجد کرتے ہین
ہوا سی ڈالیونسے ڈالیان ایسی لپٹتی ہین
سجا اس رنگسی صناع عالم نے گلستانکو
سنو جوبن پہ کیون یہ باغ دنیا عالم تکوین
چلے ہی گلشن اسلام مین باد سحر گاہی
پہرن ہین آخری حج سی امام یثرب و بطحا
ہوی ہین گنبد اعلی سے جبرئیل امین نازل
تعامل چاہی ہرگز نہ تبلیغ رسالت مین
نہ لاؤ دلمین مطلق خوف مکر و کید اعدا کا
بجالانا جو حکم محکم یزدان کا فوری تہا
پکڑ کر ہاتہ مین دست خدا کا ہاتہ احمد نے
مسلم ہو گئی سب پر امامت شاہ مردانکی
ہوا اتمام نعمت تب ہوئی تکمیل ایمانکی
وفور تہنیت ہر سو مبارکباد کا غل ہے
پڑہ ہون جوش محبت مین وہین اب مطلع ثانی

ہمیشہ سی در بتخانہ پر اپنا رہا بستر
مین دیوانہ وہ تارک جہیلی انسان و دیر پری پیکر
جہانئین جسم تونکے واسطے رہتی دہی کوئی گہر
فغان نالونکی لب پر ہے اور چشم تکے ہین انکہین
میری دامن پہ دہو کہا دامن گلچین ہنو کیونکر
تجہے اسکا صلہ جنت مین دینگی ساقی کوثر
کہ مست بادہ کش جسطرح جہومی جام می پیکر
کہ جیسے عاشق و معشوق اپسمین ہون ہمبستر
کہ پہر سیر حورون نے دریچونسے نکالی سر
جہانئین کون دن ہوگا خوشی کا آجسے بڑہکر
نہال دین محبوب خدا ہوتا ہی بار آور
غدیر خم پہ اوترا انکر حجاج کا لشکر
نبی کی پاس لائی ہین یہ وحی خالق داور
کرو اظہار اوسکا امر خاطر مین جو ہو مضمر
خدا حافظ ہو جسکا اوسکو بکر و عمر سی کیا ڈر
لگا ونکا ہوا طیار حکم شاہ سے ممبر
کہا جنکا مین آقا ہون اونہین کے یہ ہین سرور
ہوئی حاکم مسلمانونکی احمد کیطرح حیدر
وصی و جانشین جب کر چکے حیدر کو پیغمبر
صدا انکے جاتی ہی غدیر خم سے گردون پر
کہ جہومین وجد مین سکان بحر و بر جسے سنکر

مطلع

از لسے آب و گلمین ہے ولای نفس پیغمبر
دم آخر مین نکلے گا زبان سے احمد و حیدر

تیری جب ذات پاک اوصاف خالق لے ہوی مظہر
نصیریکو گمان واجبکا پھر مجکو نہو کیون کر

تیرے تابع تیرے طالع تیری خادم تیرے چاکر
جماد و نخل و وحش و طیر و جن و انس و بحر و بر

کریم و اکرم و اشجع متین و عاقل و انزع
حلیم و زاہد و اورع زکی و زاکی و اطہر

ولی وال من والا امام عاد من عادا
طراز خلعت لولا بتول پاک کا شوہر

ظہور قدرت بیچون مراد و مطلب یوفون
مآل و مقصد یوتون حذیوا انما افسر

مسمی ایزد سبحان رئیس عالم امکان
امیر کشور ایمان وزیر خاص پیغمبر

صلا تیری ولا کا ہی جزا تیری محبت کے
قصور و حور عین و سلسبیل و چشمۂ کوثر

تیرے ہی فیض کا صدقہ جو عالم مین یہ پاتے ہین
جبل یاقوت فیروزہ مین معدن عین گوہر

نہوئے گر تیری الفت نہ پیدا یہ کبھی ہوتی
گلو مین بو قمر مین ضو صدف مین در شجر مین بر

سلف سے آج تک کوئی بہادر یون لڑا ہوگا
حسام ایک ہاتھ مین ایک ہاتھ مین در وازۂ خیبر

تیرے قبضہ مین شمشیر شرر افشان دیکھ سید آئین
قضا ترسان قدر حیران ملک لرزان عدو مضطر

تیری ضربت کی ڈر سی ہی طاطم فوج اعدا مین
یہ دل بیدل وہ تن بیجان یہ سیف آخر وہ جسم ابتر

تری جرات کا چرچا ہی تیری ضربکا شہرہ ہے
میان نہ سپہر و ہفت ارض و کوہ و دشت و بحر

تیری شبدیز خوش رفتار نے خالق سے پایا ہے
تن آہو تب برق و تگ طوفان و دم صرصر

بر سر و برم آہو برخ حور ملایک فو
قضا جودت فلک سرعت قمر طاعت پری منظر

گرانمایہ قوی قلب و فلک پایہ قوی بازو
عدو بند و عدو گیر و ظفر مند و ظفر پیکر

صبا رفتار نازک خو پری چہرہ مبارک رو
ہما بخت ہما فال و ہما بال و ہمایون فر

کہان ممکن ہی یہ خوشبو کسی اشہب کی پیکر مین
کہ ہر قطرہ عرق کا خاک پر گر کر بنی عنبر

عجب گلگون کہ باغ شر عکو باد بہاری ہے
جلاتا ہی عدو کی کشت کو یہ صاعقہ پیکر

رقم ہو وصف کیونکر تیری شمشیر و پیکر کا
نہ آہن اوسکا یہ آہن نہ صناع اوسکا آہنگر

یدِ قدرت سے جسکو آپ خالق نے بنایا ہو
قیاس و وہم مین تصویر اوسکی آسکی کیونکر

عجب شمشیر ہے فتح مبین ہمراہ ہی جسکی
قضای مبرم اوسکی حد شرف قبضہ ظفر جوہر

برش یہ وار اوچھا سا بہی چلجا کو ہوتی ہین
عدو بیسر زمین مضطر فلک خائف ملک بے سر

اگر سایہ بہی پڑ جای تو دو ٹکڑی برابر ہون
کمند و گرز و گوپال و سنان و دشنہ و خنجر

چمک سے جسکے جوہر سے سدا رہتی ہین شرمندہ
ہلال و برق خاطف کہکشان و انجم و اختر

لکھون پہر شان مین ممدوح کے وہ مطلع روشن
ضیا سے جسکی ہو محجوب نور خسرو خاور

مطلع

رسولان سلف دانم مین جب ہوی مضطر
ہوئین حل مشکلین جسدم کہا مشکلکشا حیدر

تیرا وہ رتبہ اعلیٰ ہی ای بازوی پیغمبر
قضا تابع قدر بندہ فلک خادم ملک چاکر

خدادادا ایسی قوت ہاتھ ای تیری پنجہ کو
کہ چیرا کلہ اژدر کو تو نے مہد کے اندر

تیرے نعرہ کو سن کفار ایسا خوف کہاتی ہین
کہ جا مین چھپتے ہین لشکر مین ایسے مچتی ہی ہلچل

تیری تیغ دو دم کے وار مین گرد نکی یہ جوہر
زرہ بیکار تن صد چاک زین صد پاش مغفر

بہلا شاہ و شہنشہ کب مقابل ہو سکین تجسے
نہ یہ شوکت نہ یہ صولت نہ سطوت نہ یہ جوہر

نہ تیرا علم مین فی رتبہ مین فی کوئی ہمتا ہی
نہ جرات مین نہ ہمت مین نہ طاقت مین کوئی ہمسر

عدالت مین سخاوت مین جلالت مین شجاعت مین
تو ہی اول تو ہی اکمل تو ہی افضل تو ہی اظہر

زمانہ مین خدا نے تیرے دامن کو بنایا ہی
خطا پوش و عطا پاش و سما قدر و سخا گستر

وہ استغنا ہے خالق نے بخشا سامنے جسکے
رمل چاندی ذہب کنکر خذف مرجان گہر پتھر

خدا تیری یہ ہی غافل نہ رات کو کبھی سوئی
یتیمون نے فقیر و نسے اسیرون نے کبھی دم بھر

عبادت مین ریاضت مین قناعت مین مروت مین / سیادت مین شرافت مین کوی تجسا نہین بہتر
بھلا کب عالم علم لدنی کے مقابل ہو / بقر کا سورہ تک جس کا دوی کو ہو نہ مستحضر
کہان کرار وہ مشہور عالم ضرب ہی جسکی / کہان فرار وہ جو بہاگ اٹہی جنگ سے اکثر
سوا دست خدا سے مرتبہ کسکا ہی عالم مین / کہ جسکی ضرب جن و انس کے طاعت سے ہی بہتر
قلم اشجار ہون دریا سیاہی انس و جن کاتب / ملے مہلت بہی لکہنے کی لو نہین تا عرصہ محشر
محرر بہی تہکین سوکہی سیاہی خامہ گہس جائے / نہین ممکن کہ ہو تحریر وصف حیدر صفدر
سمجھی کب کنہہ ذات مرتضی دریا ہو قاسم / کہ حصر معرفت ہی ذات اللہ پیمبر پر

مولوی ابو محمد

آمد موسم عشرت کے نئے ہین سب ڈہنگ / خود بخود ہی طرب عیش کا دلکو آہنگ
شکل کچہہ اور ہی اب گلشن ایجاد کی ہے / ہین خوشی کے کہین چرچے کہین شادی کی ترنگ
ہر طرف گلشن عالم مین ہی یہ سرسبزی / خلق کی انکہون مین گویا ہی چڑہا نشہ بھنگ
فرحت و شادی و عشرت سے ہی سبکو مطلب / آجکل کوی نہ محزون ہے نہ کوی دل تنگ
کسی آشفتہ طبیعت کو ہی گانیکا مزا / چہوٹتی ہی نہین ہاتہون سے کسیدم بہی چنگ
ماہرو یونہہ کوئی جان دئی بیٹہا ہی / ہو ہم آغوش کسیطرح یہ ہی دلمین امنگ
کوئی میخانہ کو جاتا ہے صراحی درکف / متصل لب سے کسیکی ہی ایاغ گلرنگ
کسی بیباک کے ہین گردن مینا مین ہاتہ / تاک مین بنت عنب کے ہی کوی مست دبنگ
گرد بوتل کے ہی بس بادہ کشونکا انبوہ / شعلہ شمع پہ جسطرح گرین آکے پتنگ
بی تحاشا قدم خم پہ جہکا دیتا ہی سر / نشہ مے سے ذرا بہی جو ہوا کوی خنگ
یہ کشش ہے کہ جو دربند ہو میخانہ کا / پہونچین میکش ابہی ہر سمت سی دوڑا کی سرنگ
طبع موزون نہ یہ ہے اور نہ ہو عالم طاری کا / وسعت ذہن بہی افراط مضامین سے تنگ

شعر برجستہ وہ ہوتی ہین برابر موزون
بول اوٹھی مصرع اگر کچھ بھی ہو پڑہنے مین درنگ

طرفہ بیباکی سے کس بحر و قوافی پہ سہل
جس سے کرتے ہین کنارہ یم معنی کے نہنگ

گو یہ وہ سخت زمین ہے کہ کرے گر تک و دو
اشہب فکر ہو وچار قدم مین پا لنگ

پر یہ تائیدہ خدا ہے کہ میرا توسن طبع
اسمین طی کرتا ہے بیباک ہیول فرسنگ

دمین ہے آج گلستانکا وہ نقشہ کھینچون
نقش باطل ہو جسے دیکھہ کے نقش ارزنگ

سال بہر سے نہین گو کام مین ایے بالکل
دیکھیے پہر تو کہین تیغ زبانمین نہین زنگ

رہی دم ہی وہی خم ہی وہی تیزی ہی ہال
وہی چم خم وہی کس بل وہی موہنا اور وہی جار رنگ

گوش دل سے یہ قصیدہ جو سنین اہل مذاق
پڑہ کے مطلعونکے بدل دون مین ابھی نظم کا رنگ

مطلع

آج کل فصل بہار کیلیے شہی کا ہی یہ ڈہنگ
باغ اقلیم ہی گل تاج خیابان اورنگ

چتر زرین کیطرح سایہ فگن برگ چنار
صورت مروحہ ہلتی ہین درختونکی پہونگ

تاک سرسبز ہے ایوان زمرد گویا
طاق کسری ہی سجاوٹمین ہی جسکا پاسنگ

کہانکے خم پہولی ہوی ڈالیان ہین ہلتی
یا منقش در دولت پہ ہی قوس ابرنگ

فرش مخمل کا ہے کاہی کہ بساط سبزہ
قطرہ شبنم کے ہین جہالرسے گہر کے ہم سنگ

اوس چادر ہے تو بالش ہی حنا کی ٹٹی
تختہ صدبرگ کے پہولونکا ہی سونیکا پلنگ

پاسبانونکے طرح نرگس شہلا بیدار
سرو باندہے ہی کمر چست لسان سرہنگ

خم ہین تسلیم کو شاخونکی سر عجز و نیاز
ہاتہ اوٹہائی ہین ورق کرکے دعا کا آہنگ

خاص مجرائی ہین جتنی ہین جوانان چمن
برمین پہنے ہوے سب خلعت فیروزہ رنگ

فوج اشجار ہے صف باندہی ہوی پیش نظر
جیسے آراستہ ہوتی ہین عساکر بے جنگ

جہومتی باد بہاریسے ہین ہر سمت نہال
پہلوانونکو ہی یا نشۂ حیرت کی ترنگ

گرم شبتاب لئی شعلین حاضر چپ و راست
گل خوش رنگ نہین شاخونپہ یہ ہر سو
اپنے موقع مین قدم گر کوی رکھی آگے
مرغ خوش لہجہ مین یا بزم مین اربابِ نشاط
جب کبھی بلبلی بہم وجد مین چہکارتے ہین
کبک طناز سے شرماتی ہین خوبان جہان
جہومتے آتی ہین یون ابر سیہ کے ٹکڑے
سکۂ چالن گل اشرفی اس عہد کا ہے
ہی زر و زر سے معمور خزانہ بالکل
اس سلح خانہ کی تلوارین ہین برگ سوسن
برچھے سنبل کے بعینہ ہین عدو گیر کمند
حلقے گرداب کے ہین یا سپرین گنبدِ نرگس
پتے کیلے کے پھریرے علم سبز کے ہین
مجرم اس شاہ کا عالم مین اگر ہی تو غبار
مثل ہرکارونکی ہی پیک صبا کو تگ و دو
دیکھکر شاہ بہاری کا یہ عز و اجلال
باغ ایجاد نے پائی ہے بنا جسکے لئے
تہنیت دے نیکو جس شہ کے خلافت کے بہار
جو پیمبر سے ہے ایک جان و قالب کی مثال
جسکے بستر پہ پیمبر کے گیا چین سے خواب
جسکے حربون سے ہوئی کفر کی مٹی برباد

تر قوقی کہتے ہوئی سامنے طاوس و کلنگ
محفل جشن مین استادہ ہین ترکان فرنگ
پنجۂ مار بہاتا ہے اوسکے مارکے چنگ
جنگلی دلدل و زصدا ہین ہین بہار بربط و چنگ
سب سمجھتی ہین کہ قوالون چھیڑا سا رنگ
لولی چرخ بھی ہی رقص سے طاوس کے دنگ
فیل مست آتی ہین میدان مین جیسے پی جنگ
عشق پیچا نمین ہے طغرای فرامین کا ڈہنگ
استخوان دُر ہین تو یاقوت سی لالہ ہمسنگ
قوس ہے شاخ خمیدہ تو ہر ایک شاخ خدنگ
ہو بہو نیشکر و نمین ہی سب اندازِ تفنگ
بلبلین اب روان پر ہین وہ یا مغز سنگ
نغرہ بلبل کے نفیر ونکی ہین گویا آہنگ
جسپہ پڑتی ہی سحد ہو نکی برابر سر جنگ
آب جاری مین ہی فرمانکی روانیکا ڈہنگ
ہوی اوس شاہ کی مدحتکی پہر دلمین امنگ
مہر سے جسکے گل تر کو ملا آب و رنگ
خلق مین آتی ہے ہر سال بلا عذر و درنگ
خاص ہی جسکو خلافت کا نگین و اورنگ
جسکی جرات سے ہوی ہوش ملایک کے دنگ
جسکے ضربت سے جما خلعتمین اسلام کا رنگ

جسکے حملوں نسے ہوئی مرحب وعنتر بیسر　جسکی تلوار سے پسپا ہوی روم اور فرنگ
جسنے جبریل کے بھی پر نہیں چھوڑی سالم　جسنے کی پیر علم مین جن و عفریت سے جنگ
جسنے دو انگلیوں نسے وہ در محکم توڑا　کار گر جسپہ نہوئی تھی ذرا بیل و کلنگ
جسنے دی مردہ صد سالہ کو اک دم مین حیات　جسنے اژدر کو کیا مہد کے اندر چو رنگ
وصف مین مطلع کو بڑھ کر مین یہ کرتا ہون خطاب　ہجر ممدوح سے آیا ہے دل زار بہ تنگ

مطلع

یا علی عقل بشر تیری مراتب مین ہے دنگ　تو وہ بندہ ہی کہ جسمین ہین خدا کے سب ڈھنگ
لا فتا ہی کا ہے ابطال جہانمین مشہور　پر تیری فیض کے تجدید مین گم ہین فرہنگ
معدلت سے تیری یہ رعب جما ہی سبپہ　باز عصفور سے ڈرتا ہی تو آہو سے پلنگ
تو لین میزان خرد مین جو زروی انصاف　عقل کل ہی ہو تیری عقل رسا کا پاسنگ
تو جو عزت دی تو ہر ذرہ ہو خورشید مثال　در و یاقوت سے قیمت مین بڑھی پارہ سنگ
تیری امداد ذرا بھی ہو گر ای بحر کرم　ای ہر حملہ مین طبین پہ غالب خرچنگ
عین طاعت ہی مین محتاج کو خاتم بخشے　واہ رے فیض گوارا ہوی اتنی درنگ
رعب سے تیرے یہ ہے صورت شاہ خاور　تنکو رعشہ سے تبش زرد ہی رخسار کا رنگ
پیہر لینے کو برات کے ہوا حکم خدا　لیگئے تھے اوسی کو شہر سے کتنی فرسنگ
یعنی بعد نبی کام ید اللہ کا ہے　اور کیا جانی کوئی وحی کی تبلیغ کا ڈھنگ
جوش الفت کا تیرے دلمین ہے ہر لحظہ فزون　مدح مین مطلع نو پڑھنے کا پھر ہی آہنگ

مطلع

نگہ قہر وہ دلدوز ہی تیری دم جنگ　روبرو جسکے ہین ناچیز محض تیر و تفنگ

زال کے تئین تیرے خوف سے رعشہ پڑ جائے
ہوش اڑ جائین جو ہو تجھ سے مقابل پشنگ

دبدبے سے تیری وہ حصن حصین فتح ہوا
دبکی بہاگ آئی تھی جسجا سے بڑی چیدہ نہنگ

باغیبر کبھی میدان مین جو پڑی تیری تیغ
صفحۂ دشت ہوا مثل گلستان گلرنگ

وصف صمصام مین اب چاہئی وہ مطلع نور
مطلع مہر سے ہو جسکی تئین دیکھکے دنگ

مطلع

نگہ قہر وہ دلدوز ہی تیری دم جنگ
روبرو جسکے ہین ناچیز محض تیر و تفنگ

برق وش شعلہ فشان تشنہ خون صاعقہ رنگ
تیز دم راہ عدم عربدہ جو طالب جنگ

وقت پیکار چلے جب سر اعدا پہ کبھی
دو پیادہ ہوی راکب مع مرکب یکرنگ

کبھی گردن پہ چمکتی ہے یہ مانند ہلال
کبھی خشکی مین ہی صرصر کبھی پانی مین نہنگ

کیا کہون دوردوی اسپ جہانگیر کہ ہین
عرصۂ نہ فلک و ہفت زمین ہی جسے تنگ

فرط سرعت مین نظر جم نہین سکتے ہرگز
اسکی توصیف کری کیا کوئی مداح زرنگ

باد پا تیر انہ مشکی ہے نہ سبزہ نہ سمرنگ
اک ہوا ہی یہ ہوا کا کوئی کیا بتلائی رنگ

مردم چشم کا رخ تک نہین پھرنے پایا
اسی عرصہ مین پھر آیا ہی یہ لاکھون فرسنگ

ایک کا وہ بھی نہین اسکا زمین کے وسعت
رفعت گنبد گردون کم از نصف شلنگ

ہمدمی اسکی بھلا خاک کرے پیک صبا
اشہب وہم بھی ہی سامنی جسکے پالنگ

جا پہونچتا ہے دیکر صف کفار پہ یون
غیظ مین جیسے چلے گلۂ آہو پہ پلنگ

جوش بس اشہب خامہ کی عنان روک کہین
وہ تو تھکتا نہین اور صفحۂ قرطاس ہی تنگ

کھل گئے سب پہ ترے طبع رسا کے جوہر
چست و چالاک قیامت ہے غضب شوخ و شنگ

اب دعا کر کہ اجابت کی گھڑی ہی تو بھی
دور ہو آئینۂ قلب سے تاخیر کا زنگ

یا علی تجھ پہ بھروسا ہے گدا کو تیرے
غیر کے سامنے دریوزہ گری ہی مجھی ننگ

در دولت پہ اقامت کی تمنا ہی کمال
سخت اس ہند جگر خوار سے دل آیا تنگ

جلد بلوای خادم کو نجف مین شاہا
تھر ہے خاطر مشتاقیہ تاخیر درنگ

حضرت سلطان عالم واجد علی شاہ اختر طاب ثراہ وجعل الجنت مثواہ

حامی ہمارے حال کا شاہ نجف ہوا
دشوار تھا جو امر ولا لا تخف ہوا

خاتم ملی ہے ہمکو سلیمانکی طرح سے
جو آیا آفتاب تو گھر کا شرف ہوا

روشن ہے یاد حیدر صفدر سے میرا دل
اسمین مکین جو آیا مکانکو شرف ہوا

آیا جو مین جمال جہانتاب کا خیال
ہر داغ یاد رکھے مہ بے کلف ہوا

عاشق کو تیرے خاک سے اعجاز ہین حصول
ہر سنگریزہ ہاتھ مین در نجف ہوا

مضمون جو تیرے گوہر دندان کے بھر گئے
دل سینہ مین ہمارا بجاے صدف ہوا

حق سے علی ملا ہے علی سے ملا ہے حق
جسکی طرف علی ہے وہ حق کی طرف ہوا

دھویا ہوا ہے نام خدا نام شیر حق
بحر کلاب آب دہن جاے کف ہوا

بر رخ کمانکی طرح جلائینگے کیا صنم
ہر خار چشم تیر بلا بہر صف ہوا

غاصب ہماری دشت مضامین کو چھین لے
حیدر سے شیر حق کا ولا حق تلف ہوا

دامن مین شب کے کیون نہ خورشید منہ چھپائے
عارض سے تیرے چاند کے منہ پر کلف ہوا

مومن پدر سے گرچہ پسر بر خلاف ہوا
اختر حقیقتاً وہ بہت ناخلف ہوا

میر ظہور مہدی صاحب تعلقہ دار علی نگر جرول متخلص بہ اثیم

مثل بلبل ہین محب مدحت گذار مرتضے
محفل نور وزہی باغ و بہار مرتضے

عقل عقل کل ہے بالای وقار مرتضے
ہین خدا و مصطفے مدحت گذار مرتضے

دامن مغرب مین رخ اپنا چھپایا مہر نے
تھا سر سردار دین زیب کنار مرتضے

پھر افق پر آگیا اکبار خورشید مبین — ہوگیا روشن جہان پر اقتدار مرتضےٰ

ملتوی تھی نعمت ختم رسل چالیس سال — تھا خدا و مصطفیٰ کو انتظار مرتضےٰ

دشمن ختم رسالت ہی عدوی بو تراب — دوستدار مصطفےٰ ہی دوستدار مرتضےٰ

رات بھر طاعات حق دن بھر سخاؤ عدل و داد — یون ہی ہوتی تھی بسر لیل و نہار مرتضےٰ

ہے ہمیشہ فکر استرضای اللہ و رسول — خورد سالی سے ہی تھا کاروبار مرتضےٰ

ہی قمر مین طلعت نقش کف پای علے — مہر مین ہی جلوہ عکس عذار مرتضےٰ

ناجی و ناری ہونگی تا قیامت مختلط — حق و باطل مین ہے فاصل ذو الفقار مرتضےٰ

فیض نور کبریا جاری ہی فوق و تحت مین — عرش پر صورت نجف مین ہی مزار مرتضےٰ

صحن گردون مین دم صید افگنی ثور و اسد — ایک ہی ضربت مین ہوجائین شکار مرتضےٰ

کیون نہ شیعونکی لئے ہون سیرگاہ جاودان — جلد پائین باغ کوثر جو ہین یار مرتضےٰ

گوہر انجم کو لائے بھر کے دامن مین فلک — آج بزم جشن مین بھر نثار مرتضےٰ

حق ہوا معراج مین جب مصطفےٰ سی ہمکلام — کانمین آئی صدائی خوشگوار مرتضےٰ

شاہد عظمت ہین قرآن و احادیث نبی — مٹ نہین سکتا ہی یہ نقش و نگار مرتضےٰ

کوئی عارف غرات اقدس کے معارف کا نہین — ہان خدا و مصطفےٰ ہین رازدار مرتضےٰ

ہین کنیزین حور عین غلمان غلام شاہ دین — فخر سے جبریل ہین خدمت گذار مرتضےٰ

دست چپ سے جب اکھاڑا باب خیبر آپنی — کون تھا جز قوت معبود یار مرتضےٰ

کیون نہ ہون سجدے مین جم جن و ملک بہر نیاز — قبلہ حاجات کعبہ ہی نہ ہے مزار مرتضےٰ

قتل کے باعث دم بعثت ہوی کار عظیم — ہان نہین دیکھا کسینے اضطرار مرتضےٰ

سامنا ہی مشکلونکا پر نہین پروا مجھے — مرتضےٰ مشکلکشا ہین ہین نثار مرتضےٰ

نزع عمر جن تھا پڑھی بیر الالم مین جب نماز — دہنی بائین پیش و پس تھی ذو الفقار مرتضےٰ

دیدیا سبطین نے تابوت شہ اسوار کو — جب نظر آیا جمال نور بار مرتضےٰ

گر کشور ہیبت حیدر صدا جہائی رہی
دولت انجم مجھے دیکر اگر مانگی فلک
پای اقدس لنگئی مہر نبوت کی نگین
ایدل نادان نہو مایوس وقت امتحان
کبریا کی قہر کے بجلی تہی باطل کے لئے
پر نہ لو غین خوا مین بہی نام جنت کا نعیم

بینوا اونکے لئے تہا انکسار مرتضی
ایک ذرہ بہی ندون خاک مزار مرتضی
جب ہوا دوش پیمبر پر گذار مرتضی
دیکھہ خود امید ہے امیدوار مرتضی
بہر حق سینہ سپر تہی ذوالفقار مرتضی
بہر مدفن گر ملے مجکو جوار مرتضی

امین

لامکان تک کیا رسا ہی اقتدار مرتضی
رجعت خاور سے بہی چمکا وقار مرتضی
ذہن قاصر ہے کہ کیا ہے کاروبار مرتضی
مین تو کچھہ کہتا نہین کیا ہی وقار مرتضی
لافتی الا علی لاسیف الا ذوالفقار
شاہ مردان شیر یزدان قوت پروردگار
بارہا صد سالہ مردونکو بہی زندہ کردیا
شاہ کو کاسہ گدا کو تاج بخشین بوالحسن
شان احمد جسطرح لولاک سے ہی آشکار
بعد خلاق دو عالم جن ہون یا انس و ملک
مدح حیدر کرتے دیکہا قدسیونکو عرش پر
پردۂ قدرت سے نکلا ہاتھہ جب لی تہی
دوش احمد پر چڑہے جب حکم خالق سے علی

مرحبا ای دل زہی عز و وقار مرتضی
ماہ سے ہی تابما ہے اختیار مرتضی
جز خدا جانے کوئی کیا اختیار مرتضی
محکم لحمی سے سمجھو اقتدار مرتضی
ہی یہ اک ادنی سا اظہار وقار مرتضی
واہ کیا صلّ علی ہی اقتدار مرتضی
قدرت خالق نہتی تو کیا تہا کار مرتضی
شان خالقین نہین کیا اختیار مرتضی
ہل آتی سے ویسی ہی ظاہر وقار مرتضی
کون احمد کے سوا تہا رازدار مرتضی
جبکہ معراجین وہ افتخار مرتضی
دیکھہ لو شان یداللہی وقار مرتضی
سب پہ روشن ہوگیا عز و وقار مرتضی

لافتا الا علی کا ورد کرتے تھے ملک
دیکھتے تھے حرب مین جب کارزار مرتضی

صورت گرد مجسم فتح گویدا آشکار
قابل تحسین حق ہے کارزار مرتضی

جب چلی کفار پر تیغ علی بولی عدو
بازوی حیدر پہ ہے کیا کردگار مرتضی

جب اوکھاڑا باب خیبر منکرون نے بھی کہا
صاف ہی یہ قوت پروردگار مرتضی

قطع شہپر ہوگئے جبرئیل کے بولے ملک
الامان بس الامان ای ذوالفقار مرتضی

ہوکے زایر فخر سے کہتے ہین یہ روح الامین
مظہر شان الہی ہے مزار مرتضی

دوزخ و بہشت خلد و کوثر و نہر لبن
سب پہ ہوگا روز محشر اختیار مرتضی

قوت محتاج جونکو دنیا قوت پروردگار
صبح و شام اور روز شب تہا یہ شعار مرتضی

عالم بالا پہ قدسی تھے نہ مشتاق لقا
عرش پر احمد کو بھی تھا انتظار مرتضی

ہوی دلکا تقاضا ہی چل اس دشت سے
اب نجف مین چلکے دیکھون مرغزار مرتضی

ہوگئے گل جو چلے اس دار فانی مین تمام
بس تمنا ہے کہ دیکھون اب دیار مرتضی

واسطہ اونکا الہی تجہہ پہ ہو چشم کرم
ہین جو دشت کربلا مین گلعذار مرتضی

ہی عزم کس لئے میرا توای دربان خلد
ہی امین باصفا بھی خاکسار مرتضی

اف

کون کرسکتا ہے تشریح وقار مرتضی
فخر ہین جبرئیل کے نعلین دار مرتضی

مصطفے اوپر فدا ہین وہ نثار مرتضی
ہیہ نبی کے فخر ہین وہ افتخار مرتضی

ہے وہی پیارا خدا کا جو ہی یار مرتضی
اونکے دشمن کا ہے دشمن کردگار مرتضی

کب سمی حد مری کب پیدا ہوا اوس سے غبار
اوسکے منہ مین خاک وڑای جو غبار مرتضی

عالم علم لدنی کون ہے اسکے سوا
یا نبی ہین یا خدا ہے رازدار مرتضی

وقت عین ناوقت مین مینے پکارا جب کبھی
کام آنے مشکلونمین مین نثار مرتضی

آدمی تو کیا ہین ننھی تھی جنون کی جان پر
چپکے لحد سنگی نکیرین اوسکو نم نمۃ العروس
افتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار
رجعت شمس آپکے خاطر ہوی ثابت ہے یہ
باغیون نے لیک چلو بہی نہ پانیکا دیا
جسکو چاہین دیکے جاگیر ارم کردین نہال
خاطر نازک پہ بہی آتے نتہی گرد ملال
عین کعبہ مین جو رکہے دوش احمد پر قدم
ماہ سے قطع منازل مین یہ دو نو تیز ہین
شیشۂ ساعتکی صورت پر کدورت سے تہین
قبر مین کیا خاک انکہین آشنای خواب ہون
کیون نہ سب غازی اسد اللہ کا اونکو کہین
حوض کوثر پر ارم پر خلد پر تسنیم پر
ختم حسنین پر سب نبوت سبط امت ہو گئی
باغ جنت سے کہین بہتر ہوا اوسکی ہر گلی

جنگ مین کہتے تہی جبدم ذوالفقار مرتضیٰ
جسکو جانین گے کہ ہی یہ جان نثار مرتضیٰ
پڑہتے ہین مشکل مین اپنے جان نثار مرتضیٰ
صاف روشن ہے اسی سے اقتدار مرتضیٰ
کاٹ ڈالی ہاے سر و جویبار مرتضیٰ
سرور اہل جنان ہین گلعذار مرتضیٰ
دیکہتا کیا کوی بال پر غبار مرتضیٰ
اور بالا ہو گیا عز و وقار مرتضیٰ
یا براق مصطفےٰ یا راہوار مرتضیٰ
رشک آئینہ ہے جسم بے غبار مرتضیٰ
اشتیاق مرتضیٰ ہی انتظار مرتضیٰ
عہد مین اژدر ہوا پہلے شکار مرتضیٰ
اختیار مصطفےٰ ہے اختیار مرتضیٰ
کیسے کیسے ذی حشم ہین رشتہ دار مرتضیٰ
آپنے دیکہا نہین افسر دیار مرتضیٰ

اغلب

اہل نخوت سے جہکے کب خاکسار مرتضیٰ
دوش احمد نے اوٹہالیا جبکہ بار مرتضیٰ
پیش لی عدا کا العدم تہا اضطرار مرتضیٰ
یا الہ العالمین دکہلا جوار مرتضیٰ

کب دیا اس چرخ اخضر نے غبار مرتضیٰ
بڑہ گیا عرش بریں سے بہی وقار مرتضیٰ
واہ کیا تسکین تہی اور صبر و قرار مرتضیٰ
خوب پہر پہر کر کرون سیر دیار مرتضیٰ

قہر رب تھی اشقیا مین کارزار مرتضےٰ | تھی قیامت کا نمونہ ذوالفقار مرتضےٰ
غمزہ و عشوہ پری کا ہے لگی جسکی گلے | جان لیکر چھوڑتی ہے ذوالفقار مرتضےٰ
رہتی تھی کفار سے حربو مین بالا ہاتھ پر | واہ کیا معجز نما ہے ذوالفقار مرتضےٰ
خود پر بکتر پہ سینہ پر چلے کفار کے | آئی تھی گھر سے خدا کے ذوالفقار مرتضےٰ
خود مرحب کا ٹکر کاٹا پر جبریل کو | کچھ عجب یہ کہتی تھی برش ذوالفقار مرتضےٰ
گھاٹ سی اوتری جو سر اعدا کے ہنگام نبرد | پل بنی دریا کا گویا ذوالفقار مرتضےٰ
جان دیتے تھے گلے ململکے ساری اشقیا | ہے پری جنگاہ مین یا ذوالفقار مرتضےٰ
سورہ والشمس یا واللیل کی تفسیر ہے | عارض پر نور و زلف مشکبار مرتضےٰ
عالم اسباب مین تنہا نہین اونکا عمل | گھر مین بھی اللہ کے ہے اختیار مرتضےٰ
پایہ اعلی کو پا سکتا نہین کوی ولی | عرش کرسی سے زیادہ ہی وقار مرتضےٰ
ہے غلط فہمی اگر خورشید سے تشبیہ دون | جلوہ نور الہی ہے عذار مرتضےٰ
دیکھکر دست خدا پر دلیسے بولا وہی نبی | کھل گیا معراجکی شب اقتدار مرتضےٰ
آیہ تطہیر جب نازل ہوی قرآن مین | ہو گیا اسلام پر ظاہر وقار مرتضےٰ
دیکھئے ثمرہ اونہین نخل محبت کا ملا | ہو گئے محبوب رب سب خاکسار مرتضےٰ
چوم لون پایہ جو پاؤن اوس سر پاک کا | مس کرون آنکھونسے گر دیکھون مزار مرتضےٰ
اہل دنیا سے تعلق حسبتہ للہ تھا | قابل صد علے ہے کاروبار مرتضےٰ
اسقدر ممنون منت ہون کہ سر اونچا نہین | کیا بیان ہو مجھ سے لطف بیشمار مرتضےٰ
یاد کرتا ہون تو روتا ہون غم حسنین مین | ہائے خون آلودہ چشم اشکبار مرتضےٰ
بخشتے ہے خاک و انکی چشم نابینا کو نور | ہے عجب معجز نما یارب مزار مرتضےٰ
بالیقین اغلب ازیسے اپنا مطلب سے بہی | مظہر شان الٰہی ہے مزار مرتضےٰ

شیخ عبدالحق اختر

بعد مردن جب نظر آئی بہار مرتضے
بلبل دل ہو گیا میرا نثار مرتضے

جان دو لیسے خلد مین نیجا ئینگے غلمان غلام
ہون فدا ای مصطفے خدمتگذار مرتضے

رنگ دکھلائیگی کیا کیا الفت آل نبی
خلد مین جا کر بنین گے دوستدار مرتضے

دیکھئے عرش معلے پر لکھا ہی نام پاک
واہ رے اعزاز اللہ رے وقار مرتضے

شور تھا بیر العلم مین الامان کا ہر طرف
جب کبھی تھے ذو الفقار ابدار مرتضے

کربلا کو دفن سے شبیر کے گر ہی وقار
ہے نجف کے بھی زمین کو افتخار مرتضے

کعبہ مین پیدا ہو دوش محمد پر چڑھے
تھا ملایک سی کہین برتر وقار مرتضے

نائب خیر الورا شیر خدا مشکل کشا
یہ لقب یہ نام اللہ رے وقار مرتضے

اسمان سے جب ملک آتی ہین بہر قبض روح
ہوتا ہی مومن کو اوسدم انتظار مرتضے

دیکھتے ہین اپنے پر جبریل جب لٹکی ہوے
یاد آجاتی ہے ضرب ذو الفقار مرتضے

وقت سجدہ موم ہوتا تھا بوقت جنگ سخت
واہ رے اعجاز جسم ذیوقار مرتضے

کیون مشام جان معطر ہو نہ بوی خلد سے
دمبدم آتی ہے خوشبوی بہار مرتضے

سرو بھی گلزار مین استادہ ہی باصد ادب
اور نرگس کو ہے ہر دم انتظار مرتضے

خلد و طوبیٰ حوض و کوثر حور و غلمان سب سگے
بخشش خالق کسقدر ہے اعتبار مرتضے

آنکھ تسے مین بھی ملونگا اپنی ایدل قبر پاک
گر مقدر لے گیا سوے مزار مرتضے

بلبل و گل جب ہوی باہم کیا یہ مشورہ
اوڑ چلو یہانسے بس اب سوی دیار مرتضے

پھر زلیخا کو نہ ہوتی چاہ یوسف کے کبھی
دیکھتی گر خواب مین روے نگار مرتضے

شیر سے سلمان بچے چھوٹا کبوتر باز سے
غیرت اعجاز تھا ہر اک شعار مرتضے

تھرتھرا آئی آسمان جنبش مین بس آگئی زمین
جب پڑی مرحب کے سر پر ذو الفقار مرتضے

کہتا ہی پروانہ دل چلکے مین قربان ہون
دیکھ لون اکبار گر شمع مزار مرتضے

ایک حالت ہے نجف مین عاشق و معشوق کے
بلبل و گل دونو ہوتے ہین نثار مرتضے

ہے دعا ہر دم یہی اب خالق کونین سے
کربلا کو دیکھکر دیکھون مزار مرتضے

خوف کیا روز قیامت کا ہے ای اختر تجھے
تو غلام مرتضے ہے تو نثار مرتضے

احقر

لوح و کرسی سے ہی بالاتر وقار مرتضے
کیا قلم لکھیگا وصف بیشمار مرتضے

بوسے دیتے ہین ملایک کرتے ہین ہر دم طواف
سنگ اسود ہے کہ ہے سنگ مزار مرتضے

آن واحد مین پئی دعوت گئی چالیس گھر
ہر ملک ہوتا نہ کیون حیران کار مرتضے

منکشف ہر ایک پے ہی قصہ سلمانکا حال
کیون نہ بچتا شیر سے تھا جان نثار مرتضے

جب خداوند جہان خود آپ کرتا ہو صفت
کیا بشر سے ہوگی مدح اقتدار مرتضے

دن نمایان ہو گیا پھر ادا کی فرض عصر
مہر نکلا رات کو تھا یہ وقار مرتضے

گرتی تھی جسمونکی کیا حصہ برابر جنگ مین
تھی وہ میزان عدالت ذو الفقار مرتضے

آنکھین کھل جائینگے انوار خدا کی دید سے
کیون نہ ہو ہر قدم مین مجکو انتظار مرتضے

غیرت کافور جنت خاک ہو جا کے میرے
گر جگہ ملجاے پایین مزار مرتضے

دستگیری کے لئے آئینگے مولا بالیقین
قبر سے اوٹھینگے جسدم دوستدار مرتضے

بیگمان محشر مین رہنے کو ملیگا باغ خلد
سچ ہے احقر تو ہی اک خدمتگذار مرتضے

مومن دہلوی

گھستی ہی مری تیغ زبانسے زبان تیغ
کیونکر سخن فروش ہو سوداگران تیغ

میرے نفس کے دیکھکے معجز نمائیان
کیا دور ہے کہ دم نہ رہے درمیان تیغ

فردوسی ایک خار جنان بیان تھا
گلریز میرے دم سے ہوئی داستان تیغ

غسّاد سر سے پانون تلک خون نہین وہ بجائین
جوہر اگر دکھاؤن نہین اپنی بیان تیغ

میدان کشت و خون مین میرا دست فی ہوا
جائی عنان کشیدہ تو ہو ہمعنان تیغ

یہ دیکھکر اشیان میرے اشعار شوخ کے
سینہ پہ منکرون کے ہین لاکھون نشان تیغ

ہرگز نہ کر سکے میرے خامہ سے سرکشی
پیدا سر نگون سے ہی عجز عنان تیغ

جسجای خطبہ خوان ہو میری تیزی زبان کی
وہان جاتی فرض سجدہ منبر فسان تیغ

پابوس گر کرے میرے خامہ کا بندہون
شیرینی سخنسے لب خوش بیان تیغ

خجلت سے آب و تاب سخن کے ہی آب و تاب
کیونکر چھپے چھپا ہی سے شرم نہان تیغ

مت پوچھ مجھ سے خون عنادلکا ماجرا
ہر گل زمین شعر پہ ہے آسمان تیغ

ہووے نہ میرے حجت قاطع کے سامنے
سرگرم لاف و دعوی برش زبان تیغ

کیسے شکست رونق بازار ہو گئی
ہے تختہ بند دست و قلمسے دکان تیغ

میری بدیہہ سنجی کے جاہل کشتی کو دیکھ
نظرونسے گر پڑا ستم ناگہان تیغ

اکبات مین تمام ہی بیان کار مدعی
کسکی بلا ہو بارکش امتنان تیغ

آہن گداز نالہ فزا دیکھ کر ہنو
پیکان ضمان خنجر ضمان تیغ

کیا تاب میرے حرف پہ انگشت رکھ سکے
ہر خط پہ نکتہ چین کو ہی وہم وگمان تیغ

گر حقوق زخم عشق کے لذت بیان کرون
ہرگز ہمان نکہا ہی بجز استخوان تیغ

دل ہی مین حسرت نفس خونچکان رہے
میرے معاندو نپہ ستم ہی امان تیغ

پڑھتا ہون اور مطلع رنگین کہ جس سے
سرگرم آفرین ہو لب خونچکان تیغ

مطلع ثانی

نہلا دیا عدو کو لہو مین بسان تیغ
میری زبانکے آگے چلے کیا زبان تیغ

پہر جوش آگیا دم خونابہ ریز کو
پہر تیری زبانسے قربان زبان تیغ

صد مژدہ جراحت منکر حسود کو
کرتا ہون رزمگاہ مین مین امتحان تیغ

مومن کو آرزو ہی ثواب جہاد سے — کفار کاش آکے سنے داستان تیغ

آئی ہی لب پہ مدح خداوند ذوالفقار — لیجاؤ منکرونکے لئے ارمغان تیغ

شیر خدا علی کہ شجاعت سے جسکی ہے — سر پنجہ اسد پہ زنخرن بنان تیغ

غالب کہ سرخرای ہے اوسکے ہو فرض عین — تعظیم تیغ و مکرمت تیغ و شان تیغ

کیا دور اوسکے دست کرم کے اثر سے گر — یاقوت ریز ہو مژہ خونفشان تیغ

ای ابر تند باز ظفر خرمن عدو — ہی حرز مجھکو گرم پائی برق تپان تیغ

وہ آنچ تیرے تیغ مین جل جائی مثل طور — گر تو صنم کدہ پہ کرے امتحان تیغ

کہتے ہین دیکھکر تیرے دشمن ہلال عید — کہاوی سوای زخم کے کیا میہمان تیغ

جوہر تیرے مخالف مجروح مین نہین — کوئی مگر بہی وہ ہے قدردان تیغ

حسرت ہی تیرے بوسہ دست بلند کے — کسطرح چرخ پیر نہ چڑہے کہکشان تیغ

دشمن کا ایک نیم اشارہ مین کام ہو — ابرو کا تیرے عکس پڑے درمیان تیغ

کوشش نے تیرے حرف تعصب مٹادیا — کیون بید خوان دہر ہو باد خوان تیغ

تمکین کو تیرے دیجئے گر کوہ سے مثال — روئین تنونسے اوٹہی نہ بار گران تیغ

آب حیات چارہ گری تا دم مسیح — ممکن نہین جئین تیرے خونگردگان تیغ

منکر تیرے امامت حقکے ہین گرم جنگ — درکار ہی وضو کو جو آب روان تیغ

کیا شر کشی کی تاب کسی سخت گوش کو — جھکتا ہے تیری آگے سر قہرمان تیغ

تیرے عدو گر اپنا گلا آپ کاٹ لین — کام آئی کوشش و کشش ارمغان تیغ

نسبت سی تیرے ہاتھ کی چشمک زنی کرے — ابروی دلربا پہ خم جانستان تیغ

کیا بات تیرے پنجہ آہن فشار کے — ورد زبان ہی غلغلہ ارمغان تیغ

سرخی تیرے عدو کی لہو کی ہے جابجا — رنگین کسطرح سے ہو دہستان تیغ

ظالم ہین تیرے دور مین نالان کہ وقت جنگ — بانگ شکست تیغ ہی شور و فغان تیغ

کوئی اگر سے نہ گرے روز نشور مین
بسمل پہ تیرے مہر مگر سائبان تیغ

وہ دست پنجہ مظہر سر پنجہ خدا
وہ تیغ باعث شرف دودمان تیغ

لرزان ہے مثل بید تیرے رعب سے جو ہاتہ
پہل باغیونکو کچہ نملا جز زبان تیغ

تہجکو بہی نہین تیرے حملے کے تاب سے
یاقوت زرد شاہد بیم نہان تیغ

جراح کیا کہے تیرے زخمی کا ماجرا
سوزن نہی زبان ہوئی ترجمان تیغ

یہ کہکشان نہین کہ رہا خوف سے جو دہیان
سو پڑ گیا ہے دلپہ فلک کے نشان تیغ

پایہ ترے بدیع شجاعت سے بڑہ گیا
کیونکر رہے نہ تارک سر پر زبان تیغ

ہر بار کیون نہو تیرے تلوار تیز تر
دشمن کی ہے قساوت قلبی فسان تیغ

سیف و قلم ہین دونون ستون کاخ دین کے
حیران ہو باب علم کہون یا جہان تیغ

رنگین بیان ہو گر تیرے غزوہ کے ذکر مین
پڑ رہنے لگے دہن و لب خونچکان تیغ

غازی بہی ہو تو شہید بہی تو تیرے دوستی ہاتہ
سرگرم جلوہ فصل بہار و خزان تیغ

زہر آب دین اگر تیرے دولتکی دور مین
عمر خضر ہو زندگی جاودان تیغ

گرم دعای شاہ ہو مومن کہ کب سے ہے
آمین سرا زبان اجابت فشان تیغ

ہر روز نبرد حادثہ زیر شکست و فتح
جبتک کہ ہے نشیب و فراز زبان تیغ

تاج ظفر ہو زیب دہ فرق دوستان
اعدا کا سر رہے نہ بار گران تیغ

شہیدی

میرا سینہ ہے بیشہ بود و باش شیر یزدانکا
فضای لامکان سے قرب ہے میرے نیستانکا

جو پوچھا مینے اوسکا مرتبہ پیر طریقت سے
بتایا کاتبین مجکو علے ہے نام یزدانکا

تہونکے تو زمین اوسکا ابراہیم سر تہا
اگر ہوتا نہ زیر پا کتف شاہ رسولانکا

تو ار دکے یہ معنی جب لکہا شعر اوسکی مدح مین
میرے مضمونسے مضمون الجہ گیا ہے نظم قرآنکا

بہت دشوار تہا دیوار کیونکر پہٹ جاتی بہت
اگر وہ در نہوتا مصطفے کی شہر عرفان کا

شرف حاصل ہوا ہی کعبہ کو اوسکی ولادت سے
پرستشگاہ محشر تک رہی کا ہر مسلمانکا

حقیقت جزو کل کی آپ پا شاہ روشن ہے
کہون کیا حال اپنی حسرت دردفراوانکا

نہ اک لحظہ مئی گلرنگ پیکر مینے پیتے کی
نہ اک لحظہ رہا نظارہ گیسوی خندانکا

ولیکن مجکو لطف عام سے امید واثق ہے
کروگے خیر دم مین تم میرے صد سالہ عصیانکا

تصور آپکی صورتکا وقت نزع مجکو ہو
میرا ماتم سرا مشرق بنی مہر درخشانکا

شہیدی مصطفے کا لاڈلہ حیدر کا پیارا ہون
مجھے کیا خوف ہی بردہ ہون مین شاہ شہیدانکا

ابوالحسن زار

والشمس کے تفسیر ہے یا روی علی ہے
واللیل کی ہے شرح کہ گیسوی علی ہے

یک حملہ مین فورًا در خیبر کو اوکہاڑا
کیا نام خدا قوت بازوی علی ہے

ہے دلمین میرے بادشہ دینکے نہایت
سینہ مین میرے خاک نہین کوی علی ہے

اکسیر تری تجہکو مبارک ہو مجوس
اکسیر ہے مجہے خاک در کوی علی ہے

کیا پوچہتی ہو زاہد و بندہ کو کہ کیا ہے
واللہ یہ جاروب کش کوی علی ہے

گل سے رخ گلرنگ کو نسبت نہین مطلق
وہ گل مین کہان جیسے کہ خوشبوی علی ہے

ای بوالحسن زار ندا غیب سے آئی
کہتے ہین جسے خلد برین کوی علی ہے

بزم

دم بہر رہا ہون عشق جناب امیر کا
نشہ ازل سے ہے مے خم غدیر کا

کیون عرش پر دماغ نہو اس حقیر کا
مداح ہون وصی رسول قدیر کا

سایل ہون استان جناب امیر کا
شاہونسے بہی سوا ہی حشم اس فقیر کا

کہتے ہین مجکو یہ ہر در راہ سلوک سب — کیونکر نہون مرید ہون حیدر سے پیر کا

حامی عدم کا ہوگا یہ آخر براہ دین — ڈر ہر کا نہین ہے کچھ سفر ناگزیر کا

دو اسقدر کہ پہر نہ ہے حاجت طلب — کشکول بہر دو یاشہ دین اس فقیر کا

اللہ کے الف کا مٹی کا نہ دیسے نقش — حقا کہ ہون ازل سے فقیر اس لکیر کا

جائے گا بزم حشر مین جسدم یہ ہوگا شور — لو آیا وہ غلام جناب امیرؑ کا

خواجہ وزیر

مر گئے ہم وہ روانہ ہو گئے — رات بہر جاگے تہے دنکو سو گئے

قتل بے شمشیر او ظالم کیئے — آئینہ دکہلا دیا دو ہو گئے

یا علے تم اور نبیؐ تو ایک ہو — چشم احول مین مگر دو ہو گئے

بوالحسن

ہر دم ہے دل زار طلبگار علے کا — اللہ دکہائے کہین دیدار علے کا

اوس گیسوے شبرنگ کے واللیل ہے تفسیر — والشمس ہے اک جلوہ رخسار علے کا

امت کو شفاعت کا نہ محشر مین خطر ہو — کہل جائے اگر لعل گہربار علے کا

کیونکر نہ علے باب علوم نبوی ہون — در بار ہے ای مومنو دربار علی کا

کس منہ سے کرون وصف یداللہ کا رتبہ — خلاق دو عالم تہا طلبگار علے کا

تپ ہو تو کرین اوسکا علاج آکے اطبا — کیا میری دوا مین تو ہون بیمار علے کا

ہرگز مجہے خواہش نہین دنیای دنی کی — طالب ہون نبیؐ کا مین طلبگار علے کا

ای زاہدو محشر مین نہین اور سہارا — ہر دم ہے وسیلہ مجہے درکار علی کا

ای بوالحسن خستہ کی امید یہ یارب — عاشق رہے تا حشر دل زار علی کا

بزم

مداح ہون وصی رسالت مآب کا — مین ہم سبق ہون حامل ام الکتاب کا
ذرہ ہون مین غبار در بوتراب کا — آگے ہے میرے خاک فروغ آفتاب کا
پیر وہی جو کہ بعد نبی بوتراب کا — سالک وہی ہے جادۂ حسن و صواب کا
لکھو وصف آج شہر الہی کے باب کا — حقا کہ وہ وصی ہے رسالتمآب کا
معراج پائی کعبہ مین دوش رسول پہ — بالا نبی سے اوج ہوا بوتراب کا
پہلو مین کیون نہ دل سے رکھون جانسے عزیز — شیشہ یہی ہی حب علی کے شراب کا
مولا علی بھی اوسکا ہی مولا ہون جسکا مین — مطلب یہ ہے حدیث رسالتمآب کا
کہتی تھی ذرہ ذرہ کا حال آپ سے زمین — پایا اسی سبب سے لقب بوتراب کا
آئے بہشت کو جو نجف سے اگر صبا — عالم ہو باغ شیب مین فصل شباب کا
لکھون اگر صفت عرق روی پاک کے — جاری ہو میرے قلم سے چشمہ گلاب کا
گردونے اوج مرتبہ دلدل کو پوچھنے — رشک ہلال چرخ تھا حلقہ رکاب کا
فرماتے تھے علی کہ زیادہ ہنو یقین — اوٹھ جائے درمیان سے جو پردہ حجاب کا
پونہچے قریب پردہ جو معراج مین رسول — نکلا حجاب نور سے ہاتھ اوس جناب کا
دریا بنین مداد شجر سب قلم ہون گر — ہر برگ سبز و خشک ورق ہو کتاب کا
کاتب ہون انس و جن و ملک اور لکہین تمام — اک شمہ بھی رقم ہنو وصف اوس جناب کا
پھر مدد علی ولی آئین گے ضرور — کچھ ڈر نہین لحد کے سوال و جواب کا
ای بزم بیقرار یہ شوق نجف مین ہون — عالم ہے صاعقہ مین مرے اضطراب کا

میان مصحفی

لگے گر ہاتھ میرے تار اوس زلف معنبر کا / تو ہووی باعث شیرازہ دان اجزای ابتر کا

بروز بیکسی جیسے تیری آنکھوں کو دیکھا ہی / ستارہ تب سے جون خورشید ہی گردش مین ساغر کا

وہ صید بخت ہان ہو مین تیرے آنکھوں کو دیکھا ہے / ہوا جاتا ہی دم برگشتہ وقت ذبح خنجر کا

اوڑی ہین بسکہ دل اندر ہوای نامہ پرداز کے / ہر اک نالہ ہمارا بال ہے جیسے کبوتر کا

وہ خاکستر نشین ہون مین کہ مثل اخگر آتش / نہ مجکو فکر بالاپوش کا ہے اور نہ بستر کا

کلیجہ چھن گیا ہے میرا دو نالہ سے یہانتک / کہ اب جو دم نکلتا ہی تو جیسے دود مجمر کا

نہوگی جانکنی کے وقت ہرگز تشنگی غالب / کہ تو اہی مصحفی مداح ہے ساقی کوثر کا

مرزا رفیع السودا

چہرہ مہروش ہے ایک سنبل مشکفام دو / حسن بتانکے دور مین صبح ہی ایک شام دو

ہین دو تنگ شراب اور ساقی کے چشم مست / کیونکر نہ بگڑی صحبت اب بادہ کش ایک جام دو

میرے تیرے یہ ربط ہے جیسے میان بحر موج / واقعی مین تو ایک ہین گو کہ ہوئی بنام دو

خون جو کیا ہی بیگنہ تونی میرا دل و جگر / لیوینگے جیسے حشر مین اپنی یہ انتقام دو

مجھ سے وفا و مہر کی دیدہ و دلکو طمع ہے / کرتے ہین وہ ہر ایکدن ملکی خیال خام دو

ابروی یار کا خیال دلمین ہی روز و شب / ہووی جو تیغ ابدار کیون نکری نیام دو

فکر سنا داب کرین یا کہ معاش کا تلاش / زندگی اپنی ایکدم کیجئے کیونکر کام دو

پھینکے ہے منجنیق چرخ تاک کے سنگ تفرقہ / بیٹھ کے ایکدم کہین ہو وین جو ہمکلام دو

خورد و بزرگ دہر مین نسبت جام و شیشہ جگ / یا تو وہ اوہمین ایک ہی گو کہ ہوی بنام دو

دلکو میان خط و زلف مین جو رکھے یہ عدل ہے / ایک یہ مرغ ناتوان جسکے لئے ہین دام دو

کہتی ہی مجھ سے معذرت ہو ویگی خوبی غزل / ہمرہ نعت و منقبت گر اسی انصرام دو

اپنی یہ غرض اوس سے ہی کہ تو بھلا یہ کیونکر ہو / ایک زمین مین ہو سنگلاخ اوسمین تو ہو وین کلام دو

مطلع نعت و منقبت کہ تو چکا ہی میری جان	بس مجہے آگی مانگ لے کر کے تو اب کلام دو

مطلع

مثل زبان خامہ ہین گر نبی و امام دو
معنی تو اونمین ایک ہین گو کہ ہوی بنام دو

ہوتی نہ دی غروب ایک پہر نماز عصر کا
ایک کری اشارہ سی قرص مہ تمام دو

جاکے اونہونکی رتبہ تک باندہے ہین یہ خیال وہم
وقت مراجعت جو کوچ ایک کری مقام دو

اونکے طواف روضہ کو پونچے کبہو نہ جبرئیل
رکھ کے زمین پہ ایک گام تا نکری سلام دو

موسی و خضر و مسیح در پہ انہونکی وقت فوت
ایک نبی جو چوبدار کرتے ہین اہتمام دو

سجدہ کرین ہین مہر و مہ در پہ اونہونکی روز و شب
میرے ہین لیوے یون ہوا داعی ہین یہ غلام دو

ہوتے حلیم کس سبب معتقد قیام دہر
دیتی نہ گر زمانہ کو ملکے یہ انتظام دو

وصف براق و دلدل کہ تو مین کیا بیان کرون
شرق سے غرب تک جسکے تئین ہین گام دو

مرضی حق نہین تہی یہ دو ہوا اور اُنکا نام
ورنہ پہرین عرش پر ایسے ہین خوش خرام دو

برش اونہونکے تیغ کی مجہ سے بیان نہ ہو سکے
خامہ کے اب زبان ہوی لکہنے سے جسکا نام دو

اوسکے خیال ہین کوئی دیکہے جو انکی پانکو
احولونکی طرح سے آئے نظر تمام دو

یاد مین اوسکے گر عدو دیکہی جو بانکو پہر
ماہی کہی بجے حلال ایک ہی حرام دو

سودا اب آگے کیا کہون مجہ سے کہی ہی اونکا ذکر
قطع کلام کرکے تم مدح کو اختتام دو

چاہی تہی طبع یہ میری طول دی اس کلام کو
کہین علی نبی سی یون اسکا صلہ تمام دو

ہی یہ امید اس سے بہی یون نبی علی ہین جس طرح
اور و نکو ہو وا ایک جام دیجیو اسکو جام دو

یہ بہی صلہ نہین ہی کم عرصہ حشر مین اگر
یاد کرین جو مجہے کو ایسے با احترام دو

میر انشاء اللہ خان

گرچہ افلاک کے رہیں گے الطباق آتش
سوختہ تو دیکھوں کہ کرے مجھی احراق آتش

نفس گرم وہ رکھتا ہوں کہ جس سے ہو جائیں
نسخۂ کل کے یہ مجموعہ اوراق آتش

انگہ اگر مجھسے ملا بیٹھے تو تقیید کو چھوڑ
بھاگ جاوے طرف عالم اطلاق آتش

چشمۂ نور ہو ہر اک شررے سے جاری
آگ دینی کو میرے جارے جو چقماق آتش

میں وہ دل سوختہ ہوں گرم خروش اے بلبل
کہ میرے سامنے مطلق نہو چراق آتش

حیدری نعرہ اگر ہند میں کھینچوں ہو مست
ہو گریزندہ سوے وادی قبچاق آتش

گرچہ میں نوع بشر میں ہوں ولیکن حاشا
کر سکے میرے عناصر میں نہ الصاق آتش

سابقہ جیسے میرے آہ سے رکھتی ہے گرم
تب سے ہی برق شرربار سے سباق آتش

ق

بی ادب مجھ سے اگر ہو کے کبھی ایصا خشب
ہے یہ مدت سے جلا دینکو مشتاق آتش

خواجہ خورشید کہ ہے باپکی جاگزادسکے
صاف ملہم پہات یہ کہہ کے مجھی ہی عاق آتش

میرے سینہ کی اگر آگ سے واقف ہوئی
پوچھتے رہتے سدا حضرت اسحاق آتش

برق وش میرے گناہوں پہ جو چمک ڈالی
ہووے گردن زدنی لائق شلاق آتش

آنسو دو چار و رو ڈالوں ابھی گر ما گرم
جسکے امواجمیں مشرف ہو با عراق آتش

خالق ارض و سما کا ہے وہ نوبت خانہ
کہ دہل سینکے جسکے ہی شتاق آتش

ساتھ بجلی کے تڑپتی ہیں کہمک اٹھتی ہیں عدا
ترو ز نفارق ہے جسکے ہے یہ مطراق آتش

غوطہ زن لجۂ حیرت میں ہو فی الحال اگر
ہو مشرف بقدم بوسی عشاق آتش

اپنی مولا کی محبت میں ہوں ہمیں مثل خلیل
کوئی ممکن ہے کہ دیوی مجھی خلتاق آتش

یا علی جب کہ زبانسے کہی انشاء اللہ
کرۂ نار میں سب بجھکے ہو بیباق آتش

طائر سدرہ سے میں گرم سخن ہوں جسجا
کب کرے مثل کلاغ آکے وہاں غاق آتش

آنچ دوزخ کی نہ پہونچے میرے دامن کے گرد
گرچہ ہے وہانکی غضب شہرہ آفاق آتش

کیونکہ میں اوسکے غلاموں میں ہوں جسکا سن نام
سو کہاکے خار رحمت ضعف سے ہو فاق آتش

یعنی وہ شیر خدا حیدر صفدر جسکے — جسکے خدام سی ہین آپ ہی باخلاق آتش
روز و شب صفحۂ آفاق مین جسکے ڈر سے — مادرانہ کرے خاشاک پہ اشفاق آتش
اوسکے اعدا کا جلانا جو نہوتا منظور — خلق کرتا نہ کبھی حضرت خلاق آتش
اوسکے ذمہ جو شفاعت نہوئی ہوتی تو — دیتی عالم مین سزا معشر فساق آتش
کیون نہ تپ محرقہ دشمن کو نہ اوسکے ہووے — پھونکدینی مین ہے از زمرۂ احراق آتش
اوسکے صمصام کے اوصاف مین مطلع وہ ہے — چھوڑ دے سنکی جسے نار کا مصداق آتش

مطلع

ذو الفقار اوس شہ دین کی ہے باحقاق آتش — یہ وہ آتش ہے کہ ایسے نہو براق آتش
فرق اعدا کو وہ جب کاٹی تو برش کے ساتھ — دور تک اوڑی وہ لپٹی ہوئی تا ساق آتش
نکلے اوسکے لب ہر زخم سے آواز حزین — کسوت آب مین ہے وائی یہ حراق آتش
اژدہا شکل جہان زہر وہ اپنا اوگلے — رکھے اوس دشمن مین خاصیت تریاق آتش
اوسکے دلدل کی تصدق ہو جسکے نعل — ضو مین خورشید صفت ہو تو باشراق آتش
اب دعائیہ پہ کر ختم قصیدہ انشا — کہ نہانی تھی مضامین مین بہت مشتاق آتش
پاسبانی کرو تم میرے متاع دین کے — کہین ایسا نہو جسکے سے لگی شراق آتش
اپنے دروازہ کا مجکو بھی مجاور کیجے — دلمین بھڑکاتی ہے یہان شدت اسواق آتش
دیکھتے دیکھتے راہ انکھین بڑی جلتی ہین — دوستو نکلے ہوے عینین کے احداق آتش
لو بلا بھیجو ہمین سوی نجف بہر خدا — کہ جدائی کی تمہاری ہے بہت شاق آتش
روز محشر مین بھی ویسا ہی تمہارا مجکو — روزی اوسکی نہ کری حضرت خلاق آتش
جسکو سرکار کے الفت نہو ہوگی اوسکو — کہ ہے اس امر مین یہ صاحب اشراق آتش
بطن حساد سدا نار جہنم سے بھرے — دی اونہین رزق کی جا قاسم ارزاق آتش

ابد طعنہ ثعبان مبین ہو وہ لعین
مطابق گا اوسپہ نہ ہرگز گری اشفاق آتش

المثل آپ کے حاسد کو ہو گر میل غذا
نان اوس شعلہ آیشر شیر ہو قیماق آتش

شہنشاہ حسین ابن علی کا صدقہ
نہ کرے عنصر خاکی میرا احراق آتش

ع کے وقت دکھا نا مجہی اپنی صورت
تا نہ دوزخ مین میرے نکلی ہو مشتاق آتش

نہ جانا مجھے جنت مین کبہی ہوتا چار
بیدماغ نہ مزاج اپنے کو نا چاق آتش

ے ہاتہ ہو فردوس مین انشاءاللہ
تکری اوسکے عناصر مین بجہہ احراق آتش

رلسنکے یہ بول اوٹہین کہ ماشاءاللہ
لمعہ نور سے کہتی ہی یہ اشراق آتش

ش آتش کے ردیف اسمین گریا گرمی
بیٹھے یون جسکے قوافیمین با غلاق آتش

صب علم لدنی کا فقط ہی یہ فیض
ورنہ کیا رکہتے تہی گنجایش اوراق آتش

سی مین وہ دہوان ہار قصیدہ ہنوز
ساتون دوزخکو جلا کر کرے بیباق آتش

یہ اس سے بہی صد چند ہون مشکل جسکے
چہوڑ کر بہاگے جسے صفحۂ آفاق آتش

رضوان

ہ مستحکم حمد خالق اکبر
بعد اوسکے ہو نعت پیغمبر

ر رقم مدح اوس ولی کے کر
جسنے چیرا ہے مہد مین اژدر

ہے ہوا جسکے شان مین نازل
آیہ انما بکبر و فر

ہے خویش و برادر احمد
ہے جو زوج بتول نیک سیر

سکے کیا مدح کرسکے انسان
جسکا مادح ہو خالق اکبر

لکتے ہین رافعہ خجستہ سیر
جو کہ لکتے تہے شاہ کا دفتر

ے بہت راست باز او رجلیل
اونسے مرقوم ہے یہ راست خبر

ے دن مین نبی کے پاس گیا
تاکہ دیکھون جناب ہین کیونکر

دیکھتا کیا ہون خوابمین مین جناب
اور سوتے ہین جس مکانمین رسولؐ
مین ڈرا یہ کہ گرا سے ہارون
تب مین لیتا میان ختم رسل
اتنے مین شاہدین ہوی بیدار
قتل موذی کو کردیا مینے
آیہ انما سنا مین نے
مجھ سے پھر مصطفےٰ نے فرمایا
ختم نعمت علی پہ کی حق نے
جسطرح تجکو مجھ سے ہی نسبت
رتبۂ مرتضےٰ ہے ہارونکا
بعد میرے علی مجاہد ہین
حق ہے ساتھ اوسکے وہی حقکے ساتھ
نقل کرتے ہین رافع دیندار
قتل عثمان کے بعد کی بیعت
پہلے طلحہ پھر اوس کے بعد زبیر
اور سامان کیا لڑائے کا
عرض کے تمپہ جانسے ہون فدا
گھر جو رکھتے تھے وہ مدینہ مین
بھیجکر سبکو یا جناب امیر
رسن تھا اوس باخدا کا اسی سال

وسعے خالق کا نہ ہے ظہور و اثر
اوسکے گوشہ مین آیا ایک اژدر
چونک اوٹھین گئے خواب سے سرور
سانپ کا کچھ کیا نہ خوف و خطر
مجھ سے فرمایا قتل کر جا کر
جسکے جانب سے تھا خیال ضرر
پڑھ رہے ہین جناب پیغمبر
کرتا ہون حمد خالق اکبر
اوسمین داخل ہے تو بھی ای صفدر
وہی رکھتا ہے شاہدین حیدر
پھر نہین بعد میرے پیغمبر
مثل تیرے ہی سب کا وہ سرور
جو ہے مومن کرے اسی باور
صدق قول نبیؐ ہوا آنحضرت
سب نے زوج بتول سے آکر
بیعتین توڑ کر ہوے الگ
آئے اوس جا پہ مالک اشتر
میرے حاجت روا ہوی حیدر
اور نہ مین تھی لبس حد خیبر
کر دیا جنگ کا وہان سے سفر
پانچ ایزاد اور رہتے اوس

دمبدم تھا یہی زبانپہ کلام — شکر ہے میرا خالق اکبر
کی ہے مین نے دو مرتبہ بیعت — شب عقبہ مین دست احمد پر
دوسرے بار بیعت رضوان — تین ہجرت ہوے مجھی یکسر
پہلے ہجرت بحکم ابو طالب — حبشہ مین جسگھڑی گئے جعفر
ہجرت دومی ہے مکہ سے — جب مدینہ مین آئے پیغمبر
ہجرت سومی ہے ای یارو — کوفہ مین جاتا ہون کمر کس کر
تا کرون دشمنون سے شہ کے جہاد — اور لڑون کافرون سے بڑھ بڑھ کر
ساتھ رافع تھے تا حیات جناب — جنگ کرتے تھے خوب ڈٹ ڈٹکر
بعد ازان ہمرہ جناب حسن — آئے یثرب مین جب وہ نیک سیر
اسقدر ہوگئے تھے وہ نادار — کچھ نہ رکھتے تھے پاس درہم وزر
سبط اکبر نے تب بخلق حسن — خوش کیا نصف گھر اونہین دیکر
اور املاک بھی مدینہ کے — نصف دیکر اونہین کیا پر زر
ذکر اونکے سخا کا کہئے اگر — ہین یہ مختار خانۂ داور
اس روایت کو باخلوص تمام — لکھتے ہین راویان نیک سیر
پنجتن صوم نذر رکھتے تھے — ایک سایل نے دی صدا در پر
مجکو اے اہلبیت سیر کرو — کہ گرسنہ بہت ہون اور افقر
سنتے ہی بس سوال سائل کو — دے دیا سب نے کھانیکو یکسر
دوسرا روزہ روزے پر رکھا — وقت افطار جب کہ آیا نظر
چاہتے تھے کہ سب کرین افطار — اتنے مین ایک یتیم نے آکر
یہ صدا دی کہ اہلبیت رسولؐ — سیر کردو بحق خالق اکبر
دیدیا سب نے ماحضر جو تھا — تیسرا روزہ پھر یونہین رکھکر

اگر دیا دن تمام شام آئے — بیٹھے افطار کو وہ نیک سیر
ہاتھ کھانے تلک نہ پونہچا تھا — دے صدا اک اسیر نے در پر
کیجئے مجکو بھوک مین اب سیر — دے دیا سارا کھانا منگوا کر
جب کہ اسطرح تین دن گذرے — خوش ہوا بسکہ خالق داور
لائے جبریل میوہ ہای جنان — نوش فرمایا سب نے خوش ہو کر
متفق ہے مفسرون نے لکھا — ہل آتی کا نزول ہے اسپر
منقبت ختم کرکے ای رضوان — عرض کر اب بدرگہ داور
یاالٰہی بحق آل رسے — ہو مرض سے شفا بدل اکر
دے شفا جلد اے حکیم جہان — دو برس سے مریض ہے اصغر
مرض صعب کے ستانے سے — ہو گیا ہے نحیف اور لاغر
کشمکش زور ناتوانی سے — چین پاتا نہین ہے بستر پر
بطفیل مریض کرب وبلا — باسیرے آل پیغمبر
سلسلہ کاٹ ناتوانی کا — دے عصا زور کا اسے داور
کرادا دین میرا رب کریم — تیرے در سے نجاؤن مین دردر
تو غنی مین فقیر ہون یارب — فقر کو دفع کر پئے حیدر
قرض سے ہوگیا ہون زار زبون — ضیق و عسرت کو کہو دی سرتاسر
حشر میرا ہو اہلبیت کے ساتھ — ہون شفیع میرے احمد و حیدر
طپش آفتاب محشر مین — علم حمد سائبان سر پر

مرزا رفیع السودا

بسان دانۂ روئیدہ ایکبار گرہ — کہلی جو کام سے میرے پڑی ہزار گرہ

معتقد اوس ہے خاطر میری کہ جا کے نفس
کرونگا مین بدم والسین شمار گرہ

عجب نہین عوض اشک چشم مین میرے
جو آئی رنگ سحاب تگرگ بار گرہ

نہ لٹ دہوین کی ہے یارب نہ زلف محبوب
رکے ہو کیون میرے خاطر کو روزگار گرہ

کہلے نہ تجہہ مین تمنائے دلکی میر بات
رہے زمانہ مین ایک یہ ہی ایکبار گرہ

فلک کو پونہچے سیر گریا و مجہہ دل کا
جو سانس آہ کے پیچش کے ہو غبار گرہ

طرح ہلال کے ہوتا ہے ناخن تدبیر
کشادہ کار ہماری مین بدروار گرہ

گیا ہے چہوڑ یون دلمین عقدہ غم تیرا
کہ بند یار مین دیجائے جیسے یار گرہ

جہان مین جو ہے گرہ اوسکو پائیدار ہی نہے
نہین جو بستگی دلکے پائدار گرہ

کہلے نہ اب جرس دلکی نالہ کبر شکوہ
ہمارے اشک کے ہے قافلہ مین بار گرہ

برنگ شیشہ مے وقت اشک ریزی کے
گلے سے پڑتی ہے دل تک ہزار بار گرہ

سوائے ناخن دست حنائے دل سے
کہلے نہ بحر جہان مین حباب دار گرہ

علاج قتل ہے واسطہ کا اب بجز گرہ ندن
پونہچتے ہی بدم تیغ استوار گرہ

لگر ور مرتبہ فصل بہار مین کہولے
صبا نے غنچہ کے جا سو ہی لالہ زار گرہ

ہزار حیف کہ یہ میرے دلکی برگشتگی
کہلے نہ اے نفس سحر و ایکبار گرہ

غلط ہے تو جو زمانہ مین سمجہے یہ سودا
کہ کار بستہ مین یار و دلکی کہولین یار گرہ

بغیر ناخن شیر خدا جہان مین کوئے
کسیکے کام کے کہولے نہ زینہار گرہ

غضب کے پنجہ سے جسکے برنگ دانۂ اشک
نہ آسمان کی ہو جائے تار تار گرہ

ثبات چرخ یہ اوسکے بہشت کے آگے
کہ چودہوین نہین یہ کہتے اعتبار گرہ

جو ضرب گرز کے پشت فلک پہ اوسکی اٹہے
تو کہکشان وہین ہوجا کے شکل مار گرہ

جو اوسکے عدلمین چین مو خرپہ ہو جلکی اجائے
تو ہو سمٹ کے وہین بحر بیکنار گرہ

لیا ہے دلمین خیال اوسی ولی کی غصہ کا
ہوی ہے غنچہ مین اب بلو نوبہار گرہ

شہامین اوسکی ولی کیونکر اب بندہ ہی مضمون
ہر ایک اپنی موالیکی کیون نہ خاطر سے
رکھے ہی جنکی برش اوکی کوئی چرخ پہ حکم
کیا مین فرض کہ اتنا ہی سر عدو کا تیرے
یہ اوسپہ تیر جو بیٹھے تیرا تو یون ہوئی
وغاکے روز عدو کو جو تو اوٹھا لیوے
تو نیزہ باز کبوتر کیطرح جیسے ہر دم
زبس رواج ترے عہد مین ہی بخشش کا
گدای در سے ترے مہر کے تئین زر سرخ
شہامین کیا کہون انگشت دست کے اوسکی
کبہو نہ کہل سکے مرضی سوا تیری تقدیر
خصوص مین کہ منعقد ہی یہ میری خاطر
وہ تیری ذات ہی مشکلکشا کہ جو کہولے
امید مجکو بہی ہے ترے حول قوت سے
پسند کرے آتش سے جو گریزان ہو
کرون ہون ختم دعائیہ سخن کہ ادب
موالیونکی دلونکی شگفتگی کے ساتھ
برای خاطر اعدا زمانہ ہر ایک آن

ہوا کو دی نہ سکے کوئی غنچۂ بہار گرہ
نہ کہولی روز نبرد اوسکی ذوالفقار گرہ
کہ جیسے پیش دم تیغ آبدار گرہ
کہ جیسے خومین گردونسے آئین چار گرہ
کہ جیسے ہوتی ہے منکے بوار پار گرہ
سنان پہ بہائی ہے سینہ مین گرد و چار گرہ
لگی وہ کرنے ہوا پیچ بار بار گرہ
برنگ آبلۂ دل ہی ناگوار گرہ
دیا ہے کہولکے دامن سے اپنی بار گرہ
جہنون کی گہس گئے کتنے ہوی شمار گرہ
کسیکے کام سے کہولے اگر ہزار گرہ
کہ ہر گرہ مین ہزارون ہین جون انار گرہ
جہانکے کام کے کیا لیل و کیا نہار گرہ
نکر سکے ترے خاطر مین اب قرار گرہ
میرے بہی دل سے کری اسطرح فرار گرہ
زبان کو دی ہی خموشی سے شعلہ وار گرہ
ہمیشہ گل کیطرح دیوی روزگار گرہ
طلب کیا کرے غنچونسے مستعار گرہ

در صنعت بی نقط میر انشاالله خان مسمی بہ طور الکلام

ہاں اومر وحسہ آہ سرد کو حسرہ گام
کہ دل کو آگ لگا کہ ہوا ہوا آرام

مرد وصال دل آرام دور دورہ مسدود
مراد مرحلہ گرد دسادس واد ہام

الم ہولد سودا و درد گرد اگرد
سواد دورہ صحرا معصود ودوام

وہ گرد سود دہ الماس کل ہلاہل و ار
ہوا لطمہ محل ہلاک و ورطہ سام

ہوا مسودہ سرد آہ مہر سرمو
محل صد الم دود دل اصول مسام

وہ آہ اہد گل عہد لالہ حمرا
سواد داوہ دل مسود احلام

گرا معاد و صلاح و سداد گو عمال
ہمہ سحر رہ دلدار وماہ کوہ ملام

اشعار ترکی

گو رار گو رار لار اول گور کو لوا ہد
سو کار سو کار وکو لر کو لسام اور کا سام

گو رار اولار سحر اول ولگہ سرہ سو رمہ
سو ر دلسہ حال ولم آہ سوارہ ہو لسام

ارادہ گر دوم سرد آہ دود الود
کہ رسم موسم سرما ہو گرم ہو حمام

احاطہ آگ کا وہ لال لال گرما گرم
وہ لو وہ دود وہ اوسکا علو وہ سکا کام

علوم جو صلہ ساعد ہو کسطرح اللہ
حمام روح کو طول امل کا ہر سو دام

ملال و وسوسہ مرگ روح سرور کم
مآل و حال و کلال و حواس اور آلام

ہوا و حرص سوا اس حد کو اور ہو عمل
حصول ہمکو وہ کسطرح ہو اہم مرام

اگر مدد مدد گار داور س ہو وہ
مہ سما مہ کرم مہر ساطع آسام

ہوا ارادہ مداح اسطرح اسدم
کہ وا ہو سلسلہ کا کل عروس کلام

کلام وہ کہ وہ ہو روح محمل سلما
کلام وہ کہ وہ حاسد ہو گہ رماح دسام

کلام وہ کہ وہ ہو ماہ مصر اہل ولا
کلام وہ کہ مصورہ ہو حور ساحر عام

کلام وہ کہ علو ہو دسماع ملک
کلام وہ کہ وہ ہو مسکر گروہ کرام

کلام وہ کہ وہ ہو موسم گل احرار
کلام وہ سو کا راہو وہ کامِش مدام

کلام وہ کہ ہو طور الکلام اوسکا اسم
کلام وہ کہ گل اوسکا ہو صاد کا کام

کلام وہ کہ ملوک الکلام کا ہو ورود
کلام وہ کہ وہ گل ہو کلام مدح امام

مداد مردمک حور کلک سدرہ کو
گر اوسکو مسطر الواح داورا علام

در محوطہ لا الہ الا اللہ
رسول کا ولد عم وحسا کم احکام

اساس دہر کا ملاک ارحم الرحما
امام کل وہ دلا سادہ کرام وعوام

وہ سلک گوہر اسرار دلو رداوار
وہ عالم العلماوہ رہ حدا کا ہمام

ہوالامام وعم الرسول والدہ
امام عسکر وکرار حامل اعلام

مطلع ثانی

ادھر کو دادرس مورہو وہ امام
ادھر کو مورد سر سام کاسۂ سرسام

رہا مدام مددگار آدم و حوا
رہا وہ مالک مولود و عالم ارحام

وہ مسطر کوہ ہمم کا علوم کا داما
دم ہلاک ہوا آمد والد حامم

ہوا سہل امال اہل عمر و رہا
سرور والدہ والد و دل اعمام

معلم ملک سدرہ سرور مسعود
کمال صدر مصلا مکمل اصوام

ہوا معطر گل مشک درہ ارم آسا
در اوسکا کالکرہ روح حور و روح مدام

مسلم اوسکو وسادہ رسول اکرم کا
عماد علم ودر حلم احکم الحکام

گل کلاہ علا ذاور سراسر عدل
وداد اوہمہ دام آمد و مراد حمام

وہ مرد معرکہ آرای دور کوہ احد
دلاور ہمہ عالم المحرک اعلام

امام حور وملک ماہر علوم رسل
سرور روح محمد مونس الاسلام

اشعار عربی بکمال درستی ترکیب نحوی

ہو الامام اہل الولا عسکرہ ہو المطاع وہا ولکل اہل کلام
ہو الامام لکل الورا ہو الاعلے مکرم اسد صائل مع الصمصام

یک مصرعہ در عربی و مصرعہ دوم در فارسی

مطہر حرم اللہ اصل مولدہ گدا در گہ او لا محالہ دارا حرام
دراصل مالک دار السلام و اہل اصول سوار دلدل و سردار کل مدار مہام

مقطع

در صنعت بی نقطہ بدین تاویل از نہانخانہ فکر بعالم ظہور ثبت شد یعنی انشاء اللہ بمعنی اینکہ اگر بخواہد خدا و معنی لو اراد اللہ اینکہ ارادہ کند خدا پس ہر دو در معنی متحد دانستہ لو اراد اللہ آوردہ شد و معنی معلوم لو اراد اللہ یعنی چیزیکہ دانستہ شد و لو اراد اللہ مراد از انشاء اللہ ہست

مقطع

محمد و مالک معلوم لو اراد اللہ ملال اوسکا کرو دور دلکو دوارام

اشعار و عنائیہ

مطاع دھر ہو حلال ہر معاملہ ہو گرہ کو کھولو کرو دلکو وا امام ہمام
عطا کرو اسد اللہ سرور اوسکو صلہ اور آہوی حرم مدعا کو کرو درام
مراد اوسکو دو اور رکھو سالم الاولاد دوار و سدر کرو دور صدمۂ آلام
و داد آل محمد مدام ہو ہمراہ دوام ورد سحرگاہ ہو درود و سلام
طلاء احمر و الماس و لعل و دُر کا دو گہر ہو اوسکو عطا اور مدام و خورد طعام
امام ہر دو سرا ہو عطا کرو مولا سرور ہر دو سرا والسلام والاکرام

این شعری است کہ بتصدیق ممدوح علیہ السلام ملائکہ ملاء اعلیٰ از استماع این دعا برائے ممدوح دو صد ہزار آفرین کردہ باشند در ترکیب نحوی درست و تمام درود دار این بحر مجتث موزون شدہ این است

ہو الامام و روح الرسول صل علے	محمد و علے الہ ابدالاعوام
رواج او دیہ ہے وہ ہو آشنا	کہ ہو رہا ہو وہ اگاہ رسم اہل کلام

ازینجا صنایع دیگر کہ ہم داخل قصیدہ میتواند شد و ہم خارج از قصیدہ مقلوب کل لفظین باید دانست کہ مشکل ترین صنعتہا مقلوب مستوی اینست کہ امیر خسرو گفتہ کہ شکر بترازوی وزارت برکش و این شعر در مدح امام علیہ السلام در دو صنعت جمع شد یکے ہمان مقلوب مستوی و دوم بے نقط والحمد علے ذلک

اول فقط این شعر دعائیہ است

ہوا ارادہ دل رو کرواد ہر للٰہ	کہ ہو معطل و معکوس کا سراسر کام

ہر دو مصرعہ مقلوب مستوی است

مرا وہ روح و روا و روح در دارم	مال کل امور سرور مال کلام

صنعت محتمل اللغات کہ امیر خسرو دران گفتہ اند منکہ چنین اعرابی منک چنین جوہری پاکے فارسی منکہ چنین جوہر مائی ہندی منکہ چنین جوہری پاکے۔ مصرعہ موزون با معنی بہم رسیدہ کہ در سہ زبان یعنی فارسی و عربے و ہندی معنی خبر است این قطعہ

دلا دو مصرع کہکر ملک کو کر سامع	اور او سکا مصرع اول ہو مصدر سہ کلام
بیا بیا حب من جالیا بہ پاکی باش	بیا بیا حب من جالیا باکی باش

بیاناً حب من حال النبا کی کہ ناس
کہ مدح سرور دو الامیر ودہ ام سر عام

در صنعت منقوط کل

ز فیض شفقت شہ ہی زینت بنی تقی
ہمہ مراد دلم داد واحد علام

در دو صنعت واقع شد مصرعہ اول در صنعت رقطا یعنی یک حرف با نقط وحرف دوم بے نقط ومصرعہ دوم در صنعت خیفا یعنی یک لفظ با نقط ودیگری لفظ بے نقط این است رقطا واینیست خیفا بنظر باید دید کہ چہ طور این ہر دو صنعت گفتہ شد

شہ بلند نصیب اب مجھی سبھی دیوے
جبین لامع زینت حصول جشن مرام

مرزا رفیع السودا

یارو مہتاب و گل و شمع ہم چارون ایک
ہین کتان بلبل و پروانہ نہ ہم چارون ایک

ہین مجھ سے ابر و ہوا شیشہ و جام ایکی ہوے
گریہ و نالہ دل و دیدۂ نم چارون ایک

یار اگر کلبہ احزان مین نہووی تو ہمین
خلوت شمع دل و داغ الم چارون ایک

اوکس کی لیے ہیجے دل کہ ہوی ہین تیرے
غمزہ و ناز و ادا عشوہ صنم چارون ایک

باد تند و شرر و برق و خس و خار ای یار
خو تیری خلق ہوی ہوے بہم چارون ایک

ناز اوسکو ہے جسے تجھ سے رضا و تسلیم
لطف و اشفاق تیرا جور و ستم چارون ایک

جسکے تو پاس نہووی تو اوسی عالم مین
مجلس و شادی و تنہائی و غم چارون ایک

سبزہ و ابر و ہوا گل ہون نہ پیدا ایک جا
ساقیا جام کہ ہین یہ کوئی دم چارون ایک

اونکے نزدیک جو ہین خاک نشین دربار
مسند و اورنگ زمین تخت و گلم چارون ایک

زاہد و پیر مغان برہمن و شیخ ای یار
دلمین یہ کہتے ہین تیرے ہاتھ غم سے چارون ایک

کر دیا ہمین کرشمہ نے تیرے انکھون کے
خرد و ہوش دل و دین کو کرن ہی سپیٹ
کاغذ و خامہ تحریر و مرکب سودا
شاہ مردان تیری خلقت جو ہوتی منظور
دشمن و دوست بد و نیک زمانے کے بیچ
ماہ نو پشت فلک قوس قزح تیر شہاب
خلق سمجھے ہے کہ نزدیک تیرے بخشش کے
یہ غلط فہمی ہے ورنہ تیرے ہمت کے پاس
طبع انسان مین تیرے عدل سے رکہتی ہین اثر
ستم و ظلم و تعدی و جفا عالم سے
آفت و قہر و بلا و غضب آفاق کے بیچ
در پے عدل ہی اتنی جو لگے دود و شرر
حلم رکہتے ہین تمید انمین سخن تیری پاس
شیر و پیل و بز و روباہ تیرے آگے سے
ننگ عشاق ہوا برق زمانے کے بیچ
وہم و اندیشہ خیال اور وہ معشوق تیرا
انوری سعدی و خاقانی و مداح تیرا
ایک ڈنکا ہے اب اقلیم سخن مین انکا
سخن و نطق زبان اور فصاحت انکی
عیب مین ہو کے جو دیکہے کوئی انکے اشعار
جوہری ہووے جو بازار سخن کا وہ کہے

مسجد و میکدہ و دیر و حرم چارون ایک
دیکہکر آپ تجہے صورت رم چارون ایک
ہو گئے کہتے ہین یک اہل کرم چارون ایک
ہوتے عنصر نہ کبہی مل کے بہم چارون ایک
حلم رکہتے ہین تیرے پیش کرم چارون ایک
بار احسان سے تیری رکہتے ہین خم چارون ایک
اشرفی روپیہ اور دام و درم چارون ایک
در مکنون و خذف قطرہ و یم چارون ایک
حنظل و آب بقا شربت و سم چارون ایک
ہو گئے آپمین گئے سوی عدم چارون ایک
ہو گئے آپمین ہر تن تیغ کا دم چارون ایک
تا پہی اونکو تونے بخش نہ کم چارون ایک
نیزہ و تیر قضا سیف و قلم چارون ایک
بہاگ جاتے مین ہین دم کرکے علم چارون ایک
تیرے توسن کے ہوے ملکے قدم چارون ایک
رکہتے ہین قطع مسافت مین یہ دم چارون ایک
رتبہ شعر و سخن مین ہین بہم چارون ایک
رکہتے ہین زیر فلک طبل و علم چارون ایک
سنکے سحبان کہے یہ لا نعم چارون ایک
انکہین اوس شخص کے اور گوش اصنم چارون ایک
قدر و قیمت مین ہین باہم یہ رقم چارون ایک

ہجو گر انکی ہو منظور کسی شاعر کو
گر جدا ایک کو انسے کہی ہین چارون ایک

گر دعائیہ پہ سودا تو سخن ختم کے ہین
اثر و وقت و زبان و دست بہم چارون ایک

یا الٰہی طرب و جشن و نشاط و ممدوح
رہین آفاق مین تا حشر کے دم چارون ایک

قصیدہ در مدح حضرت دوازدہ امام علیہ السلام

انشاء اللہ خان

نوع بشر مین تھے نہان آتش و باد آب و خاک
عشق نے کردی عیان آتش و باد آب و خاک

چار سے آٹھ ہو گئی کون سے تو گنو سنو
ایک پہ ایک مہربان آتش و باد آب و خاک

آہ نفس اور اشک کا معدن نشو ہی جسم
دیکھ لے یہان توامان آتش و باد آب و خاک

تن من تمام ہے جلوہ گر جب تھی تب اندر وجود
پھرتے تھے مثل بیکسان آتش و باد آب و خاک

جوش و خروش عشق سے کچھ نہین تھا ہوش و گوش
کرتے تھے نالہ و فغان آتش و باد آب و خاک

نور نفخت فیہ کا انکے جو آسما گیا
ہو گئی عرش آشیان آتش و باد آب و خاک

پھل نئی جھکڑی نور کے بکی اوڑی سرور کے
قدرت حق کے تھے نشان آتش و باد آب و خاک

چھوٹ تو وہ بلغ بوستان لایق سیر دوستان
اٹھی ہونگی درمیان آتش و باد آب و خاک

ثمرہ و شکرہ نعبدہ و نسجدہ
اور ملا دی یہان آتش و باد آب و خاک

کھیل کھلا رہے کے یہ دیکھ کتا ہم یہ ہو گئے
ایک پہ ایک مہربان آتش و باد آب و خاک

بخششین لاتعد ہوئین حد و حساب سے فزون
اپنے تئین سمجھ اب کہان آتش و باد آب و خاک

ہوش فزا کا و فکر و وہم شوق وجود لی سے آگے
واسطے اپنی ارمغان آتش و باد آب و خاک

بہر خدا انکے آن مل گئی ورنہ تھی مضمحل
جاتی ہین سوی لامکان آتش و باد آب و خاک

جب نہ ہو کا امتزاج روح کریگی ابتہاج
دیکھین گے سوی آسمان آتش و باد آب و خاک

پھنک گئے اور کئی بہی دفن ہو کے جو اہل وجد
الفت او نہین ہوئی ہمیان آتش و باد آب و خاک

مطلع ثانی

ہین بستان طائران آتش و آب و خاک — فرماتے ہین انکی بادشاہان آتش و باد و آب و خاک
چاہتے ہین نفس کج تو ڈسا رہی ہو انکو پشت چھوڑ — پہرتے ہین بصورت روت آتش و باد و آب و خاک
جان پری غشی مین ناصح الشمس اشمی مین کرتے — کیا کرین ہامی بے زبان آتش و باد و آب و خاک
سانس پکر مین ہے گرمی سانس ابھی کی بہ ہے — لگتی ہین اور جلو وہان آتش و باد و آب و خاک
الشباب آگے گیے جو انکو وصف واردات ام — خاصہ جنکی چاکران آتش و باد و آب و خاک
وہ حضرات اہلبیت ہین جو ہین علیہم السلام — چار رہین اونکے مدح خوان آتش و باد و آب و خاک
ہین جو وہ بارہون برج چرخ لطف و عروج — حکم مین جنکے سرزمان آتش و باد و آب و خاک
دیکھہ مراتب اونکی تو صلے علے محمد — تابع اونہون کے اسی جہان آتش و باد و آب و خاک
اونکے ولا کے واسطے دہر مین اسطرح ہوے — موجب و نوق جہان آتش و باد و آب و خاک
جنکے سبب سے پانیکے جن و بشر مین کہ ظہور — حور بہشت جاودان آتش و باد و آب و خاک
کن فیکون سے تہا غرض خالق کل کو انکا خلق — ہوتی و گرنہ رائگان آتش و باد و آب و خاک
اونکے تفضلات سے رہ گئی زیر آسمان — شوکت و غیر و عز و شان آتش و باد و آب و خاک
اونکے عدو کے واسطے حقے جہنم کے ہے خلق — دشمنونکے درمیان آتش و باد و آب و خاک
ہین جو گروہ شقیا اونکے سیہ اہل بغض و ستیز — جنکی بندین کہین آتش و باد و آب و خاک
ایک جلا گیا ایک ورا ہی ایک ڈوبا ہی ایک گرا ہی — لیوین لپیٹ لپیٹکے جہان آتش و باد و آب و خاک
میری عناصری جو جیسے کہین ہے سب یکخود — ہینی کہ ہین جو دوستان آتش و باد و آب و خاک
یکصد و بست سال تک انکو نہ دی کچھہ خلل — چھوڑین نہ آشنائیان آتش و باد و آب و خاک
جلوہ اعتدال سے انکو ہوئی انحراف — کچھہ نکرین خرابیان آتش و باد و آب و خاک
اونکین کبھہ مین نا مین ایسا ہوا کہ عدو شعہ جائین — دین نہ بہم رکھائیان آتش و باد و آب و خاک

جملہ قوا ہیں بحال نہیں نہ آوے اختلال
اور یہ غرض ہے کہ جب چھوڑے ہو تب بدن
بتکدۂ وجود میں گرچہ صنم پرستیان
واقعی اسمیں شک نہیں ہے کہتی ہیں یہ برہمن
ہوتے ہیں ارکان چار دین ہا سبد گل کے ساتھ مل
دامن شعلۂ فغان تیر گنہ کے گرد سے
پرچم لطف احمدی سایہ فگن ہو تا نہون
مجکو جلا ادھر ابھا گا تو بن تباہ میں
اب آگے ختم کر تجھیں طلبیں ہیں جسقدر
دیکھیہ میرے نعیدہ دو تو حروف اخنطقس

رو چکے ہوئیں پاسبان آتش و باد و آب و خاک
اپنی طریق کو ہو روان آتش و باد و آب و خاک
کرتی ہیں جون برہمنان آتش و باد و آب و خاک
ذوق پرستش بتان آتش و باد و آب و خاک
کوئی نہ جانی ہے کہان آتش و باد و آب و خاک
کیون نہو لٹنے اوٹھے دہوان آتش و باد و آب و خاک
شامل خیل کافران آتش و باد و آب و خاک
ای شفیعان عاشقان آتش و باد و آب و خاک
بیٹھے وہ عرش پر اذان آتش و باد و آب و خاک
ہی یہ ارکان امتحان آتش و باد و آب و خاک

میر نفیس صاحب مرحوم

دل میرا ہے گدائے جناب امیر کا
مطلب یہی ہے ہاتھ کی ہر اک لکیر کا
کیا پوچھتے ہو ملت و مشرب فقیر کا
کیا خوش نما تھا فقر جناب امیر کا
کیا پوچھتے ہو حال مرے دستگیر کا
حافظ اگر ہو عدل جناب امیر کا
مشکل کشا ہے نام مرے دستگیر کا
تھا حق پہ نہ خلق جناب امیر کا
کھل جائے گا اشارہ میں عقدہ فقیر کا

خالی کبھی رہا نہیں کاسہ فقیر کا
دامن نہ چھٹنے پائے جناب امیر کا
شیشہ بغل میں ہے مئے خم غدیر کا
الٹو رہا قبا پہ نقوش حصیر کا
بازو نبی کا ہاتھ خدائے قدیر کا
شعلہ ہیں لے جسم میں کرتا حریر کا
رسی سے کھولدیتی ہیں بازو اسیر کا
ابتک ہی مسجد وہیں بچھونا حصیر کا
مشکل کشا ہی نام جناب امیر کا

عاشق ہوں روی پاک جناب امیر کا
کعبہ کی اسیر زمین پہ ہے بستر فقیر کا

کرسی بنی کے عرش جناب امیر کا
وہ شاہ کے جگہ پہ محل ہے وزیر کا

خیبر کا در اوکھاڑ لے ای جل شانہ
ٹکڑا نمک سے کھاے جو نان شعیر کا

ہر صبح پڑھتے ہیں لب اعلی کا وصف
جب تک شکر نہو تو مزا کیا ہے شیر کا

یون شش جہت مین غاصب حق علی ہین خوار
ہفتہ مین جیسے روز ہے منحوس پیر کا

جب مر گئے علی تو یہ کوفہ مین شور تھا
آج اوٹھ گیا شفیق یتیم و اسیر کا

پیاسا ہون ساقیا می کوثر کا خم کی خیر
بہر دے خدا کی راہ مین کاسہ فقیر کا

احسان بوتراب کا گردن پہ بار ہے
سب کس طرح جھکا نہ ہے چرخ پیر کا

یارب دکھا دے خواب مین مجکو نجف کی شکل
آنکھین ملین یہ عین ہے مطلب حقیر کا

اشکون نے سب بہا دی مجھے ای فرات چشم
عادی ہون مین طہارت آب کثیر کا

کیا رحم تھا کہ شیر الہی نے رو دیا
جب آگیا خیال یتیم و اسیر کا

دست خیال و وہم نہ پہونچا کبھی جہان
اوس دوش پر تھا پاؤن میری دستگیر کا

پیری تو آچکے مگر مہلت دی ای اجل
کرلون طواف قبر جناب امیر کا

دیکھو ہمارے رتبہ اعلی کو سنو
جبریل بھی مرید ہے شیعون کی پیر کا

علم خدا سے قاسم ارزاق خلق ہین
سب ہاتھ دیکھتی ہین میرے دستگیر کا

غاصب سے پہلے دین مین یہ ابتری نتھی
کسنی دیا غلام کو رتبہ وزیر کا

معصوم سب ہین جوشن بازوی مصطفے
یان ایک مرتبہ ہے صغیر و کبیر کا

مومن دلون مین سوچ لین پر دل کی بات ہی
نکلا کہان سے ہاتھ جناب امیر کا

پوچھے کوئے تبا تو یہ کہدیجیو نفیس
ہے وادی السلام مین بستہ فقیر کا

میر نفیس صاحب

جو نہ اوس سے رضامند خدا کچھ بھی نہین
نجری آئینہ مین صفا کچھ بھی نہین
ابھی زینت کسی دکھلاتی ہے تو اے دنیا
الفت آل نبی سے ہین سب اعمال قبول
ہو بڑہی اوج درِ روضہ سلطان نجف
دم مین سو بار تو لا بوی گلستان رسول
نظم مین ہو تو گلو سوز ہو بس شیرینی
عقل اگر رکھتی ہو تو دنیا سے محبت نکرو
زال دنیا کے فریبونسے نہین کون آگاہ
کر سکے گا کوئی کیا مدح وصی احمد
شاہ کہتے تھے اگر تیری خوشی ہی یارب
تا وکے اندازونے فرمائی تھی حضرت دم قتل
حب دنیا سے یہ دل وہ ہی جو خالی ہر نفس

جسکے دلمین نہ ہو مہر وِلا کچھ بھی نہین
سب کے منہ روی شہ دین سمجھا کچھ بھی نہین
پھیر او دہر ہو منہ کو ادہر حرص و ہوا کچھ بھی نہین
ورنہ طاعت کوئی اور کوئی دعا کچھ بھی نہین
شان شاہونکی جہان نخل گدا کچھ بھی نہین
ورنہ نکہت تیری ای باد صبا کچھ بھی نہین
گر نمک ہو نہ سخن مین تو مزا کچھ بھی نہین
یہ چمن وہ ہے جہان بوی وفا کچھ بھی نہین
اوس سے پھر عشق جسے مہر و وفا کچھ بھی نہین
اتنا کچھ کہہ گئے لیکن بخدا کچھ بھی نہین
یہ مصیبت مرے آگے یہ بلا کچھ بھی نہین
تیر اوسی ماتے ہو جسکی خطا کچھ بھی نہین
یہان بجز وصی آل عبا کچھ بھی نہین

مولوی ابو القاسم فتحپوری

خواب نوشین سے سحر کو جو ہوا مین بیدار
راستی پر نظر آیا مجھے چرخ دوار

چھوڑ کر ظلم و تعدی و جفا کی راہین
آگیا جادۂ الطاف و کرم پر اک بار

جور کا نام و نشان صفحہ ہستی سے مٹا
لطف کے ہوگئے آثار نمایان آشکار

ناز کی آنے لگی سوکھی ہوی شاخونمین
ہوگیا دور گلستان سے خزان کا آزار

بوی سنبل ہوگئی اشجار خزان دیدہ تمام
بعد صحت کے سنبھل جاتا ہے جیسے بیمار

دفعتہ پھر گئی کیا رت چمن عالم کے
لالہ و گل نظر آنے لگی جا بجا خس و خار

ہوگئی باد خزان سے چمنستان ہوا
دامن کوہ سے پھر ابر دھوان دھار اوٹھا
یون گیا ابر نے چھڑکاؤ چمن مین ہر سو
موجین لینے لگا مستونکی طرح پانی
قہقہہ مار کے پھرنے لگے ہر سمت چکور
ہوئی جاری لب قمری پہ صدای کوکو
ہوگئے مدہوش پپیہی نے کہا پی پی پی
وجد مین آکے چہکنے لگے مرغان سحر
بچھ گیا چار طرف سبزۂ نوخیز کا فرش
سب جوانان چمن کرنے لگے آرائش
ہوکے خوش کوئی پہنتا ہی گلابی جوڑا
زلف پرپیچ کے کرتا ہی کوئی شانہ کشی
آکے آہستہ جو دی باد صبا نے جنبش
حمد باری مین ہے مصروف زبان سوسن
دیکھیے گر باغ مین شمشاد کی رعنائی کو
نگہت باد بہاری کو اگر سونگھی اگر
جھومتا ہے عجب انداز سے سرو لب جو
مسکرانی لگین کلیان جو خوشی کے ماری
مٹ گیا خلق سے اب یہ غم و افسوس کا نام
داغ لالہ کے جگر مین یہ کسی غم سے نہین
باغ کا جوبن ہے وہ ازبسکہ تماشا دیکھا

ق

جھومتی آئی نسیم سحر فصل بہار
اب نیسانکی لگی چار طرف پڑنے پھوار
نہین ملتا ہی جو ڈھونڈھے کوئی ہرچند غبار
اوڑتی بگلونکی گلستا مین اب ہے قطار
کوکلہ مست ہوئی دیکھ کے گلشن کی بہار
زمزمہ کرنے لگی بلبل شیدای ہزار
کوک کوئل کی ہوئی سینۂ مجروح کے پار
رقص پر ہوگئے طاؤس بن ابر بہار
قطرۂ شبنم شادابی الماس نگار
بن گیا محفل شادی کا نمونہ گلزار
جسم نازک مین لگی چکنے قبای زرتار
اک طرف ہی کوئی سرگشتہ چشم بیمار
خواب نوشین سے ہوی نرگس شہلا بیدار
ہاتھ اوٹھای ہوی ہے پہر دعا شاخ چنار
یاد بھولے سے نہ آئی کبھی قد دلدار
دلکو رغبت نہ کبھی پھر ہوئی عشق شکار
جب نسیم سحری کرتی ہی پاس اوس کے گذر
کھل گئی خندۂ جان بخش سی لبہای انار
اونگلیان چوسنی سے طفل کو بھی ہے انکار
اس خوشی مین ہی بھلا ہوگا کوئی سینہ فگار
مردم چشم نے خود آکے لیا اسمین قرار

الغرض سیر کے قابل ہی گلستان کی فضا
باغ کا ذکر ہے کیا دیکھئے صحرا کی طرف
ہر جگہ پر گل خود رو کی یہ افزونی ہے
کوڑیالے کا وہمیہ انہین کھلا ہے تختہ
خاشین ۔۔ رہو مین فصل خزانکی ہمراد
دیکھکر سبزۂ خوابیدہ کو نیند آتی ہے
ساقیا دیر کا موقع ہے نہ جائے تکرار
پہر ہوئی بادہ پرستونکو ہوای مئی و جام
شور مستونکا ہی ہنگامہ ہی میخوارونکا
یہ عجب کار جنون خیز جہان مین آیا
دیکھئی جس کیطرف ویسکی ہی یہ کیفیت
تا کمین بنت عنب کے کوئی بیٹھا ہی چھپا
الحمد للہ نکر دور مین دیر ای ساقی
عیش کا وقت ہی تکلیف نہونی پاوے
آج یون دور صبوحی کا چلے پی در پے
خم خم جلد وہ جام مئی سر جوش پلا
راحت ایکدم نہین بی بادکشی کے ملتی
جمع ہین ساز طرب لطف نوانجی ہے
حال ہو جای مغنی فلک پر طاری
اہل دلکو نہ رہے قلب پر قابو باقی
پردۂ شرع سے باہر نہ ترانہ ہو کوئی

ڈہیر گلہونکی ہین ہر سمت گلونکی انبار
صاف صناعی خلاق جہان ہی اظہار
ل نہین سکتی ہی ڈہونڈہے کہین راہ گذار
لوٹ جاتا ہی جسے دیکھکے ہر سینہ پہ مار
ہی ملایم کہین ریشم سے زیادہ ہر خار
آجکل دشت کا کیا بخت ہوا ہی بیدار
ہان صراحی و مئی و جام و سبو ہی ہشیار
بندہ گئی راہ مین میخانہ کی مستونکی قطار
اب خرابات ہے آباد مین مثل بازار
رہین مئی ہونے لگے زاہدونکی بہی دستار
جام و مینا کے سوا یاد نہین کچہ زنہار
کوئی گرتا ہے بط مے کا لب نہر شکار
جلد بہر بہر کے پلا ساغر صہبا دو چار
کر دے اعضا شکنی جسم مین پیدا نہ خمار
کوئی ہو جائے جو مدہوش تو ہم کوئی سرشار
جسکا مخمور نہ ہوتا بہ قیامت ہشیار
آنکہین چڑہجاتی ہین ہوتا ہی جو نشہ کا اوتار
کیا ہوا مطرب خوش لہجہ و شیرین گفتار
ایسے انداز سے لازم ہی چھڑی آج ستار
لحن داؤد مین ہون نغمۂ دلکش دو چار
گای آہنگ حجازی مین یہ مطلع ہر بار

مطلع

آگئی گلشن اسلام پہ پہر فصل بہار
جتنے آج اپنی جگہ پر لیا بہ پہر کے قرار

بہمن و دی کا عمل فضل الٰہی سے مٹا
پہر ہرا ہوگیا دین نبوی کا گلزار

مستحق کوئی خلافت کا نہ تہا جسکے سوا
اوسکو میراث پیمبر کے ملی آخر کار

بیشمار اوسکے مناقب ہین جہان مین مشہور
ایک دو وصف اگر ہون تو کرین ہمین اظہار

ختم سوسن پہ نہین اوسکے فضایل کا بیان
تیزئ نوک زبان سے بہی کہین وصفین چار

دامن گل پہ اوسکے ہین سب اوصاف رقم
اوسکے اوصاف مین کہولی ہین عنادل منقار

سید و قاعد و ہادی زکی و طاہر
عالم و صابر و جواد و شجاع و جرار

قامع کفر و ذلل بانے دین اسلام
بازوی ختم رسل دست خدای قہار

سامع روز جزا وارث طوبی و بہشت
قاسم نار و جنان مالک حور و انہار

رونق کون و مکان باعث ایجاد جہان
سرور عالم و دستور رسول مختار

مقصد تنزیل و شان نزول یوفون
باب علم نبوی مخزن گنج اسرار

عدل مین رحمت حق فیض مین ابر ماطر
جنگ مین قہر خدا علم مین بحر ذخار

مدح مین اوسکی مین اب پڑہتا ہون مطلع نور
جسپہ ہو مطلع خورشید درخشان کی نثار

مطلع

یا علی تو ہے وہ مقبول خدای غفار
جسکے اعدا کے جلانیکو ہوئی خلقت نار

کون مخلوق ہوا خلق مین ایسا پیدا
جسمین خالق کی نمایان ہون تمامی آثار

تو وہ بےمثل ہے دیکہی جو تری صورت تو
بیشک احول بہی تجہے ایک کہی بی تکرار

ہوی مقبول نہ محبوب خدا کی تبلیغ
خلق پر تیری وصایت جو نکرتی اظہار

جو تیری پاس ہوا ایک شتر کا سایل
تو نے بخشی ہی اوسی فرط غنا سے قطار

کسکو معراج کا عالم مین نہین کسکو یقین
گم ہے کچھ عرش سے کیا دوش رسول مختار

دیدیا فاقہ مین مسکین و یتیمون کو طعام
واہ یہ فیض ہے اور کہتے ہین اسکو ایثار

تہی جگہ تیرے تولد کے جو عین کعبہ
اس تمنا مین خلیل اوسکا بنا تہا معمار

بستر احمد مرسل پہ کیا تو نے خواب
جب ہوی حضرت محبوب خدا عازم غار

کسکو معلوم نہین جنگ احد کا قصہ
تو نے تائید کی جب یارو نے لی راہ فرار

در تیرا بند نہ حضرت نے کیا مسجد سے
رہگیا اور درونکا نہ نشاں ہی زنہار

کھل گیا عقل پہ یہ عقدہ باریک اوس سے
ہی اسی در سے فقط سوی خدا راہ گذار

تو بہ اتنا تھا جگر کس مین کہ ٹہرتا جاکر
روبرو اہل خلافت کی براہ قہار

جمع تہی سیکڑون کفار پی جنگ و جدال
پر ترے خوف سے سب ہوگئی نقش دیوار

شب معراج تنہا پہ دیکہین گر تیرا مقام
کی ہی لہجہ مین تیری کسنے نبی سے گفتار

زور بازو کی ثنا مین ہی پڑہو نہ مطلع
گو زبان کرتی ہی خود عجز کا اپنے اقرار

مطلع

پڑ گیا ہاتھ کا ہی کبھی اوچھا سا جو اس
ہوگئی شہپر جبریل امین تک بیکار

بند ہر پر کا کھلا حال ہے سب پر اسکا
کوہ کو کاٹ گئی تیغ ترے مثل خیار

فرق دشمن پہ ترے تیغ دو پیکر پڑکر
یون نکل جاتی ہے جسطرح کہ صابون سے تار

سر برق مین دم جنگ کہ منہ پرتا ہے
نعرہ رعد ہے یا تیغ دو دم کی جھنکار

مرکب خاص کا کیا وصف کرون مین اظہار
گشت مین باد صبا صاعقہ وقت پیکار

سطرح بہتا ہی گنگا ون صبا دم تیرا
پھر سکے ایسی صفائی سے نہ ہرگز پرکار

ہی یہ سرعت کہ جو ادنی سی کہے جولانی
شیشہ وہم ہی پای نہ کبھی اوسکا غبار

حلم راکب سے کرے میل اگر گردون پر — آہ کے تیر سے بہی جلد یہ ہو چرخ کے پار
تیری سطوت کا اشارہ ہو اگر اے مولا — بازِ عصفور کے بچون کا کرے پہر تیمار
فارغ البال ہے ہر حال مین شیدا تیرا — بعد مرنیکے زمین سے نہین سکتی ہی فشار
تو نچاہی تو ہر آسان بہی مشکل ہو جاے — تو جو چاہی تو ابہی سہل ہون سارے دشوار
قاسمم ہم در غم جانکاہ گرفتار شدہ ست — للہ ای عقدہ کشا دست مہ از وی بردار

مولوی ابو محمد

اوسی صورت کی صفائی ہی وہی ہی کس بل — ایک مدت سے ہی گو بیت زبان بی صیقل
نہ کہین زنگ لگا ہی نہ کری ہی نہ ٹوٹی ہی — نہ کہین موج مین تفاوت نہ ذرا کہین بل
وہی دم خم وہی جوہر وہی باڑ اور وہی گہات — وہی تیزی ہی جو کرتی قلب عدو کو بیکل
وہی سرعت وہی چہل بل ہی وہی جست اور وہی خم — ہی کئی سال سے گو اشہب خامہ کو شل
لب پہ جز مہر خموشی نہین گو کوئی سخن — ہی مگر مملکت نطق پہ اپنا ہی عمل
ہی اوسیطرح سے اقلیم بلاغت پر حکم — ملک مین ملک فصاحت کے ہین سب دشت و جبل
ہی طلاقت بہی وہی اور وہی طبع وقار — ہی وہی ذہن رسا اور وہی فہم افضل
مطمئن قلب اوسیطرح سے ہین جمع حواس — رنج و آلام نے گو ذہن کیا ہے مختل
عقل وہ عقدہ کشا حقنے عطا کے مجہکو — جس نے پیچیدہ معنی کو سراسر کیا حل
ایک ہی علم حصولی و حضوری مجہکو — نظری سامنے میرے ہی بدیہی اول
دست بستہ ہین مضامین کے رہتے حاضر — لفظ بہی سامنے موجود ہین بہر محل
ہین مضاعف کہین اضعاف مضاعف سے سوا — کہین مہجور کسی جا ہین صحیح و معتل
استعارہ ہے کہیں جا تو کہیں جا تجنیس — کہین تصریح کنایہ کہین ابلغ اکمل
کہین اجماع قوافی و ردی سے تکرار — کہین ارکان عناصر کیطرح ہم متبدل

کہین نکہری بندش کہین ستہری الفاظ
کہین وہ نظم نہ اغلاط سے ہو جسمین خلل

وہ ہو شرنے اثر تیرے زبانین بخشا
جسکے پاسنگ بہی کوئی نہین افسون و عمل

کوئی منظر کوئی مضمون کوئی بیدم ہو جائے
گر پڑہے ہون مجمع احباب مین پہر دردِ غزل

ذکر گر شعلۂ رخسار کا زبان تک آجائے
کیا عجب ہے در و دیوار سے پہوٹین کونپل

دو پلو نسے ہو عیان برگ کی پتو نسے کلی
ہو کلی پہول تو پہر پہول سے پیدا ہو پہل

کان تو ہمین نغمہ بلبل کے صدا آجائے
قلب حضار ہون قمری کی صدا سے بیکل

گوش دل سے متوجہ ہون جو احباب ذرا
پڑہ کے اک مطلع نو رنگ سخن و نمین بدل

مطلع

پہر وہ امنڈا ہوا اوٹہا چار طرف سے بادل
بہر دیا ابر بہاری نے برس کر جل تہل

ابر یون جہومتا گلشن کیطرف جاتا ہے
وادی نجد مین جسطرح سے لیلی کا جمل

پہر ہوا چار طرف نغمہ سرائی کا شور
پہر لگا گونجنے مورونکی صدا سے جنگل

پہر پپیہونکی جگر دوز صدائین آئین
پہر لگی کوکنے شاخونپہ سحر کے کویل

پہر ہری ہو گئے عشاق کے زخم جگری
بعد گل ہونیکے روشن ہے یہ پہر دیکہے کنول

پہر میخانہ کا پہر عہد حکومت آیا
محتسب کا نہ رہا دور نہ قاضی کا عمل

بند ہونے لگین پہر دیر و حرم کی راہین
جمع ہونے لگے مستونکی فراہمین دل

گر بہلی لگتی ہی کانونکو تو مطربکی صدا
کوئی بہولیسے بہی سنتا نہین واعظ کے رذل

میکشی کا یہ ہوا ساری زمانہمین رواج
مثل دل رکہتا ہی ہر شخص بغلمین بوتل

نہ فقط رند ہوئے دختر رز پر مفتون
اگیا زاہد ونکے زہد و تقدس مین خلل

بیچکر جبہ و دستار و لباس سالوس
طرف میخانہ کو مسجد سے گیا شیخ نکل

شوق سے پاؤن پہ واعظ نے بہی رکہی دستار
جام کے دی ہمین ساقی نے جو کری لیت و لعل

ایکطرف عاشق و معشوق مین ہے بوس و کنار — بادہ و ساغر و مینا ہی کو مین دست بغل
ایکطرف نغمۂ دلکش سے ہے محشر برپا — ایکطرف جمع حسینان جہان کے دنگل
تیرگی لطف کی دیکھی تو ہوئی ظلمات خجل — بانہ چہرے کی ضیا سے مہ و خور کے مشعل
زہد رخصت ہو وہ بیباک ادائین ہونگی — قلب بسمل ہو وہ اپکے دل او پراو جبل
کچھ نیا حسن بکثرہ نمین بھی بنجاتا ہے — گوری گالونپہ وہ پھیلا ہوا ابکا کاجل
ایکطرف حسن عروسان چمن کا وہ نکھار — جنکے مشاطہ ہے خود قدرت صناع ازل
شاخ نسترنمین اسطرح ہے پھولنکی بہار — نقرۂ گردن معشوقمین جیسے ہیکل
تابش مہر سے تا ہو نہ عرق آلودہ — ڈالیان ڈالتی ہین چہرۂ گل پہ آنچل
نہ پڑے دامن گل پر کہین اوڑاوڑ کے غبار — آب پاشی کے لئے جمع ہین ہر سو بادل
کثرت لالہ و نسرین و گل و ریحان سے — غیرت روضۂ رضوان ہے ہر دشت و جبل
تختہ بند چمن دہر سے پایا ہے جو زر — غنچہ و گل ہے گلستانمین زر دار و دول
نقرئی فرش کا ہے آب وان پر دہوکا — ہوتا ہے سبزۂ نورس پہ گمان مخمل
آبجو سبزۂ گلشن مین نظر آتا ہے — صفحۂ چرخ پہ یا کاہکشانکے جدول
ایکطرف رقص کے طاؤسکے تیاری ہے — بلبلین ایکطرف باغمین گاتی ہین غزل
درد سر سیر گلستانسے مبدل ہوتا ہے — خاک گلزار ہے تاثیر مین مثل صندل
تیرگی دہر سے بالکل جو ہوئی ہے نابود — چشم نرگس کو نہین فخر ہوند ہی سے گلستا کاجل
دلکش ایسی ہے نسیم سحری کی تحریک — قلب عشاق ہوے جاتی ہین جیسے بسمل
قوت نامیہ کا کیون نہ ستارہ چمکے — کسطرح رنگ نہ عالم کا بھلا جاسی بدل
پھر ہرا ہوگیا گلزار بنی بعد خزان — خشک ہوکر شجر دین نے نکالی کونپل
سعد اکبر کے ہی یہ برج حمل مین تحویل — غنتھی ہوگئے لب نوبت شاہی زحل
آج اوس نیر اعظم کے خلافت کا ہے روز — جسکے خاطر شہ شرق آیا ہے مغرب سے نکل

بازوی ختم رسل دست زبردست خدا
اشجع و انزرع و اتقی و زکی و افضل

اکرم و اورع و اسخا و متین و عاقل
مظہر شان خدا انفس نبی مرسل

شافع روز جزا قاسم نار و طوبی
مصدر جود و عطا ماحی عصیان و زلل

اسد قلعہ کشا سیف خدای قہار
صف ہیجا مین مچی ضرب سے جسکے ہلچل

گم سنی وہ کئی جھکار نمایان تو نے
جس سے عاجز رہے اقلیم عربکی دہیل

ناروا تجہپہ ہے مفضولکے بیشک تفضیل
خوب اسے جانتے ہین عقل ہے جنکے اکمل

مدح ممدوح مین پڑہتا ہون وہ اب مطلع نور
ضو مین جو مہر درخشان سے ہے افضل اول

مطلع

تجہ سے ہی کون شہا واقف اسرار ازل
جسکا ہر حرف مطیعونکو ہی وحی منزل

تجسا پیدا ہوا خلق خدا مین کوئی
ہی ہر ایک وصف زمانہ مین ترا ضرب مثل

وہ تیری ذات مقدس ہے کہ لیتی ہوئی نام
مونہہ سے کفار کے ہی صل علی جاتی نکل

کون واقف ہی ترے رتبہ عالی سے شہا
منکشف ختم رسل پر ہے ترا قدر و محل

اوسکے کیا علم خداداد کا ہو وصف رقم
جسکے ادنی سے ہو شاگرد نہین عقل اول

حبذا قوت بازو ترے ای دست خدا
باب خیبر ہے سبک ہاتہ مین مثل خردل

کفر کے بس اوسی ساعت سے کمر ٹوٹ گئی
تو نے کعبہ مین شکستہ کئی جب لات و ہبل

تب ہوا دین محمد کا زمانے مین رواج
تو نے برہم کئے جب کتنی ہی ادیان و ملل

جنس انسانکو نہوتا کبھی حاصل یہ شرف
تجسا اس نوع مین گر فرد نہوتا اکمل

ق

یا علی آپ ہین مداح کے گر پلہ پر
جنس عصیانسے جو میزان ہی گران و ثقل

نظر عفو سے کر دیجئے ہلکا پلہ
جای سیئات ہون نامہ مین بجای حسن عمل

جوشن کی عرض بادشاہ ولایت سے
دین و دنیا مین تیرے صدقے سے آوے نہ خلل

تشبیب ۲ نمبر در منقبت امیر المومنین

جان اے دل ہیچ مال کشور تاج و نگین
ہی فقط انجام ہین دو گز کفن دو گز زمین

چار حد باغ امکان ہوا قبضہ تو کیا
ہے خزان آخر بہار لالہ زار و یاسمین

کب ہمیشہ رہے دم بھر یہ سیر ہے کچھ خیر ہے
یہ مکان غیر ہے تو جسمین چند روز مکین

ایکدن تکیے مین تنہا جاکے سونا ہو تجھے
محفل احباب مین گو آج ہے مسند نشین

موت کی تلخی کو دیکھی اسقدر بھولا ہے کیون
ہے سدا راغب سوی شہد و نبات انگبین

دولت و اموال ہی سرمایۂ رنج و ملال
حصۂ اہل و عیال اسکو سمجھ اے دوربین

بھائیونکی چاہ پر دہوکا نہ کہانا اے عزیز
حضرت یوسف سے تو بڑھ کے نہین ہے تو حسین

ہمدم و احباب تو کہتا ہے جنکو روز و شب
یہ مصیبت مین بھلا کب ہین مددگار و معین

جب تلک کرتا ہے نیکی ہے محبت ایک سے
جب نظر تیری پھری بس وہ کہین ہے تو کہین

وہ شفیق تجھکو سمجھا ہے یا ورجنکو تو
ہین یہی تیرے عدو تجھکو مگر باور نہین

جانتا ہے تو عزیز اپنا جنہین اے باتمیز
مثل بیگانونکے سب ہین ہمسر خاش و کین

کوئی ظاہردار ہے ایمین کوئی غمخوار ہے
کوئی حد دوستی سے دور ہے کوئی قرین

کوئی تا ایفای نعمت لاف زن ہے روز و شب
کوئی تا ہنگام صحبت گو ہے تا وقت پسین

کوئی تیرے غم سے خرم ہے کسیکو ہے الم
کوئی ہے مسرور ہر دم کوئی ناشاد و حزین

ایک راحت کا ہے جویا منتظر ہے موت کا
ایک صحت کی دعا مین دوسرا چین بر جبین

عارضہ نے طول جب کھینچا تو یہ نقشہ ہوا
اسکو امید شفا تو اسکو مرنے کا یقین

جب قضا جاری ہوئی تو سبکو بیزاری ہوئی
تذکرے ہونے لگی یہ دفن جلدی ہو کہین

ایک نے بیون تا کفن تابوت لایا ایک شخص
برگ سدر و پنبہ و کافور ہی آیا وہین

مقبرے تک آگئی بعد از غسل احباب و رفیق ۔۔۔ زار و نالان خاک مین سونپا وہ جسم نازنین

فاتحہ پڑھ پڑھ کے اپنی اپنی گھر راہی ہوئے ۔۔۔ اب ہان میت پہ کیا گذری ہی خبر اسکے نہین

پیکر خاکی تو یون ظاہر مین گل در گل ہوا ۔۔۔ جسم تمثالی مگر دو حال سے خالی نہین

وادی برہوت مین پونہچا اگر کافر وہ تہا ۔۔۔ اور مومن تہا تو ہاتہ آئی نجف کی سرزمین

وہ نجف روضہ ہے جسمین حیدر کرار کا ۔۔۔ کون حیدر نوح و آدم دفن ہین جسکے قرین

نوح وہ طوفان آب و شنا تہا جنکے دور مین ۔۔۔ دور وہ جسمین ہوئے فی النار سب دد و دین

اور وہ آدم ہوئے جو قبلۂ خیل ملک ۔۔۔ صلب مین تہا جنکے نور پاک ختم المرسلین

کون ختم المرسلین جسنے شب معراج مین ۔۔۔ حکم خالق سے کیا اپنا علی کو جانشین

وہ علی جسکے ولادت عین کعبہ مین ہوئے ۔۔۔ وہ علی رکہی تہی پہلے جسنے سجدہ مین جبین

وہ علی جسنے پڑہی انجیل و توریت و زبور ۔۔۔ وہ علی جسنے کیا تہا جمع قرآن مبین

وہ علی جو سابق الاسلام طفلی مین ہوا ۔۔۔ وہ علی کہتے ہین سب جسکو امیر المومنین

وہ علی سایل کو بخشی جسنے اونٹونکی قطار ۔۔۔ وہ علی جسکے غذا مخصوص تہی نان جوین

وہ علی ہم شکل جسکا آسمان پر ہے ملک ۔۔۔ وہ علی روداد شبکو جسے کہتی تہی زمین

وہ علی سویا جو فرش مصطفےٰ پر بیخطر ۔۔۔ وہ علی حافظ تہا جسکا خالق جان آفرین

وہ علی جسکے عدو کا ہے مکان قعر سقر ۔۔۔ وہ علی جسکے محب ہین باغ رضوانکی مکین

وہ علی قاضی شہباز و کبوتر جو ہوا ۔۔۔ وہ علی سرکہ ہوئی مے جسکے رونے کے قرین

وہ علی وقت فضیلت پہ پڑہی جسنے نماز ۔۔۔ وہ علی جسکے وجہ سے پہر ابہر مبین

وہ علی جسکے صفت مین لال ہین میرے زبان ۔۔۔ وہ علی جسکا ثنا خوان طوطی سدرہ نشین

وہ علی پڑہتا ہون اس مطلع کو جسکے سامنے ۔۔۔ وہ علی جسکے محبت قلب مین ہے جاگزین

مطلع

عبد مقبول خدا اکل کے مددگار و معین　　بندہ پرور بعد احمد آپ ہین کچھ شک نہین
روضۂ اقدس کا ہے پردہ حجاب عرش حق　　فرش قالین کے عوض فرش پر روح الامین
کیا بیان ہو اوج صحن لالہ زار اقتدار　　قبۂ خشخاش ہے نہ گنبد چرخ برین
پیش ہیبت سرکشونکی تو حقیقت کیا بھلا　　آسمان دبتا ہے اس سے اور دبتی ہے زمین
اہل ایمان جانتے ہین رتبۂ فرق بلند　　ایک سر مو فرق آمین اور قرآن مین نہین
گر نہوتے نکہت زلف دوتا سرمایہ بخش　　خاک تھے پھر قدر مشک تبت و تاتار و چین
لوح پیشانی انور لوح صنع کردگار　　ہے نشان سجدہ روشن صورت مہر مبین
کیون نہ بینی کے الف کا مرتبہ دوچند ہو　　متصل ہے خال مثل نقطۂ جیم جبین
دیدۂ حق بین سے ہی نور حقیقت آشکار　　روز و شب غیر از خدا پیش نظر کوئی نہین
گوش وہ ہین جو سدا مشتاق آواز اذان　　طاق ابرو پر ہوا محراب کعبہ کا یقین
جس جگہ وصف لب و دندان الا ہو رقم　　لعل و گوہر رشک سے گلتے و ہانکے زیر زمین
سبزۂ رخسار روشن سے بھلا تشبیہہ کیا　　سنبل باغ جنان ہے دود آہ آتشین
تازگی روی زیبا وہ کہ جسکے رشک سے　　سوکھ کر کانٹا بنین گلہای فردوس برین
پیش روز [illegible] پہنچین نہ پا اصلا　　لاکھ خیبر کے برابر ہو اگر حصن حصین
قامت والا شرف مین رایت حمد خدا　　پای اقدس کعبۂ اسلام کے رکن رکین
کیا بشر کے تاب ہے لکھے جو مدح ذوالفقار　　ضرب سے واقف ہین میکائیل و جبریل امین
ساکنان آسمان ہین مدح خوان اس تیغ کے　　فتح حاصل لشکر جن پر ہوے زیر زمین
بس یہ ہے تیغ دو پیکر آپکو وقت جہاد　　احتیاج نیزہ و تیر و تبر ہرگز نہین
جوشن و چار آئینہ بیکار ہے وقت نبرد　　حفظ حق تائید غیبی ہے مددگار و معین
رحمت و قہر خدا ہے ہمعنان ذوالجناح　　گاہ صرصر گہہ نسیم گلشن خلد برین
گرم رفتاری سے میدان مین اگر ہو غرق عرق　　ابر نیسان بنکے برسین گوشۂ دامان زین

سر اگر اونچا کری تو فرقدانسے ہو بلند
ای زہے بخشش رہا جس سے نہ کوئی ناامید
فیض اقرار ولایت ہے جہا نمین آشکار
کوثر و طوبی ہوا فردوس اعلی کو عطا
انجم سیارہ کو تاثیر دی ہے برج مین
آب کو شیرین کیا دی ہے صدف کو آبرو
پہولونکو خوشبو عطا کی طائرونکو زمزمے
سیم و زر جزع و زمرد لعل و یاقوت و عقیق
خلق مالامال ہے ایسے عطا و جود سے
کب کسیکو ہے لیاقت مدح ذات پاک کے
ہے بخاطر ظاہر احباب کے تعریف بھی
فخر کے جا ہی اگر مقبول فرمائین حضور
عرض مطلب کا ذریعہ ہین شہا یہ چند شعر
شیعیان خاص ہون آزاد قید فکر سے
یہ حیات چند روزہ ہو باسائش بسر
ارض پر نور نجف یا کربلا مین دفن ہون
دہر مین راحت ملی بعد فنا جنت ملے
ہو بحل سبکے خطا و جزا پیش خدا
جب تلک ہے قصۂ آدم جہان مین یادگار
جب تلک ہے طوق لعنت گردن ابلیس مین
مسجد و نمین جب تلک جاری رہے رسم اذان

تاپ مارے تو ہلے مغز سر گاو زمین
لیگئے نقد مطالب طالب دنیا و دین
عرش کو کرسی ملی کعبہ کو مکہ کے زمین
انبیانے پائی ہے جنت کہ اوسمین ہون مکین
منزلت بخشی قمر کو مہر کو نور مبین
قطرۂ کم مایہ بنتا ہے جہان در ثمین
کیون نہ فرحت پای جان مضطر و قلب حزین
قلب مین کہسار کے انکی جگہ ہے بالیقین
یہ پئی داد و ستد ہے اوس سے بنتی ہر نگین
سچ تو یہ ہے فکر ناقص عیب سے خالی نہین
سر بسر ہے خوب دلکو بے کمالی ہی یقین
ناز کیا اسپر جو ہے صحبت مین تحسین آفرین
ہون طلبگار وقار و عزت دنیا و دین
رحمت خالق ہے ہر دم مددگار و معین
رزق بخشے پاک و طیب خالق جان آفرین
دم نہ نکلے سرزمین ہند پر اصلا کہین
رنج سے فرصت ملی ہو مطمئن جان حزین
لائین دفتر جرم کا جسدم کراما کاتبین
ہون احبا مستحق نعمت خلد برین
فرق اعدا ہون سقر مین نیر گرز آتشین
دین گواہی آپکے سب یا امیر المومنین

وبہ نستعین رضوان

یہ کامل عشق مجکو ہو گیا ساقی و ساغر کا
نہین دل میرا شیشہ ہی ہی گلگون احمر کا

مین ہون مست رندانہ کہ میخانہ ہی کاشانہ
لبوسنے وصل پیمانہ نہین کچھ خوف محشر کا

مبارک ہو تجھے ساقی خم و خمخانہ و ساغر
چلی ہی باد نوروزی ہوا ہی فضل داور کا

پلادی ساغر گلرنگ مجھکو بہر حق ساقی
لکھون تا جو شمین اگر قصیدہ مدح حیدر کا

نہ چمکا نور ساقی سے ستارہ صرف اختر کا
مہ و مہر منور ہی ہی ذرہ نور انور کا

نہوتی ذات پاک اوسکی نہوتی دونو یہ عالم
وہی باعث ہوا تکوین افلاک مدور کا

بہلا کیا لکھون وصف قد نفس خاص پیغمبر
نہ وہ طوبی کا ہمسر ہے نہ ہی سرو و صنوبر کا

فی تشبیہ آئی دل مین میرے جوش الفت سے
الف اللہ اکبر کا ہے یا قد اوس غضنفر کا

شب یلدا اسی گر نسبت مین دون اندھیر ہو جاوے
شب قدر ایک سایہ ہے فقط زلف معنبر کا

گذر جس کوچہ و برزن سے ہوتا شاہ کا میرے
تمامی راہ مین چھڑکا ہی گویا عطر عنبر کا

کرون سرعت کو دلدل کی رقم کیا اشہب خامہ
دو عالم کی فضا کا وہ ہی اوسکی ایک چکر کا

زبان توصیف تیغ شہ مین مثل برق آب چمکے
لکھون ما کات تیر ہمین مین اوس تیغ دو پیکر کا

کرون حل اس معمی کو کہ کیون وہ جز خسے او تنگ
لکھا ہے راویون نے ماجرا جبریل کے پر کا

یہ تہا اعجاز ضرب شہ سے جو ہوتا تہا دو ٹکڑے
تو ہر ایک زن مین حصہ نکلتا تہا برابر کا

علی حامی رہا آدم سے لیکر تا بروح اللہ
علی ہر حال مین حافظ رہا جان پیمبر کا

مطلع

علی ہی مظہر اعجاز و مظہر شان داور کا
علی کے مدح سے رتبہ بڑھا طبع سخنور کا

علی عالی علی والی علی نائب پیمبر کا
علی افضل علی مولود ہی اللہ کے گھر کا

علی ہی عنبر نمیر علے ہے طیب طاہر
وہ زوج فاطمہ اور باپ ہی شبیر و شبر کا

کسینے جز خدا و مصطفےٰ شہ کو نہ پہچانا
علی ہے جاننے والا خدا کا اور پیمبر کا

نہین کچہہ غم ہے مجھے اب بحر عصیان کی تلاطم سے
میری کشتی کا ہوگا بادبان دامان حیدر کا

مین رند مست ہون زاہد نہین ڈرتا گناہون سے
سہارا دو جہانمین ہی مجھے آل پیمبر کا

نہ بہکیگا کبہی بہکانیسے تیرے سن اے شیطان
جو پیرو دوجہانمین ہوگیا حیدر سے رہبر کا

لحد مین جب نکیرین آئینگے تب و نپہ کہدونگا
غلام آزاد ہون دوزخ سے مین مولای قنبر کا

لگاؤن آنکہو نمین جسدم ضریح طیب طاہر
ملے او سدم ثواب طوف و عمرہ حج اکبر کا

قرض خواہون نے مولا سخت عاجز کردیا مجکو
ترے بخشش سوا پرسان کہان اس عبد جعفر کا

یقین ہی دلکو میری اب میری حاجت براویگی
نہین سایل کبہی خالی پہرا ہی آپکی در کا

بہت ہی اشتیاق روضۂ اقدس ہے رضا انکو
بلاؤ روضہ پر اپنے یہی ہی قول اصغر کا

ویہ عین رضوان

ع

حمد خدا عیان ہے زبان بہار سے
سجدہ مین ہر شجر ہے جہکا شاخسار سے

بہڑکی ہے عشق کی ہے جو لو دلکی درمیان
دیپک سے آگ نکلی ہے جسم چنار سے

ہی زمزمہ بلند خدای کا چارسو
وحدت کی آرہی ہی صدا ہر ستار سے

غنچہ کہلے ہین باغ جہانمین بہار سے
کلفت خزانکی دور ہوی روزگار سے

چلتی ہی جہوم جہوم کے بستانمین یون نسیم
جسطرح ماہرو کوئی آتا ہے پیار سے

خوشبو گلونکی ساتہہ مین عطر ای آتی ہے
نکہت کی قافلہ ہون جوان ختن تبار سے

بیلا چنبیلی کیتلی جوہی و نارون ہ
ہر ہفت ہو رہی ہین خوشمین بہار سے

کیلا اکیلا ایکطرف صف کشیدہ ہے
چارونطرف کو باغ کے گہری حصار سے

چنپا ہی اور نرگس شہلا ہی اور گلاب
ہولی شقایق سقفے کو مسار سے

مقطع

روشن جبین سے تھے نور شہ نامدار سے
اس واسطے خلیل بچے لہب نار سے

آئی جو منجنیق سے آتش میں وہ جناب
بردا کا غل اوٹھا تھا زبان شرار سے

افضل جہان میں کوئی نہیں میرے یار سے
پیدا ہے اس جہان کے نقش و نگار سے

دکھلاؤ اب جمال رسول خدا مجھے
آنکھین سفید ہو گئے ہین انتظار سے

ہی آسمان کو عز و شرف کس غبار سے
اوٹھتا ہی جو مدینہ نجف کے دیار سے

ہی آستانہ آپکا مسجود جن و انس
دربان ملائکہ ہین بنے افتخار سے

لائے عرب حضور نبی صید کر کے جلد
تا لین گواہی بحر نبی سوسمار سے

جس دم کہا رسول نے بتلا میں کون ہون
گویا ہوا وہ قدرت پروردگار سے

تو ہے رسول برحق و دین تیرا دین حق
تکبیر نزول وحے ہوا کردگار سے

منکر جو تیری دین کا ہی کافر ہی وہ شقی
بچنا اوسے محال ہے دار البوار سے

مومن ہے وہ جو صدق سے اسلام لائیگا
پاوی جنان وہ رحمت پروردگار سے

مطلع

حاصل شرف ہو مدح شہ ذوالفقار سے
رونق فزون ہوا وس سخن ابدار سے

دی ساقیا ولای شہ مرتضے کا جام
تا دل ہو مطمئن قلق و اضطرار سے

وہ می دی مجکو جو کہ ہے مختوم مشک سے
دنیا میں سرخرو ہون بچون میں فشار سے

لرزاں ہیں گبر بادشہ ذوالفقار سے
موہنہ پھیرتے ہین گرد دم کارزار سے

جب جزر و مد یہ آگیا عمان ذوالفقار
دم مین اوتار ام جب و عنتر کو وار سے

صف پہ پہونچے شیر خدا تولکر حسام
کفار نے قرار کو بدلا فرار سے

کیا تاب ہے کہ وصف امیر عرب لکھوں
عشر عشیر ایک بھی سو ہزار سے

بہتر ہے یہ کہ دست دعا اب کروں بلند
ہوں خواستگار بارگہ کردگار سے

بہر رسول پاک و شہنشاہ اوصیا
پاؤں نجات جلد میں اب قرضدار سے

کر دین کو ادا میرے اے ربنا و الکرام
تجھسے یہی عرض ہے یہ قلق و اضطرار سے

رضوان کی التجا ہے یہ رب قدیر سے
سرمہ بناؤں جلد نجف کے غبار سے

شمیم

بیان گر وصف ہو ہم سے علی کے روئے انور کا
وہی دن ہے پہلو حشر میں خورشید خاور کا

کرے کیا سامنا شمشاد بڑھ کر قد حیدر کا
نشان فوج گل ہے وہ یہ گلدستہ پیمبر کا

صفحۂ خورشید بنکر ہاتھ آئیگا اگر زر کا
لکھونگا وصف اس پچ میں مقرر کو حیدر کا

شرع سے حق پہنچتا ہے تجھے اللہ کے گھر کا
سوا تیرے نہیں اب کوئی خانہ زاد داور کا

بہار خلد ہوگا سوزیں خورشید محشر کا
ہوا دیگا گنہگاروں کو دامن ابن حیدر کا

در یونس کے کی تو نے پہنچکر بطن ماہی میں
تو ہی ہے جو کہ پشتیبان ہوا سد سکندر کا

علی کی وصف اور آل نبی کے لکھتا گلشن میں
جو پتا کوئی ملتا لالہ و گلہائے احمر کا

قرار آتا نہ سقف آسمان کو بے ستون ہرگز
لکھا جاتا نہ لوح عرش پر گر نام حیدر کا

دوبارہ گر کبھی توصیف تیری نظم کرتا ہوں
مزا دیتا ہے وہ مضمون مجھے قند مکرر کا

علے جس نے کہا مونہ سے اوسی نے معرکہ مارا
بجا ہی نام لینا تجھ سے منصور و مظفر کا

عجب بوئے وفا پژمردگی میں بھی مہکتی ہے
عجائب پھول ہی جو پھول ہے گلزار حیدر کا

مزا تحلیل ہو ہمنکا مجھے بھی تیری حسرت میں
نہ بھوکا خوان نعمت کا نہ پیاسا آب کوثر کا

بغل میں حور ہے مجھکو نہ ہے گلزار جنت میں
پلا دے جام ہم ساقی شراب خم کوثر کا

جہاں میں یاد دھر تیرا ہے گھل گھل کے قضا کی ہے
پھر ابھی میں نے دم سوئی جو تمنا ہے جبہ کا

علی کے ہاتہ سے بیڑا ہمارا پار ہوویگا / وہ حامی ہے جہاز امت عاصی کے لنگر کا
نہ دونگا انکی رخساریکو آئینہ کو مین نسبت / یہ پرکالہ ہے تمدریکا وہ شیشہ ہو سکندر کا
شمیم اکر حضوریمین عبیر رضوان دکہائیگا / یہ حورین ہین یہ جنت ہی وہ ساقی حوض کوثر کا

رضوان

مدحت سیف خدا ہی زبان مین صیقل / جوہر تیغ زبان وفصا آئین ہین اول
کہیچ لون گر صفت مدحتمین اہی سیف زبان / ہوی سب معرکہ آرا یونہین ہیدا ہلچل
دی ندا مجہکو یہ ہاتف نی کہ رضوان خاموش / مدحمین ساقی کوثر کے نہ سطرح بہ چل
عرش کی سینے کہ کر عفو مجہی ای ہاتف / بادہ حب علی سے ہون مین سرشار ازل
واسطے کسب سعادتکی وظیفہ یہ ہے / دین و دنیا مین پسند آیا ہے یہ خیر عمل
یا علی پلہ سخن کا میری ہلکا ہی بہت / تیری مداحی سی ہوجائی گران والثقل
یا علی شیر خدا باب علوم احمدؐ / آج اقلیم سخن مین میرا ہوجاے عمل
تاکرون آپکی مدحت وہ پتی دی دیکر / کہ سمجہ لے وہی وہ شخص کہ جو ہو اجہل
وہ علی جسکی ثنا مین ہوا قران ناطق / وہ علی جو کہ ہو انفس رسول اکمل
وہ علی جو شب معراج تہا ہمراہ رسولؐ / سیف اسلام کا جو شاہ ہوا ہی مصقل
وہ علی جسنے اوکہاڑا ہے در خیبر کو / خانہ حق سے نکالی ہین ہبنات و ہبل
وہ علی جسکے سوا سیکڑون زردار وغنین / نہ کیا آیہ نجوی پہ کسینی بہے عمل
وہ علی جسکا نہ تہا جود مین کوی ہمسر / تہو غنی نام کے لیکن تہی دنی و بخل
وہ علی لحمک لحمی جسے کہتے ہے رسولؐ / انکو دو جسنے کہ جانا ہی وہ مرد احول
بعد احمدؐ کے وصایت بحق اوسکے لئے / اسپہ شاہد ہین احادیث و کتاب منزل
نائی درزی کو خلیفہ جو کہا ہی تو کیا / کبہی اعلی کے مقابل نہین ہوتا اسفل

روز خندق یہ پیمبر نے کہا ضرب علی   ہی عبادت سے کہین دونو جہانکی افضل
اور فرمایا کہ مین جسکا ہون مولی یارو   اوسکا مولی ہے یہی اسمین نہین کوئی خلل
اور پڑہا حضرت جبرئیل نے اکملت لکم   یعنے دین آپکا کامل ہوا ای اکمل

مطلع

مدحت حیدر کرار مین لکھ اور غزل   تاکہ مداحی کے ہوجاوین مراتب افضل
ہی در علم نبی اشجع و اعلم حیدر   مثل احمد کے وہ لاریب نبی ہی نہ مثل
جز جہنم کے نہین اوسکا ٹھکانا شاہا   جسکے دلمین ہو ترا بغض بقدر خردل
گر ملے ارض نجف سونے کو مجکو یارو   نہ لگاؤن کبھی ٹھوکر سے مین فرش مخمل
راتدن شوق زیارت مین ملایک آکر   عرش سے آتی ہین روضہ مین ترے کرکے پہل
شب جمعہ کو تری روضہ مین یا شاہ نجف   اوصیا اولیا آتی ہین نبی و مرسل
کون ہو ویگا جوان مثل علے عالم مین   نخل طوبی سی ملا جسکے لئے تیغ کا پہل
رخش وہ جا ملین مانند براق و رفرف   کفر کے سرکو ابہی تاپونسے وہ ڈالی کچل
آوی راکب کے اگر ذہنمین بہ تیز روان   دونو عالم کی کرے سیر گہنوتی کو بدل
بعد احمد کے لڑی حیدر صفدر سی جہول   نہروانی تہی بہت شامل صفین و جمل
کس تہور سی ہوئی جنگ مین حیدر کے رفیق   قبضۂ تیغ پہ تہا مالک اشتر کا عمل
معرکہ مین وہ جہپٹتی سے مثال ضیغم   لشکر شام مین پڑجاتی تہی اوسدم کہلبل
جب علی معرکہ آرا ہوئی بالنفس نفیس   کثرت خون سے تہا دست ہنا کا جنگل
لڑنے جو حیدر کرار سے ناری نکلے   اونکے بہس جانیکو موجود قضا کا دلدل
ای میدانمین لڑنے جو جناب حیدر   فتح و نصرت کی ہوئی رخش جلو مین کوتل
تیرے قنبر کی غلامی جو ہو قسمت مین نصیب   کبہی دنیا کا پسند آئی نہ یہ جاہ و دول

جملہ شاہان تیرے در کے ہین یا شاہ گدا　　چہ سکندر رو چہ دارا و چہ خاقان ہرقل
جبکہ لکھتا ہون مین اوصاف شہنشاہ نجف　　ہمردیف انکی ہوجاتا ہی عقل اول
کثرت رنج والم سے ہو نہین دل بستہ امام　　جلد وا ہو میرا یہ عقدہ مالا ینحل
یاوری گر کرے تقدیر مری شیر خدا　　در دولت پہ مین آنکھونسے چلون سر کے بہل
راتدن شوق مین رہتا ہون تیرے روضہ کے　　چشم دل سے نہین رہتی ہی یہ صورت اوجہل
دوستونکو تیرے الفت سے جنا مین ہونگی　　جملہ نعمات جنان اور ملین حور و محل
بغض تیرا ہے جہنم کا نتیجہ یا شاہ　　دشمنونکے لئے موجود ہے درک اسفل
پنجگانہ یہ دعا کرتا ہے رضوان یارب　　کربلا کا مجھے دکھلائیو باب اول

اسیر

قبل خلقت ہی بنا ہی قصر شان بوتراب　　خاک آدم ہی غبار آستان بوتراب
لامکانسے کیون نہ برتر ہو مکان بوتراب　　دوش ختم المرسلین ہے نردبان بوتراب
کان رکھکر خانہ حق مین اگر کوئی سنے　　اب تلک آتی ہی آواز اذان بوتراب
لب تلک جو بات آئی دفعتاً وہ ہو گئی　　ہی زبان خامۂ قدرت زبان بوتراب
بسکہ لاغر جسم کو مشق ریاضت سے کیا　　پوست باقی رہگیا یا استخوان بوتراب
دو جہانکا کر دیا مختار خالق نے اونہین　　کر لیا سو طرح جب امتحان بوتراب
سال بھر مین تین دن ہے خلق مہمان خدا　　بعد ازان گیارہ مہینے میہمان بوتراب
کوئی شی گھر مین نہین ہے دزد لیجائیگا کیا　　پاؤنکو پھیلا کے سوئی پاسبان بوتراب
کیون نہو پھر ضرب بہتر طاعت کونین سے　　مدح خوان احمد خدا ہے قدردان بوتراب
پوست کندہ وعظمک عظمی سے ظاہر یہ ہوا　　استخوان مصطفے ہین استخوان بوتراب
کوئی نعمت تہی سوائے جو نہ مولا کی غذا　　سنگ سوزان پر ہوا سہل امتحان بوتراب

فرش پر ہر چند ہین وہ صاحب سیف و قلم
عرش اعلے ہی سریر عز و شان بوتراب

واقف سر سلونی واقف اسرار خفی
ہین پیغمبر واقف راز نہان بوتراب

ایک ہین باقی فقط ہے پردہ پیغمبر
درمیان مصطفے و درمیان بوتراب

یک جہانکی بحر کیا قبضے مین ہین انہار خلد
کس جگہ جاری نہین حکم روان بوتراب

دیکھکر سبطین کو طفلے مین کہتے تھے ملک
ہین یہ دو نو طفل فخر خاندان بوتراب

مرتبہ کیا کوئی جانے شبر و شبیر کا
ایک جان فاطمہ ہے ایک جان بوتراب

یہ غزل مٹی سے لکھدینا کفن پر بعد مرگ
پاس کچھ تو ہو قیامت مین نشان بوتراب

نوح کی کشتی ہو یا تخت سلیمان ای امیر
ہین یہ دو نو زینہ ہای نردبان بوتراب

صنعت توشیح کہ سر حرف ہر شعر جمع کئی جاوین تو اسمای چاردہ معصوم علیہم السلام پیدا ہون

نادر

ہی گلگون فصاحت کی سبک نشا کی ترنگ
کیون نہ ہون شاہد مضمون کو مین آغوش مین تنگ

حوصلہ تیغ زبانکے ہے علم کرنے کا
محو و سہو و غلط و نقص معین کیون جوہر زنگ

مجھکو دو نازی نازان ہین خدا نے بخشے
طبع کا ایک ہے تو ایک قلم کا ہی سرنگ

دلے مضمون نکلتے ہین بلا فکر و تلاش
چھٹگئے آئینہ طبع سے اور دو گی زنگ

عرصہ صفحہ سے نازان ہون اگر رخش قلم
وسعت روی زمین خوف سے ہو جائی تنگ

لاف سمجھو نہ اسی رشت مین کرتا ہون بیان
مدح کا کسکی میرے دلکو ہوا ہی آہنگ

یعنی ہمنام خدا قوت بازوے نبی
اسد اللہ علی صف شکن عرصہ جنگ

فاتحہ ضیغم جرار حری ہے بیشک — در درج شرف و بحر شجاعت مین نہنگ
آج طوبیٰ ہو جو خامہ تو عجب کیا اسکا — وصف بالائی مبارک مین ہوا ہی آہنگ
طور کے شمع اگر قد کو کہون است یہ ہے — رنج موسیٰ ہو کسطرح سے گر داد سکے ہنگ
معنی آیۂ والشمس ہے روی روشن — اور تفسیر ہے واللیل زلف شبرنگ
فاطمہ تیرے عینین ہین ایسے کہ ہر اک کو ہو حصول — ایک سے علم و حیا ایک سے عقل و فرہنگ
حسن سے آنکہونکے شرمندہ ہین آہوی حرم — ابرو جو قوس قزح ہین تو مژگان ہین خدنگ
سمجھو رخسار کو آئینہ حق مین واللہ — آئینہ اوسمین جو منہ دیکھے تو حیرت سے ہو دنگ
حسن نہین بیجا جو زمزم ہے زنخدانکا کہون — کہون جو چشمۂ کوثر لب تر کو تو ہی ننگ
حکایت ہو شنونکی ہی اسو انکو اجاگر دے — لعل و گوہر لب و دندانکی مقابل ہون سنگ
سینہ بے کینہ ہی تو مطلع خور ہی گردن — یا صراحی مین بھری ہی مئی کوثر کا رنگ
حسین ید قدرت ہی نبی سائین ہین یداللہ کے ہاتھ — زور اودن ہاتھونکی رستم بھی جو دیکھے ہو دنگ
پنجے او تری شفق چرخ ہی تا چوم لے ہاتھ — سر انگشت نگارین ہین حنا کا ہین رنگ
عزم توصیف کمر مین ہون عدد کا راہی — نہ نظر آئی تو باندہی نہ کمر بند جو تنگ
لاؤن مضمون نیا مطلع نو کے خاطر — دل مین باقی نہ ہے مصقلۂ ذہن پہ زنگ

مطلع ثانی

علی یوسف مصر نہین حسن مین ہرگز پاسنگ — کون بازار مین خوبیکی ترا ہی ہم سنگ
محو حیرت ہی رہا کہیچ سکے تیری نہ شبیہ — مر گیا مانی جو تھا نقش نگار ارژنگ
حسن کو تیرے کرے وزن تو یہ لازم ہے — کہیچ میزانکی ترازو ہو مہ و خور پاسنگ
محمد مدح کیونکر برش تیغ کے تحریر کرون — خوف ہی گاو زمین ہے تکمین ہو چو رنگ
دہر کے خود فلک فرق پہ آئے دشمن — کاٹتی مین نکرے اوسکی یہ شمشیر درنگ

جا پڑے ہاتھ جو بیساختہ با قبضہ تیرا
عیب ہے باندھتی ہو تیرے سپہ کو خورشید
فوج اعدا پہ سپر پھیر کو لے مہر و تیر
رخش خوش رنگ کی توصیف کروں کیا ظاہر
مثل رنگ رخ دشمن اوڑی مضمون ہی صاف
واہ ری تیزی و چالاکی و سرعت اے واہ
ساتھ اوسکے تو کہاں گرد نہ اوسکی پائے
یال ہے گیسوئے حورا سے فزوں تر خوشبو
عوض نعل مہ نو کے قدم کے نیچے
لعبت چین کہوں یا اسپ کہوں یا کہ پری
یہی کہتا ہی جو راکب کی اجازت پاؤں
محو حیرت ہوں کہ یہ باد سحر ہے کہ شرر
حرکت ہوئی جو ابرو کے تو دم تک کو ہلے
مدح ایوان مبارک کے کروں کیا تحریر
در ہر اک باب جنان صحن فضای فردوس
عدل کا تیرے بر و بحر میں ہے نظم و نسق
لرزے کیوں شمع نہ شب ہے عدالت سے تیرے
یہ عدالت ہے جو بیجان ہو کوئی پروانہ
حکم یہ تیری عدالت سی ہیں نافذ شاہا
سامنے بز کے ہوں یہ کام نہیں شیرونکا
نہ وہاں بھی ملے زر جو دیے تیرے ہی یقین

تو خاصہ کوئی دے کے ترے گرد چونگ
ماہ نو تیغ کو سمجھے تو ہے جای ننگ
کھینچ کر تیغ جو تو آئی میان صف جنگ
عیب ہے صاف حسین اور سر اسپر پلنگ جعفر
تیرے اسپ کی توصیف میں جو ہو آہنگ
سایہ اپنا بھی جو دیکھے تو اوڑی سو فرسنگ
رخش کا وہم کہ کتنا ہی اگر کھینچے تنگ
ہے بھری جسم میں سب حسن جو انکی امنگ موسی
نقش سم دیکھ کے ہی بدر فلک شرم سے دنگ
دیکھی صورت تو اوڑی چہرہ مانیکا رنگ
کاسۂ سم سے پیوں خون عدو بصف جنگ علی
برق میں تو نہیں چالاکی و سرعت اسکی یہ ڈھنگ
روم و شام و حبش و چین و خراسان و فرنگ
دیکھ کر اوسکی بلندی ہو فلک شرم سے دنگ
ید قدرت نے بنایا جسے بی بیل و کلنگ محمد
فلس ماہی ہی بنا جال پئی صید نہنگ
ڈرتے ہے اوسکو کہ مبادا نہ جلے کوئی پتنگ
شمع کے سر کے بھی کٹتے ہیں نہ ہر گز ہو درنگ علے
ایکجا کھیلتے ہیں دشت میں آہو و پلنگ
پرورش مچھلیوں کی بحر میں کرتا ہے نہنگ
گو کہ لیجائی گنجینہ قارون میں سرنگ حسن

حیرت ہے کرم سے ترے ہر اہل کرم
ہی سخاوت وہ جسی دیکھ کے حاتم ہو دنگ

حال پر میرے بھی ہو فضل و عنایت سے نگاہ
تا ہو مقصد و مطلب کے برآنے میں درنگ

ہو چکے ہیں یہ منظوم قصیدہ یہ ہوا
عرصہ قافیہ تھا بحر میں ہر چند کہ تنگ

دوست جو تیرے ہیں مسرور رہیں تا محشر
مدعی جتنے ہیں ہوں تیغ دو دستی جو رنگ

یہ قصیدہ جو ہوا صنعت توشیح میں ختم
آفریں کہنے لگے صاحب عقل و فرہنگ

کیجئے اب نظر لطف و عنایت شاہا
نادر خستہ جگر جور زمانہ سے ہے تنگ

رضوان

لگ گئی آنکھ میری آج جو ہنگام زوال
خواب میں آیا نظر گلشن مینو تمثال

آمد فصل بہار یکا ہے غل چار طرف
بلبلیں باغ میں نکلے ہیں پے استقبال

فرش سبزہ کا بچھاتا ہی صبا کا فراش
سبز خلعت سے مخلع ہیں گلستاں کے نہال

پڑ گئی آب رواں کے جو لطافت پہ نظر
صدف چشم ہوے موتیوں سے مالامال

ہیں خوش آیند نسیم اور صبا کے جھونکے
جھکے جاتے ہیں یہ اشجار گلستاں خوشحال

شاہد گل کے قریں نغمہ سرا ہے بلبل
شوق ہوا دیدے حاصل ہو اوسے لطف وصال

زر در وا اوڑتا ہی جھونکوں سے ہوا کے ہر دم
ہی چلن اشرفی گل کے گھڑے ٹکسال

گلفرنگ ایکطرف اپنا پرا باندھے ہوے
صف جمائی ہی گلستاں میں قواعد کے مثال

جبکہ چلتے ہیں نسیم سحری کے جھونکے
پتے بجتے ہیں درختوں کے جلاجل کے مثال

کب نو اسنجی بلبل ہے چمن میں ہر جا
شاہد گل کو سنانے کو ہیں گاتی قوال

ہی لب جو پہ لبتیں سرو سہی استادہ
چل رہا ہی کہیں طاؤس چمن رقص کے چال

سنکے مرغان خوش الحانکی نو اسنجی کو
وجد میں جھومتی ہیں ہر یہ درختوں کا حال

چاندنی پھیلی ہے یہ چاندنی کے پھولوں کے
دنکو ہوتا ہی شب ماہ کا ہر ایک کو خیال

سوسنی برگ مین اشجار چمن کے پوشاک
یاسمن کے وہ مہک اور بیلی کے لپٹ
ہین تدروان چمن جہومتے پہرتے ہر سو
قطرے شبنم کے ہین اسطرح گل و غنچہ پہ
ہی ہوا سرد گہٹا چہائی ہی پڑتے ہی بہار
بیچ مین باغ کے اک بارہ دری آئی نظر
نام ہین بارہ اماموں کے رقم ہر در پر
اوسمین اک ماہ لقا مہر ضیا کو دیکہا
ہے گلابی لئے اک ہاتھ مین وہ گل اندام
انکہڑیان آئین نظر اوسکے جو مین مستانہ
پہر کہا جوڑ کے ہاتہونکو کہ ای ماہ جبین
عشق نے تیرے کیا ہی ہمہ تن درد مجہے
عاشقانہ جو سنے اوسنے مرے مونہہ سے کلام
فکر باطل سے گذر رو بیان کر ہے جو رضوان
ہاتھ مین جام مئی حب علی کا ہون لئے
روز میلاد وصی نبی آخر ہے
ہی شب قدر سے بہی قدر مین یہ روز سو
دونگی اس مے سے اوسے بہر کے بلورین ساغر
سنتی ہون مین کہ تو ہی شاعر رنگین گفتار
موشکافی کا تری شور ہے تا عرش برین
لکہہ ثنای شہ کونین علے عاسے

ہی پڑے دوشبہ مین اوکے عباسی شال
شرم سے مشک کی نافہ مین چہپا مین تتار
اور پہونگی صدا وہین ہی جو دجلہ کا بال
بند ہے کالو مین ہون ہوی جیسے اطفال
شاہد چرخ کے ہے سر پہ پڑی کالی شال
جسکے رفعت پہ نظر کر نہ سکے چشم خیال
نور سے جسکے منور ہے مکان مہر مثال
حسن طلعت سے عیان جسکے ہو صانع کا جمال
ایک مین جام مئی لعل سے ہی مالا مال
کاسہ سر سے دیا مینے مئی ہوشکو ڈال
کر دیا دلکو مرے چال نے تیرے پامال
سر خرد ہون جو کرے مجکو عطا منہ کا اوگال
خشمگین چین بجبین کہنے لگی ہوش سنبہال
حور ہین ہون نہ لا دل مین کوئی اور خیال
تیرہوین ماہ رجب کے ہی مبارک سن و سال
خلق مین خلق نہین جسکا عدیل اور مثال
خانہ حق مین ہوا آج نزول اجلال
دوستی شہ مردان مین جو رکہتے ہین کمال
نطق سے تیرے زبان طوطی شیراز کی لال
آج دکہلا دی جدا کر کے مجہے بال کی کہال
انبیا سے ہی سوا حق نے دیا جسکو کمال

عرض کی مینے کہ قنبر کے غلامی ہے مجھے — ہی وظیفہ مین میرے شام و سحر مدحت آل
سنکے یہ اوسنے دیا جام مسرت انجام — جسمین تہا صاف بہرا بادۂ کوثر کا زلال
یا علی کہکے لیا مینے بصد شوق تمام — پی گیا موںہہ سے لگا کر کہ وہ تہا پاک حلال
اوسکے پینے سے ہوا قلب جگر کو جو سرور — لب پہ آیا یہ میرے مطلع خورشید جلال

مطلع

صورت شاہ نہ کیونکر ہو گدا مالا مال — جب تیرے فیض سے سایل ہو غنی قبل سوال
یا علی مثل تیرا عالم امکان مین نہین — شبہ جسطرح سے ہی خالق یکتا کا محال
ناتوانونکو اگر عدل تیرا قوت دے — دشمن شیر غضبناک پہ غالب ہو شغال
تیغ نے تیری کیا خانۂ اسلام آباد — کر دیا کفر کا نیزہ نے تیرے استیصال
طفل نادان کو جو دیکھی نظر علم سے تو — حال ماضی کیطرح دی خبر استقبال
چشم اعمی صفت مہر مبین روشن ہو — پرتو افگن ہو اگر اوسپہ تیرا نور جمال
دیدۂ اشکو منور صفت روز کرے — خاک پا کا تیرے سرمہ جو بناوے کحال
تیغ ابرو کا تیرے عکس اگر پڑ جاوے — چودہوین رات کا ہو بدر فلک گیتی ہلال
گر تیرے روی منور سے کرے کسب ضیا — نہ کبھی مہر جہانتاب کو عارض ہو زوال
روی روشن سے تیرے مقتبس نور ہو گر — بدر اک شب مین ہو تکمیل ضیا کرکے ہلال
انبیا پر شرف اللہ نے بخشا ہی تجہے — کب افزود و فزون ہی تیرا جاہ و جلال
ترک اولی ہوا آدم سے جو گندم کے سبب — تجکو جز جو کے نہ آیا کبہی گندم کا خیال
حکم موسی کو ہوا جاؤ کہ سوے فرعون — قول لین سے کرو اوسکی ہدایت فی الحال
عرض کی بارگہ قدس مین تب موسی نے — قتل مین مجہی کئی قبطیو نسے چند رجال
ڈر ہے مجکو نہ کہین لے وہ عوض مجہسے — ساتہ کر بہائیکو میرے کہ وہ پہونچے سنبھال

الغرض بہر ہدایت گئی دو نون وان پر
حکم اول کو دیا جب نبی آخر نے
نام سورہ کا برات اہل سیر نے ہی لکھا
اوسکے پڑھنے مین جو سمجھے ہوی ہتی خطرۂ جان
اتنے مین آگئے یہ جبرئیل نے احمد سے کہا
تب تمہیں رب نے دیا حکم علے کو جاؤ
سنتے ہی حکم ہوی راہی بطحا حیدر
بے خطر بین حرم جاکے باعلان پڑہا
حسب ماموربے احکام خدا پہنچائے
ہے فزون حضرت علیسے سی کہین عز و شرف
بیت اقدس مین جو آئین تو یہ ہاتف نے کہا
یہ عبادت کے جگہ ہے نہین میلاد کے جا
فاطمہ بنت اسد کو جو ہین وہ درد ہوا
تا شکم مس کرین دیوار و در کعبہ سے
کہل گیا حکم سے خالق کے در بیت اللہ
یہ شرف تیرے ولادت سے ملا کعبہ کو
خانۂ حق کے ولادت کا سبب ہاتہ آیا
جو کوئی لا ولد اس عالم ایجاد مین ہے
یا علے تو ہوا مولود خدا کے گہر مین
جو جسے چاہے تو دی مالک مختار ہے تو
بوتراب احمد مختار تجہے کہتے تہے

اہل تاریخ نے لکھا ہی مفصل یہ حال
جاکے سورہ کو پڑہی بین حرم پیش رجال
جسمین خالق نے ہی اظہار کیا قہر و جلال
لیکے سورہ کو روانہ ہوی با حزن و ملال
بہیج مکہ کی طرف اوسکو جو ہو تیری مثال
راہ مین سورہ کو لیلو یہ ہو حکم متعال
لیکے سورہ کو گئے مکہ مین بصد جاہ و جلال
کرچکے گو تہے صنادید سے مکہ کے قتال
قوم کفار کا مطلق نکیا دلمین خیال
درد زہ سے ہوئین جب حضرت مریم جال
جلد تو آپکو اس بیت مقدس سے نکال
سنکے یہ وہانسے چلین با الم و رنج و ملال
اور روان جانب کعبہ ہوئین با جاہ و جلال
دفع ہوا اوسکے سبب درد کی شدت فی الحال
بام و دیوار لگے کہنے تعال او رتعال
فرض اسلام پہ اوسدن سے ہوا حج ہر سال
میری تقریر یہ سمجہے گا ہر اک اہل کمال
خانہ زاد اوسکے کو ملتا ہی زر و دولت و مال
خانہ زاد مین تیرے حق کے نہین جا بی مقال
تیرے قبضہ مین ہے سب ملک خدائے متعال
عرض کرتے تہی زمین گذری ہوی تجہہ سے جلال

زال دنیا کو دیا تو نے طلاق بائن — شاہ مردان تجھے اسواسطے کہتے ہین رجال
تجھکو مولا کیا اللہ و نبی نے سب پر — غصب حق کر نیسے ہوتا نہین کچھ نقص کمال
حکم حق سے کیا احمد نے وہی جیسے تجھے — دین اسلام کو حاصل ہوا تب اکمال
اسمین گر بحث کرے مجھ سے کوئی اہل خلاف — لاؤ نہین آیہ اکملت پہ استدلال
اس وصایت پہ ہوا نعمت حق کا اتمام — اسپہ قرآنمین ہے آیہ اتممت و دال
تو بلا فصل وصی نبی برحق ہے — غصب سے جای محمد پہ ہین بیٹھے جہال
کون ہی نفس نبی خلقمین جز تیرے علی — اسد حق کے مقابل نہین ہوتا ہو شغال
تو در علم نبی ہے نہین تمسا اعلم — تیرے اوستاد کیا کرتے ہین ملایک اقبال
شرع مین ہوتی ہتی جو جو خلفا سے غلطی — اوسکی اصلاح مین مصروف رہا تو مہ و سال
قول لولا سے یہ ثابت ہے کا شمس عیان — کہ تیرے ذات سے زندہ رہا پایا نہ زوال
کیون نہو خوف ترے تیغ کا تا چرخ برین — غزوہ بدر مین چمکی صفت برق ہلال
افضل الضرب تیری طاعت کونین سے ہے — جنگ خندق مین جو کے عمر بد اختر سے جدال
اوسکا سر کاٹکے لایا تو ہوا اسکو عجب — ہو گیا سرخ رخ خیر و را صورت آل
جسکے گہوڑے کا وہمین ہوا رہو جولان تیرا — عرصہ جنگ مین ہو جائے اوسیدم ہو چال
تو اگر دست زبردست مین لے تیر و کمان — سہم کر سینۂ دشمن ہو مثال غربال
وصف مین تیرے سخاوت کے ہی قرآن ناطق — ختم ہے تجھپر سخاوی کرم و فیض و نوال
دی قطار اونٹونکی سایل ہو جو اک ٹیکا — یہ سوا تیرے ہر اک فرد بشر سے ہے محال
اوسطرح کون پھرا ہے در دولت سے تیرے — ق — در یعقوب سے جسطرح پھری تہی ذمیال
ہان مگر شمس پھرا حکم سے حضرت کے دوبار — جب کیا قصد پئے طاعت رب متعال
آپ چاہین تو زمانہ بہی پھری صورت مہر — حال کیا چیز ہے ماضی بہی کرے استقبال
رہنما بعد ترے ہین تیرے گیارہ فرزند — ذات سے اونکے ہوا دین نبی کو اکمال

س خدا سے نہین اکدم ہی تیری ذات جدا
واسطہ اوسکا تجھے دیکے یہ کرتا ہون سوال

یکھہ اس لطف و مروت کی نظر سے مجھکو
زیست کیا قبر مین آ ے نہ کوی رنج و ملال

و تیری مدح مین اوقات بسر شام و سحر
اس سوا ورد زبان ہو نہ کوی قیل و مقال

نہ سا عالم مین نہین کوئی سخی اور جواد
جس سے مین عرض کرون قرضکا اپنے احوال

مجھے دیکھہ لے تو اک نظر رحمت سے
قرض ہو جاے ادا اور ملے مال حلال

احب زر کے تقاضا سے رہائی پاکر
دین و دنیا مین رہون تیرے سخا سے خوشحال

رض رضوان کی بہی تمسے ہی یا شاہ نجف
ہند سے ہجر ہوا ور ارض نجف سے ہو وصال

مولوی سید مظہر حسن صاحب تعلقہ دار مصطفے آباد متخلص بہ مظہر

فلک پہ چشمۂ حیوان ہی یا ہی ابر مطیر
زمین پہ بارش باران کی ہی عجب تاثیر

حیات تازہ اسی سے زمین نے پائی ہے
اسی سے زندہ ہون حیوان صغیر ہون کہ کبیر

صداے رعد سے ہر بخت خفتہ ہے بیدار
ہوای سرد سے مدقوق ہین علاج پذیر

بیاض برق ہی خورشید بہر بخت سیاہ
سواد ابر ہے سرمہ براے چشم ضریر

اسیکے آنیکا تہا انتظار نرگس کو
اسیکے ہجر مین تہا رنگ روی گل تغیر

کرم اوسیکا ہی آئی ہی باغ مین جو بہار
اثر اسیکا ہی دنیا جو ہی بہشت نظیر

نہین ہے اسکا کچھہ احسان فقط گلستان پر
کہ ہر مقام ہے عالم مین غیرت کشمیر

ہری ہوئی ہین بیابان و دشت و وادی و کوہ
بہری ہوئی ہی ہر اک جا پہ بحر و جود غدیر

بہار آئی ہی ہر شے سے ہی نمو پیدا
زمین مین بوئین تو اوگتا ہی دانہ انجیر

شگفتگی ہے طبیعت کے اسقدر ظاہر
کہ پہول جہڑتے ہین منھ سے بوقت تقریر

زبسکہ فکر مین پیدا ہوئی ہی رنگینی
زبسکہ غیرت گلزار ہی میری تحریر

بنا ہے تختہ قرطاس رشک تختہ گل
صریر کلک ہی یا بلبل چمن کے صفیر

ہوئی ہی دہر سے یہ دل گرفتگی زائل
شگفتہ ہوتی ہین ہر جا پہ غنچۂ تصویر

ہر اک شی مین ہی بالیدگی عجب کیا ہے
جو ایک خشت سے دیوار باغ ہو تعمیر

ہوا مین ہی جو طراوت یہی تو زاہد خشک
عجب ہی کیا جو ہو غرق موج نفس حقیر

خدا کے خوف سے نکلے جو ایک سو آنسو
پئی طہارت عصیان ہو بہ سکے آب کثیر

ہر ایک غنچہ کے مٹھی مین آجکل ہے جو زر
ملائی خاک مین باد صبا نے کیا اکسیر

لکھا ہی پھولنا پھلنا جو سب کے قسمت مین
تو صورت خط گلزار ہے خط تقدیر

خزاں کا خوف ہی کیا کسلئے کرے نالی
لکھی ہے قسمت بلبل مین نغمہ کے تحریر

بہار سنبل تر سے ہی اسطرح اولجھی
کہ جیسے زلف مین عاشقکا جیسے دل اسیر

نسیم باغ سے باہر اگر نکل کے چلے
تو موج نکہت گل ہووی پانو کی زنجیر

دکھائی دل کسی بلبل کا گر کوئی صیاد
تو گل ہو خار کے کھینچے اوسکا دامنگیر

بدل گئی ہے خشونت یہان کے نرمی سے
کہ ہو گیا ہی جہان مین پلاس مثل حریر

ہر ایک جسم مین تولید خون سے ہی سرخی
بجا ہی خاک زمین آجکل بنی جو عبیر

جہان سے زردی رنگ اسقدر ہے زائل
کہ ڈھونڈھنے سی بھی ملتی نہین وہ اکو زریر

بخور عنبر و عود اوسکے آگے ہوتی ہین گرد
کبھی زمین سی جو ہوتی ہی آجکل تبخیر

مجاز مین یہ حقیقت کے بو سمائی ہے
مہک رہا ہی گل تر صفت گل تصویر

ہر ایک پیر ہوا ہی جہان مین پھر سی جوان
نصیب چرخ کے انجم مین جو ہی تا ہی تک پیر

نہین ہے خم کوئی دنیا مین جز خم ابرو
نہین ہے کج کوئی عالم مین جز کج شمشیر

نہین ہے دور اگر ہو قد ہلال ہی راست
عجب نہین جو کمان ہو ہر ایک شکل تیر

نشاط سی ہی جو عشرتکدہ ہر اک زندان
تو شور نغمہ ہے اب جای نالۂ زنجیر

ہوئی ہی شہر مین ہر سو جو آئینہ بندی
تو بولتا ہی ہر اک جا پہ طوطی تصویر

یہ کیسا جشن ہی یارب یہ کیسی عید ہے آج
کہ محو شادی و عشرت ہی ہر صغیر و کبیر

یہ کسکے ذکر سے روشن ہوی تھی بزم کو آج
ہر ایک شمع مین ہے آفتاب کی تنویر

یہ کہتا تھا مین کہ ناگاہ دل نے دی آواز
خموش کرتا ہی تو کسطرحکے یہ تقریر

تجھے خبر یہ نہین ہے کہ آج ہی نور و نا
یہ دن ازل سے ہی یک قدرت خدائے قدیر

ہوا ہی آج الست بربکم کا خطاب
کہا جواب مین جسنے بلی یہ ہے تحریر

چلی ہی آج ہی پہلے پہل ملو ای بہار
ہوا ہی آج ہی پہلے طلوع مہر منیر

ہوا ہی آجہی جودی مقر کشتی نوح
ہوئی ہی آج سے زندہ دوبارہ خلق کثیر

فلک سے آج ہی اوترے ہین جبرئیل امین
زمین پہ آج ہوی بعثت بشیر و نذیر

بتونکو کعبہ مین توڑا ہی آجہی کی ہی شب
چڑھے ہین دوش محمد پہ جب جناب امیر

ہوئی ہی آج ہی تبلیغ آیۂ بلغ
ہوا ہی ہادی قوم آجہی وصی نذیر

ہوا ہی آج ہی اکمال دین پئے امت
ہوا ہی آج سے راضی خدای حی و قدیر

قطعہ

علیکو آج ہی بخ لک عمر نے کہا
جو مومنو نکے ہوی آج وہ ولی امیر

یہ کچھ نہ خلیفۂ ثانی ہی سے نہین موقوف
کہ تہنیت مین تھا مصروف ہر صغیر و کبیر

قطعہ

ہوا جو سنکر حکم رسول حق نعمان
گرا فلک سے جو پتھر کہ مرگیا وہ شریر

تو اوسکے بعد ہوا سأل سائل نازل
لکھا یہ اوسمین ہے جو ثعلبی کے ہے تفسیر

عجب ہے یہ کہ بحسب زمانہ و تاریخ
تھی آج عید غدیر اور ہے آج عید غدیر

پس از ضلالت و گمراہی و پشیمانی
کیا ہی آج ہی امت نے نہی علیکو امیر

ہر اک ہے مست می حب ساقی کوثر
دو آتشہ ہوی اسدن شراب خم غدیر

ہوا گروہ خوارج کا آج استیصال
علی کے آج کھچی نہروان مین جب شمشیر

فرح ہی آل محمد کا آج ہی کے دن — کہ ہونگے مالک دیہیم و تاج و تخت و سریر
یہ سنکے مینے کہا تو خفا ہوا ہے دل — یہ شاعروں کے مضامین تھی جو ہوی تحریر
مین خوب اس سے ہون واقف کہ آج ہی نور نے — مین جانتا ہون سب اسکے عزت و توقیر
علیکے نام پہ کرتا ہون اپنی جان فدا — اوسی امیر کے در کا ہون مین بھی ایک فقیر
سن اب کہ تجھکو سناتا ہون ایک مین مطلع — کہ مثل مطلع خورشید و مہ ہے پر تنویر

مطلع

علی ہے مطلع انوار پاک رب قدیر — علی ہے معدن اسرار ذات حق خبیر
علی ہی علے عظیم بے تاویل — علی وصی نبی کریم بے تدویر
علی ہے مقصد تاویل سورہ تحریم — علی ہین مطلب تنزیل آیہ تطہیر
علی ہین مظہر آیات خالق اکبر — علی ہین مصدر الطاف مالک تقدیر
علی ہین مجمع اوصاف انبیای عظام — علی ہین منبع اخلاق اوصیای کثیر
علی ہین مطلع جملہ ائمہ اسلام — علی ہین مقطع کل اوصیا رب قدیر
علی ہین موفی نذر خدای عز و جل — علی ہین مطعم مسکین بہم یتیم و اسیر
جو تہا وزیر سلیمانکو علم و بعض کتاب — تو کل کتاب کا عالم ہی مصطفے کا وزیر
علی عالی و اعلی ہی دین حقکو علا — علی سے علوی و سفلی کے عزت و توقیر
علی غضنفر ہیجا علے ہین شیر خدا — علی ہین شاہ جہان اور مصطفے کے وزیر
علے نے قلعہ خیبر کا در اوکھاڑا ہے — یہ زور ہاتہ مین تہا اور خدا اتنی نمان شمشیر
جہان مین کون سوا آپکے شجاع و حلیم — زمین پہ کون سوا آپکے ہی جواد و فقیر
شہا ہی تو ہی قناعت مین کوہ صبر و وقار — شہا ہی تو ہی سخاوت مین رشک ابر مطیر
شہا ہی تیری شجاعت کے اسقدر صولت — ہر ایک شیر جوان بنگیا ہی روبہ پیر

نہ مجھکو تیغ کی حاجت نہ احتیاج سنان | چھری ہی ذبح عدو کے لئے تیری تکبیر
کری جہاد میں تو ذوالفقار کو جو علم | تو کھینچ دی ہی جگر خنجر بہرام کھو لکیر شمشیر
پناہ و ثور میں لیجائے آسمان پہ صدا | نہاں ہو گوشہ قوس قزح میں سہم کے تیر
بخیل ہو یہ سخی ہر ترے فیض صحبت سے | رگ سحاب بنی ہاتھ کی ہر ایک لکیر
زمین ہو ہر تو رخ سے تیری اگر روشن | ہر ایک ذرہ کرے آفتاب کے تحقیر
کرے جو تیری عدالت تلافی مافات | ہر ایک شیر ژیان ہو شکار نخچیر
عطا کرے ترا ذہن جدید برش تیغ | جو حل عقدہ میں ہوں کند ناخن تدبیر
جہاں سے تو جو کرے انحراف کو زائل | خبر سے پھر نہ سکے ہمت مبتدا کی ضمیر
جو حکم ہو پئی دفع نفاق و خونریزی | کبھی نہ دہر میں پھوٹی کسیکے پھر نکسیر
جو اپنے علم امامت کو تو کرے ظاہر | بتائے یوسف کنعاں کو خواب کی تعبیر

قطعہ

تری نگاہ میں مشائیوں کی کیا وقعت | تری نظر میں ہو اشراقیوں کی کیا توقیر
جو اس جہاں سے کرے تو توجہ باطن | تو اس جہاں کا نادان ہو عالم تحریر
ہر ایک ذرہ میں تیری مہر کا ہی یوں جلوہ | کہ جیسے لعل میں ہو آفتاب کی تنویر
ملا ہے شجرہ طوبی سے سلسلہ اوسکا | ہمیشہ وہ ہی جوان بخت ہی جسکا پیر
ترے محب کے لئے گلشن جنان و نعیم | ترے عدو کے لئے آتش جحیم و سعیر
سخن کو اپنے یہاں تک جو میں نے پہنچایا | قلم سے اپنے یہاں تک جو میں نے کی تحریر
سمجھ کے دل نے کہا خوش ہوا میں اب تجھ سے | جزائے خیر تجھے دے خدائے حی و قدیر
مگر ہی میری تمنا تو یہ کہ اے مظہر | لکھی تو ساتھ ہی اب مدح بادشاہ و وزیر
زمانے ساتھ نبی و علی کا روشن ہے | کہ ایک نور سے دونو ہوئی ہیں پر تنویر

جدا نبی سے ہون کیونکر علی ہین نفس نبی
قبول ہین نے کیا اور یہ پڑھا مطلع
خبر یہ دیتا ہے قرآن مین خود حکیم و خبیر
کہ ہی جو مطلع مہ مبین و ماہ منیر

مطلع

نبی ہین شاہ رسل اور علی ہین انکے وزیر — نبی ہین مہر درخشان علی ہین ماہ منیر
محمد عربی ہین اگر نبی خدا — تو ہین ولی خدا ہی جہان جناب امیر
نبی کے مہر نبوت سے ملک نے پر نگین — تو نقش حب علی سی دلونکی ہی تسخیر
عدو کے حجت و سر ساتھ کیون ہوتی قطع — نبی کے تیغ زبان اور علی کی تہی شمشیر
نکوئی مثل ہی او نکا نہ کوئی انکا شبیہ — نکوئی او نکا عدیم اور نکوئی انکا نظیر
نبی کے واسطے نازل اگر ہوا ہی براق — علیکے واسطے اوتری ہی چرخ سے شمشیر
شفاعت ایک کے کبریٰ ہی ایک کی صغرا — نتیجہ یہ ہے کہ مغفور ہین صغیر و کبیر
ہمیشہ بازوی دین نبی ہین انسے قوی — کہ ہین علی و نبی جوشن صغیر و کبیر
نبی ہین مصدر تنزیل انسے ہی تاویل — نبی ہین معنی قرآن تو ہین علی تفسیر
علی ہین نور نبی اور نبی ہین نور خدا — علی ہین شمع فروزان نبی سراج منیر
جو روز بعث نبی کا مقام ہے محمود — علی کے واسطے ہی ہی نعیم و ملک کبیر
ہوئی ہی بعد خدا و رسول قرآن مین — اطاعت انکی ہی واجب کہ خلق کے ہین امیر
انہین کے شان مین قرآن مین انما آیا — خدا کے بعد ولی سبکے ہین نبی و وزیر
محمد اور علی و بتول اور حسنین — انہین کے شان مین آیا ہی آیہ تطہیر
بس اب کلام کو اپنے تو ختم کر مظہر — کہ ابتدا سے نہین مدح شاہ دین کا اخیر
اگر ہون بحر مداد اور قلم ہون سب اشجار — یہ جن و انس سب اپنے ہون نفیر و ظہیر
زمین ملک لکھین سب وہ تا ابد شب و روز — نہ کر سکین کبھی اوصاف مرتضے تحریر

دعا یہ کر کہ نبیؐ و علیؑ کے صدقے سے | بحل ہون تیرے گنہ اور معاف ہو تقصیر

منشی مظفر علی اسیر

روان تو ہون طرف شاہ ذوالفقار قدم | دیار ہند سے دشت نجف مین چار قدم
چلا اگر رہ حب علی مین چار قدم | تو بڑھ گیا مین نصیر سے بھی ہزار قدم
علی کے راہ مین ہوتا ہے یہ شرف حاصل | کہ چومتی ہین فقیرون کے شہریار قدم
زہی وقار عجب زائرونکا رتبہ ہے | فرشتے دوڑ کے لیتے ہین بار بار قدم
چلون نجف کو الہی ہو طاقت رفتار | دکھائین آنکھونکو اوس باغ کے بہار قدم
ہوس نہ کم ہو کبھی راہ شوق ہو لائین | جو دوڑنیکو ملے مجھکو دو ہزار قدم
تمہاری راہ دم تیغ ہو اگر مولا | کرین قصور نہ چلنے مین زینہار قدم
وہی رہی روش راہ شوق مرگ کے بعد | کبھی جو نخل اُگینگے تو سر مزار قدم
یہ مجھ سے شوق زیارت کا ہی سخن ہر بار | نکل تو شہر سے دشت نجف ہے چار قدم
یہ صاف راہ نجف ہی کہ مثل پاے نظر | کبھی ہوئی نہین آلودہ غبار قدم
لکھین گے نامۂ زائر مین اوتنی ہی حسنات | فرشتے کرتے ہین اسواسطے شمار قدم
یہ شوق راہ نجف ہی مجھی کہ بہر خرام | برنگ موج ہین ہر وقت بیقرار قدم
کبھی تو لائے میرے مزار پر تشریف | ملون مین آنکھونسے یا شاہ ذوالفقار قدم
صراط پر انہین لغزش نہو دم رفتار | یہ حشر مین ہے خدا سے امیدوار قدم
نہ لے جو وقت سواری کے وہ شاہ کا نام | گرے رکاب مین رکھے اگر سوار قدم
رہ ادب مین کسی کو اگر ہوئی لغزش | تو ہو لگر ہوے اوسکے گلیلے ہار قدم
وقار شاہ سے سیکھی ہی اسنے سنگینی | زمین پہ کوہ کا ہو کیون نہ استوار قدم
بناے ارض وسما کسطرح نہ قایم ہو | کہ درمیان ہی تیرا ای فلک وقار قدم

طیور آپ ہی اگر ہون جمع یا مولا
جو سوے دشت بڑھاؤں پئے شکار قدم

اسیر کہتے ہین کو دک مزاج اہل دول
زمین پر نہین رکھتے یہ بے سوار قدم

مرزا کلب حسین خان نادر

چمن مین بلبل خوش لحن کی یہ اب ہے پکار
خزانکے دن گئے صد شکر آئی فصل بہار

چٹک چٹک کے ہر اک غنچہ داد دیتا ہے
پڑھے ہے چمن مین کوئی جو بہاریہ اشعار

ہر ایک سبزۂ نوخیز غیرت خط سبز
ہر ایک سنبل تر رشک گیسوے طرار

عجب نہین ہے یہ فیض ہوائی اردی سے
کہ ہووے طایر تصویر بھی اگر طیار

بہار باغ اب اتنی ہی قابل دیدن
کہ سرو لنگ روش پر ہے مائل رفتار

جو نغمہ سنج ہی یہ تو ترانہ ریز ہی وہ
چمن کے صحن مین طوطی تو شاخ پر ہی ہزار

تمام روکش باغ بہشت ہے گلشن
کھلے ہین گل تو دل خازن جنان مین خار

ہوئی جو آمد شاہ بہار گلشن مین
نسیم لائی گل اشرفی کو بہر نثار

سرور کے جو مضامین آگے لکھنے ہین
ترانہ ریز ہے خامہ لبان موسیقار

صداے نغمہ خوش ہے جریر سے پیدا
زبان خامہ ہے یا عندلیب کے منقار

سیاہ لکیر اگر کھینچیے قلم سے گوئے
بروی صفحہ وہ بنجائے جدول زنگار

چمن مین جو پی الف کھینچے برہمن اے
تو صاف رشک رگ گل ہو رشتۂ زنار

نقوش خامہ بہزاد کب خوش آئین اوسے
ہون جسکے سامنے ہر دم چمن کے نقش و نگار

نہ داغ رشک ہو دل پر حسود کے کیونکر
کہ سبز پوش ہین طاوس اور سب اشجار

ہوئی جو آتش گل شعلہ ور گلستان مین
تو کیا ہی جمع ہوئے آکے مرغ آتش خوار

نمو سے فیض سے فصل بہار مین ہی یہ حال
چمن کے ہین خس و خاشاک غیرت ازہار

گری جو پھول تو صحن چمن ہوا گلرنگ
جو عکس سبزہ پڑا سبز ہو گئی دیوار

جو سرو خلعت فیروزہ رنگ پہنی ہے
گلو نکے بر مین زیبا ہی خلعت گلنار

مریض اگر کوی تفریح کے لیے آئی
چمن مین آتی ہی ہو جای دور سب آزار

سمجھ کے اہل جنون کھولی خار فصد اسکی
جو باندہے نرگس گلزار کو کوی بیمار

قلم سے زور نہین خوش نویس کا چلتا
غبار کا یہ کرے قصد وہ لکھی گلزار

ق

عجیب لطف یہ فصل بہار مین دیکھا
کہ چھوڑ دی پی تفریح آتشین جو انار

تو صاف وہ نظر آتا ہی وقت نظارہ
چمن مین جیسے کہ روئیدہ ہو درخت چنار

سرونکو بیٹھتی ہین محتسب بصد افسوس
چمن مین جاری ہین کیا کیا شرابکے انہار

قصیدہ لکھتا ہون ممدوحکے طرفکو ہی میلان
مثل صحیح ہی یہ دل بیار و دست بکار

حضور قلب ہی خاطر ہی مطمئن ہر طرح
بجا ہی مطلع برجستہ کی جو ہو تکرار

مطلع ثانی

مین لکھ رہا ہون جو توصیف حیدر کرار
گہر فشان ہو قلم کیون نہ مثل ابر بہار

شفیع روز جزا و قسیم نار و جنان
وصی خاص جناب محمد مختار

ہین وہ مدینہ علم نبی کے دروازہ
ازل سے علم لدنی کے واقف اسرار

بعقل پیر و لطافت جوان بطبع کریم
خجستہ خصلت و عالی مزاج خوش اطوار

نبی سے معجزہ شق القمر ہوا ظاہر
ہوا اشارہ سی اوسکے رد شمس دوبار

نبی سے بہر سواری ملا جو مرکب خاص
تو پائی عرش سے لڑنیکی واسطی تلوار

جو نان کا کبھی آکر ہوا کوئی سایل
تو بخشی آپنے ستر شتر کی اوسکو قطار

ہی اوسکے جود سے کثرت جو زر کے دینے کی
طبیب لکھتی ہین نسخون مین شربت دینار

عطا و جود ہی بیحد و بی حساب اوسکا
شمار کا نہین اوسکے زمانہ مین بے شمار

سخی و باذل و فیاض و اہل جود و نوال
غریب پرور و عاجز نواز و مہمان دار

جو ایک مانگی کوی تو کرے ور وہ دو بخشش
زہی عطا و خہی جود و حبذا ایثار

وہ اپنے دست کرم کو تو وا کری گا ہی
تو ڈوبی شرم کے دریا مین ابر و دریا بار

اوسے تعدد و اعداد ناگوارہ ہے
وہ ایک سمجھی کسیکو عطا کرے جو ہزار

خزینہ بخشی مین کب اوسی تامل ہو
نہ اپنی بکنی مین جسکو ہو حجت و تکرار

صدا سوال کے نہ عہد مین ہوئی اوسکے
کھلا اگرچہ رہا حرص سے لب سوفار

جو حاتم آے تو ہم مالک لے اوسے بخششین
گدا اونکی ہی زمانہ مین اوسکی ابر پکار

ملک جلو مین ہین اوسکی طرف تو گویان
اگر ہو اسپ فلک سیر تو وہ اپنی سوار

خدائی اوسکی صفت کی بیان مصحف مین
وہ بل آئی کو پڑہی شک جسے ہو یا انکار

یہ دو نو نور ایسے ہین ایک نبی و علی
نبی نے محکم محمی کہا اوسی کئی بار

حدیث سے بھی ثابت ہوا ہی یہ مضمون
عبادت سندی ہین علیکی سب اذکار

نہنگ بحر شجاعت امیر دین پرور
ہزبر بیشہ جنگاہ سرور ابرار

مثال شمع جو روشن ہی ہاتہ مین شمشیر
تو اوسکو دیکھہ کے جلتی ہین جنگمین اشرار

نجوم ثابت سیارہ فوج ہی اوسکی
سپر ہے گردہ خورشید ماہ نو تلوار

باوج چرخ و بزیر زمین ہی سکو ہراس
کہ فوق و تحت مین تلوار کا ہی دار و مدار

جلای خرمن جان عدو کو برق کیطرح
علم جو ہوی کبھی اوسکی تیغ آتش بار

برابر ایک کو دو حصہ معجزہ سے کیا
ہو المعرکۂ جنگ انگر جو دو چار

بلند معرکہ جنگ مین ہر اک سو آب
بکیر کا کہین غل ہے کہین صدا کے بدار

معاندونکی جو بہری نگاہ کیا امکان
وہ تیغ کوندہتی ہی معرکہ مین صاعقہ وار

مخالفین کے سر بوندیونکی طرح گرین
مثال رعد خروشان جو ہو دم پیکار

عدو اگر سپر کو باندہ کر آئے — تو کاٹ ڈالی یہ شمشیر اوسکو مثل خیار

جو دیکھے مرزۂ جان عدو کو پژمردہ — کرے وہ تیرونکی چار و نطرف سے بن بوچھاڑ

پڑے عدو پر اگر طعمۂ کرگسے اوسکو — قضا پکارتی ہی رہ گئی کہ ہان ہشیار

وہ جوشن ابر سیہ ہی وہ خود قبۂ نور — وہ نیزہ کاہکشان ہی تو وہ سپر شب تار

عدالت آپکی ضرب المثل ہے دنیا مین — کہ روح ہوتی ہی نوشیروانکی آپکی نثار

نہوی کہوٹی کہرے پرکھ اوسی کیطرح — ہی ذات اوسکی عدالت کے باب مین معیار

قطعہ

سنو یہ عدل شہنشاہ معدن انصاف — یہ نقل پونہچی ہی مجہکو بصحت اخبار

حضور شاہ امم بحر التساب فیوض — بوقت شب ہوی حاضر عقیل خوش اطوار

حساب سامنی تہا مال کا غنایم کے — بغور دیکھتے تہی اوسکو سید ابرار

عقیل آئی تو گل آپنے کیا وہ چراغ — وہ بزم ہو گئی تاریک صورت شب تار

عقیل بولے کہ ناخوش ہین آپ کیا مجہ سے — جو دیکہنا میرے موہنکا ہوا نہ آج گوار

امام بولے کہ روغن چراغ کا اسوقت — بہم ہوا ہے بہ بیع غنایم کفار

اگر دو تو غور کہ غیر از حساب لکہنے کے — کبہی اوسکی روشنی مین تمہی سے تہی نہ گفتار

کہا یہ اوسنی کہ صدقت یا امام امم — تمہاری عدل پہ جان عقیل ہوئی نثار

اک التماس مین کرتا ہون آج خدمت مین — کہ اوسکے شوق مین دلمین ہی میرے ہزار

کئی ہین مینے کچہہ اسباب اکل و شرب بہم — قبول ہووی جو دعوت فزون ہو عز و وقار

کہا امام نے باصد رضا و رغبت و شوق — قبول مین نے کیا اے برادر دیندار

غرضکہ دوسرے دن گہر عقیل کے آئے — شرف کے برج مین خورشید کا ہو جیسے گذار

وفور رغبت و اخلاق و فرط الفت سے — کیا تناول اوسی گہر مین جو کہ تہا تیار

یہ کی عقیل نے تب عرض سرور دین سے
کہ ہو گئیں کثرت اہل و عیال سے ناچار

علوفہ جو کہ معین ہے وہ نہیں کافی
امیدوار ہوں حضرت سے لطف کی اکثار

امام بولے کہ مقدور گر نہ تھا تمکو
تو میرے واسطے اطعام تھا بہت دشوار

کہا یہ اوسنی کہ حصہ میں سب کے قصر کیا
تب ایک شخص کے لائق غذا ہوئی تیار

ہوا یہ حکم کہ اب اس غذا سے زاید کو
ہمیشہ کیجئی محتاجوں کے لئے ایثار

ہوی ہین پرورش امت نبی کو خلق
کہ ہمکو اپنی شکم پروری ہی بس دشوار

نہ لاؤ صرف مین زاید جو احتیاج سے ہو
کرو وہ کام جو راضی ہو احمد مختار

جو بھوک پیاس کے شدت ہو کیجئی شکر خدا
کہ فقر و فاقہ ہمارے لئی ہی فخر و عار

ہزار جان فدا ایسے عدل گستر پر
سنا یہ حال نمایان حیدر کرار

نہین ہے وصف و ثنای علیکو حد و حساب
دعا مین چاہئے کرنیکو ختم یہ طومار

شہا بعصمت بنت رسول عالیقدر
شہا بعزت و جاہ آئمہ اطہار

بچائیے میرے کشتی تباہ ہونے سے
شتاب کیجئی دریای غم سے بیڑا پار

شہا برای خدا نے قدیر اور کبیر
شہا طفیل جناب محمد مختار

نصیب فتح و ظفر ہوی مجکو زود و شتاب
خدا کرے کہ ہو مخذول دشمن غدار

ہجوم فکر و تردد ہے اسقدر مجہپر
کہ تنگ جان سے ہوں اور زیست ہے دشوار

مین ایک بیکس و تنہا نہ یار و نی یاور
فساد پر ہین بہت دشمنان خبث شعار

بجز حمایت شہ آسرا نہین کوئے
کہ رہتی ہے مجھی تشویش و فکر لیل و نہار

مقام رحم ہے ہنگام دستگیری ہی
ہجوم فکر مین ہی اندنون نہایت زار

منشی مظفر علی اسیر

شاخ گل صدقے تیرے شمشیر جوہردار پر
بوی گل قربان تیری اسپ سبک رفتار پر

ماہ ہالہ کیون نہ ہو اوس چاند سے رخسار پر
چاندنی رہتی ہی شبکو تیرے در و دیوار پر

فوق ہی سقف مکانکو گنبد دوار پر
شمسۂ ایوان ہی طرہ مہر کے دستار پر

ہی زبان خامۂ قدرت زبان مرتضی
کیون یقین وحی سامع کو نہو گفتار پر

بردباری مرحمت جراءت شجاعت مردمی
ختم ہین ساری آیتین حیدر کرار پر

برق کہتی ہی یہ دلمین دیکھکر اوسکو سوا
ہون تصدق تیغ پر مین یا فدا رہوار پر

نام مولا کا فقط کافی ہی صحت کے لئی
باندہ دو یہ حرز لکہ کر بازوی بیمار پر

کم نہین گوہر سے اشک ماتم شاہ شہید
فوق ہی آنکہونکو میری جوہری بازار پر

ہاتھ کٹوا ہی نہ قبضہ سے دیا پہر گر علم
دل فدا عباس غازی سے علم بردار پر

مدح کرتے ہین تیری اصحاب کے اصحاب کہف
آفرین کہتی ہے نصرت خود تیری انصار پر

کب تیری جانب سے پہرتا ہی میرا روی نیاز
مونہہ نہ موڑون مین پڑے تلوار گر تلوار پر

فخر ہو جای میرا گر آپ رکہدین سر پہ پاؤن
کفش کا کل صاف طرہ ہو میرے دستار پر

ترک کی ای خضر جن لوگون نے تیری پیروی
غول اونہین بہٹکا کے لایا راہ ناہموار پر

اسقدر پہرتے ہین تیرے جستجو مین اتن
فوق ہی انکہونکو میری کوکب سیار پر

جان تک بہاگے اپنی کی نہ حیدر نے عزیز
سو رہے بیخوف فرش احمد مختار پر

چار عنصر ہفت دریا ہشت جنت دہ عقول
ساری اسرار نہان ظاہر ہین پشت چار پر

بسکہ کرتا ہون رقم مین ثنای ذوالفقار
قط نہین خامہ گویا بار ہی تلوار پر

ہون مریض عشق میری ہی ہی شاہا دوا
دم نکلتا ہی تمہارے شربت دیدار پر

بت پرستی کرتے ہین جو لوگ ہو نگے سنگسار
حشر مین وارے پڑین گے صاحب زنار پر

ہی توجہ شرط درد دل سے عاجز ہی امیر
ای مسیحا چاہیے احسان اس بیمار پر

بلند ہی صف مدحتین اب نشان قلم
کہلی ہی وصف علے مین میری زبان قلم

ہر ایک کا نام بہ ترتیب لوح پر لکھے
ہوا جو حکم خدا بہر امتحان قلم

خدا کے بعد لکھا اوسنی نام احمد کا
شگفتہ نام علی سے ہوا بیان قلم

علی ہے باب علوم نبی نہین کچھ بہ شک
حدیث نور ہی واحد ہے ترجمان قلم

نہ کیون ہو گلشن فردوس اپنا تختۂ دل
چمن طراز جب اوس مین ہو باغبان قلم

بھرا ہوا ہی یہ گلہای مدح حیدر سے
چمن سے خلد کی رنگین ہی بوستان قلم

جمی یہان ہین صف اعدا تیمی بدوی
ہی قتل کرنے کو استادہ تیر کمان قلم

جو آئی لڑنی کو میدان مین دشمن حیدر
کرے ہلاک اوسی تیرے ریسمان قلم

جگر مین اوسکے کرے کار خنجر و کارد
بڑہے جو ہاتہ مین لیکرکے وہ سنان قلم

حدیث و وحی الہی سی سب مدلل ہے
کہ مدح فاتح خیبر مین ہے بیان قلم

نبی نے لحم کہا اپنا حقنے نفس رسول
گواہ دو نو مین رکہتا ہون و زبان قلم

ہوئی ہین ظلم و ستم جو کہ آل احمد پر
بلند عرش معلے پہ ہے فغان قلم

ہوئی ہی جب سے شہادت علی اکبر کے
سیاہ آنسو نسے روی ہی یہ جوان قلم

ہے بحر مدح علی مین سفینہ جو جارے
یہی درست ہی ہو اوسکا بادبان قلم

علی کے حصن حصین مدیح قلعہ کا
ضرور ہے کہ معین ہو دیدبان قلم

علے و ال نبی کے ثنا کو لکھنا ہے
یہی ہی روح روان و یہی ہی جان قلم

لکھے جو وصف نبی و علی و آل نبی
تو موتیو نسے خدا نے بہرا دہان قلم

سنون جو عمر خضر دی خدای حی قدیر
علی و آل نبی سے ہو داستان قلم

لکھا جو نام خدا و نبی و شیر خدا
بلند دو نو جہان مین ہو امکان قلم

دعا پہ ختم قصیدہ کو جلد کر رضوان
ثنا سے سوی دعا پہیر اب عنان قلم

الٰہی دوست علی کے رہین سدا شادان
عدو کے فرق پہ زبان ہون قلم بسان قلم

مرزا کلب حسین خان نادر

واہ کیا روز طبیعت ہی کہ اللہ صمد
بے تکلف ہی مضامین کی آمد آمد

بلبل گلشن مداحے حیدر مین ہون
ہوتی ہی روح قدس کی بھی ہر وقت مدد

کیسے ممدوح کے مداح مین شاغل ہون مین
مجکو سحبان زمان کہئے تو ہان میز یبد

قرشی و ہاشمی و مطلبی ہے وہ شاہ
جد وہی آپکے ہین تہی جو محمدؐ کے جد

متحد ذات نبی سی ہی علی بہی اسطرح
جیسے مربوط ہے ذات احد سے احمد

سجدہ گہ قدسیونکی سنگ در دولت ہی
اہل ایمانکے لئے کوچہ ہے شہ کا معبد

کہین فرزند خدا شہ کو تو ہے کفر جلی
یعنے قرآن مین ہے لم یلد ولم یولد

خانہ زادی مین و لیکن نہ رہا شک باقی
گھر خدا کا ہی ولا شاہ زمن کا مولد

شہ مردان کو ملے خیر نسا سے زوجہ
ہوی فرزند جوانان جنان کے سید

ہی ہمایون و خجستہ جو ید اللہ کی ذات
ہم عدد نیک ہی اونسے بحساب ابجد

عرش اعلی ہے اگر پایہ کرسے جلوس
گاؤ ہی ثور فلک گاہ کشان ہی مسند

مالک خازن جنت کو اگر پہونچے حکم
صورت باغ خلیل آگ کو کر دے آبرد

معجزہ شق قمر کا ہے محمدؐ سے ظہور
چرخ خیبر شمس کو دوبار کیا آپنے رد

شاہ تہے عالم ارواح مین حامی جسکے
کی رسولان سلف کی ہی مصایب مین مدد

حافظ جنگ پیمبر رہے ہر جنگ مین آپ
چہ بہ خیبر چہ بہ خندق چہ باحزاب و احد

جب ہوا مد نظر وصف جبین انور
لوح قرآنکی ملی نسبت عمدہ بی کد

خال پیشانی انور کے مشابہ نہین نجم
کہ مجھے سورہ والنجم سے پہونچی ہی سند

شاہ کا روی کتابی ہی بلا شک قرآن
مینے پہونچائی ہی والشمس کے سورے سے سند

صاف رخسار ونکی جسوقت کہ پائی نہ صفا
جگر بدر مین حسرت سے پڑا داغ حسد

ہی یہ جایز جو کہون چشم سیہ کو مطلق
خط کو بسم دل قرآن کہون تو زیبا ہی
کون کہتا ہے کہ ہی خال سے جلوہ نما
چشم بد دور وہ انکہین ہی ہین عین عرفان
ہی خطا دون جو مین مشک ختنی سے تشبیہ
کرے ہمچشمی کے دعوی جو اون انکہونسی کبہی
رائحہ حد سے فزون میوہ جنت مین جو ہے
تہا پہ پہولا وہ ہتہیلی ہین فقط موسی کے
ید بیضا سے جو دے ہاتہونکو شہ کے تشبیہ
گنج بخشنے ہی اودہر سے تو ادہر سے ہی دعا
غرق دریای ندامت کرین گوہر کو وہ دانت
گردن صاف بیاض سحری سے بہتر
پشت ایسی ہے کہ ہمسر نہین جسکا کوی
کف پا کے جو صفا پیش نظر ہو جائے
جی مین آتا ہے کرون مطلع ثانی تحریر

ابرو ہر ایک ہی بسم اللہ قرآنکی مد
خط نہ ایسا کبہی دیکھا ہی نہ سطر جلی خد
ہی سویدای دل فاطمہ بنت اسد
دیکھ کے نرگس و بادام کو ہوتا ہی حسد
کہ غضب قدر کے ہی گیسوے مشکین سے سمد
دیدۂ نرگس گلزار مین پیدا ہو رمد
بو اوڑ آئی ہی اوسی سیب زنخ کے شاید
دست قدرت کے بنا ہی ... مین ید لعل کی ید
آدمی تہا مین خطا ہو گئی مجھ سے سرزد
عہد دولت مین ہی اوس شاہ کے یہ داد و ستد
لب ترا ایسے کہ ہو چشمۂ کوثر کو حسد
سینہ ایسا ہی کہ کینہ ہی نہ جسمین نہ حسد
صاف و پاکیزہ و ہمرنگ عذار امرد
آئینہ سکے نگاہوں مین ہو سنگ اسود
ہوئے اسوقت جو مجکو شہ مردانکی مدد

مطلع

بذل وجود و کرم و لطف کے ہرگز نہین حد
کی سکندر کو عطا خسروی روی زمین
تہی جیب صمد سے جود و سخا سی سردار
باغ و بستانکو وہ جو ہمرسبز کیا کرتا ہے

صد ہزار اوسکو ملین گو جو مانگی یکصد
خضر کو آپنے انعام مین دی عمر ابد
السخی کی ہے حدیث تو یہین ہی موجود سند
رشحۂ لطف سے ہی ابر بہاری کو مدد

عرش سے بہیجے اللہ نے تیغ دوزبان	کسقدر قدر ہے اوس شہ کی بدرگاہ صمد
سیتا ہین جو کوئی نام علی لیتا ہے	روح رستم کی بہی تہراتی ہے زیر مرقد

ق

رقم اک معجزہ کرتا ہون مین ازبہر ثواب	طبع موزونکو ہوئی ہے شہ مرداںکی مدد
دخل تشکیک نہین ہے یہ روایت ہے صحیح	متواتر مجھے پہنچی ہی کتابونسے سند
ہی یہ منقول کہ تہا ایک غلام حبشی	کہتے تہی خلق مین سب لوگ اوسیکو اسود
گوکہ تہا دور صدور ایسے گنہ کا اوس سے	بشریت سے خطا ہوگئی ناگہ سرزد
ایک کی مال کو اک روز چرایا اوسنی	تہا یہ امر اوس سے بہت دور بنہایت البعد
باندہ کر ہاتہ اوسے دار قضا مین لائے	پیش شاہنشہ دارای سفید و اسود
دم تفتیش نہ انکار وہ لب پر لایا	اور اقرار کیا جرم سے اوسنی بی کد
شہ عادل نے کیا حکم عدالت جاری	چور کا کاٹ دیا پونہچی کے نزدیک سے ید
اوسجگہ سے وہ گیا گہر کی طرف کو اپنے	تہی مگر ورد زبان شہ کے ثنا ہی بیحد
سنکے اک شخص نے حیدر سے کہا یون آکر	اے شہ عقدہ کشا خالق اکبر کے اسد
گوبکو شاہ کے وہ مدح و ثنا کرتا ہے	جس غلام حبشی کا کہ کٹا پونہچے سے ید
یم رحمت کو ہوا جوش و طلاطم اوسدم	اور گویا ہوے خادم سے وہ محبوب صمد
جلد کوئی حبشی کو میرے آگے لائے	تاکہ اللہ سے اوسکے لئے چاہون مین مدد
سنکے یہ خادم اوسے شاہ کے آگے لائے	دیکہہ کر اوسکو دعا کرنے لگے شیر صمد
اور یون دست بریدہ کو کیا زخم سے وصل	کہ نہ گویا کہ کٹا تہا کبہی پونہچے وہ ید
معجزہ سرور دین سے جو ہوا یہ ظاہر	ایک عالم کو ہوی دیکہہ کے حیرت بیحد
ذات حضرت کے عجایب کی ہے مظہر لاریب	یہ امورات نہین شاہ سے کچہہ مستبعد

یا الٰہی یہ تمنای دلی ہی شب و روز
شاہ کا سایہ فلک بر سر مداح ہوید

ہو کبھی ابلق ایام سے مجکو نہ گزند
ہو مددگار مرا راکب دوش احمد

دوست جتنی ہین وہ مسرور رہین تا محشر
اور دشمن کو لگے پای حوادث سے لکد

جو معاند ہین سو ہین خستہ و مخذول و خراب
رہی مداح پہ الطاف و کرم تا بہ ابد

خاص ہی نادر مداحکے حق سے یہ دعا
جلد حیدر کے زیارتسے کری مستعد

میر حیدر مہدی صاحب متخلص بہ حیدر

بدلتا ہی ہمیشہ رنگ اپنا گنبد خضرا
کبھی گلگون کبھی میگون کبھی نیلا کبھی پیلا

دکھاتا ہی نئے انداز سے یہ شعبدہ بازی
کبھی صحرا کبھی سبزا کبھی غنچہ کبھی لالہ

کبھی ویران کرتا ہی کبھی آباد کرتا ہے
رواں ہی آج گر دریا تو کل ہی خاک کا تودا

کھلا گر کوی گل آنکھوں مین اسکے خار سا کھٹکا
دیا جھونکا خزانکا جب کوی غنچہ چٹک نکلا

چلن اسکا کبھی یکسان نپایا اہل عالم سے
کبھی بستر قالین کا کبھی ہی خشت کا تکیا

بشر کے ساتھ توام ہین فلاح و رنج دنیا مین
کبھی عسرت کبھی عشرت کبھی کمل کبھی دیبا

بخور مشک تہا جنکے لئے دہونی رمائی ہین
لٹاتی تہی جو سیم و زر ہوا اونکے ہاتہ کا لقما

مرصع تاج و چتر زر تہے سر پر جنہین کل تک
اونہین کے کاسۂ سر ٹھوکرین کہا کر ہوی سرما

بٹھایا خاک ذلت پر اوٹھا کر تخت زرین سے
چہ اسکندر چہ کیکاؤس کیا بہرام کیا دارا

ہوا جو نامور گمنام اوسکو کر دیا اوسنے
نہ افلاطون ہی نہ بقراط ہی نہ بو علی سینا

کسی کا اوج دنیا مین پسند آتا نہین اسکو
مٹایا اوسکو فوراً خو نسے فن مین ہوا یکتا

کیا پیوند خاک انکو ہوی جو جو زمانہ مین
سخن فہم و سخن دان و سخن آرا سخن پیرا

اسیکے جان کو روتی ہین ہمیان قبر سوتی ہین
پری پیکر پری چہرہ قمر طلعت قمر سیما

کسیکو مطمئن ہمنے نہ دیکھا دار فانی مین
کہین شادی کہین ماتم کہین خندہ کہین گریا

نہ رنگ وان ہے لالہ دل ہی یا دریا مین طوفان ہے
نہ گل کو مطمئن پایا نہ بلبل کو امان دیکھی
نہین فانوس تکمین بھی امان وہ جو نکلی شمع نکو
نرالا ہے چلن دنیا کا دور آسمانی مین
خدا زر کو سمجھتے ہین مگر جب داغ کہاتی ہین
رخ گمر دونکو نیلا کر دیا آہ غریبان نے
کیا کرتا ہے خون ناحق کو مخلوقات عالم کا
ڈرا کر آہ مظلومانسے ورنہ دیکھہ لیگا تو
خمیدہ بار عصیانسے ہوی پشت قمر پہر بہی
نہ شیوہ اب بہی چہوڑا اپنا تونی بیحیائی کی
اری ظالم تجہے بہی سامنا عادل کا کرنا ہے
تکبر کر نہ اتنا ایک قرص افتابے پر
اوٹہانا سر کو نخوت سے جہکا دیتا ہی گردنکو
پہپہولی دلکے مینے خوب پہوڑے اپنی غصہ مین
ہی نخوت سے تہا سرشار یہ سنکر نہ تاب آئی
چڑہائی آستین قہر اور قہر سے دیکھا میری جانب
کہا مجہسے تمسخر سے کہ ای بیدانش و بینش
اری او طفل مکتب کے تو ہی نادان ابجد خوان
بڑے بات اور چہوٹا منہ مثل یہ ختم ہی تجہپر
کلام سخت کی عادت تیری معلوم تہی مجہکو
اری تو خاک کا پتلا ہی تیری کیا حقیقت ہے

بہت سے آشناؤنکو اسے مین ڈوبتا دیکھا
اسے گلچین کا ہے کہٹکا اوسی صیاد کا ڈرکا
چراغ زندگی گل ہے فنا کا جب لگا جہوکا
بالفت اس سے جو لپٹا اوسیکو خاک کر دیکھا
تو کہتے ہین کہ تہا چنگاریونپر لال کا دہوکا
نہ کیونکر غل مچا مین دل تو ہی عالم کا جل بجہا
اری ظالم قضا کا خوب تجکو مل گیا حیلا
کسی بیکس کا تیر آہ کر دیگا تجہے اولٹا
سمجہ اب تو ہوا آخر بڑے بولونکا سر نیچا
وہی طوفان ہی بدعت وہی ہے شور و شر برپا
اری ہجر و ستم پیشہ نہین کچہ حشر کا ڈرکا
جلا کر ماہ کے قندیل تجہکو ہو گیا غرا
اری بہولا ہے تو اسپر نہین تجہسے کوی اونچا
مشبک کر دیا تیر ملامت سے جگر اوسکا
ہوا غیظ و غضب سے سرخ رنگ گنبد خضرا
عدو پہلے سے تہا اب قاتل خونریز بن بیٹہا
خدا کی شان تجہکو بہی خردمندی کا ہی دعوی
معارض ہو بہلا اگر کوی پیر کہن سالا
ابہی ای طفل تو نے کیا ہی خشک و تر دیکھا
مگر مین در گذر کرتا تہا تجکو جانکر لڑکا
نگاہ قہر سے دیکہون تو جلکر کوہ ہو سرما

نہین معلوم تجکو کیا ہماری اسیا گردی
تجھے بھی ہین ڈالو نکا سمجھتا ہی اگر دانا

نہ تاب آئی مجھی بھی چرخ کلپھر زہ درائی پر
میرے بھی منہ مین جو ۔۔ جوابا اوسی کب دیتا

اری پیر کہن سالہ مجھے آنکھین دکھاتا ہے
غلط ہے زعم تیرا خود ستائی ہی تیری بیجا

وہ ہونگے اور جو دبکی سی تیری خوف کہا نیگی
جوان ہون نہین خمیدہ پشت بڈہو نسے نہین ڈرتا

نہین ہے گو ہمارے پاس ملک و فوج سیم و زر
غنی ہین فقر کی دولت سی ہی اسودہ دل اپنا

توسل ہے مجھی حاصل شہنشاہ دو عالم سے
ہوا ایسا جہا نہین جسکے ضرب تیغ کا سکا

نہین طاقت تجھے میری طرف کو انکھہ اوٹھا نیکی
تیری قدرت سے میرا بال بیکا ہو نہیں سکتا

نسیم اب آ و اپنے کام پر یکبک گوھر جانی دو
نہ اسکے منہ لگو ہی اسکے سر مین علت سودا

ثنا و مدح اوستاد خضر اس چرخ گردونکو
اسی بہی علم ہو جائی کہ اسکے کون مین آقا

سنبھل بیٹھو ادب سے دست بستہ ہو کے عرض کر
وضو کوثر سے کر لو تب پڑھو یہ مطلع زیبا

مطلع

نثار مرقد عرش آستان سید والا
دُر اشک و گل عنا متاع جان دل بینا

قسیم باغ علیین نسیم گلشن یسین
امام مسجد اقصی خطیب ممبر طاہا

علی حبہ جنۃ قسیم النار والجنہ
امام الانس والجنۃ وصی مصطفے حقا

وصی حق صفی حق امام حق کلام حق
ولی والی و مولا علی و عالی و اعلا

دلیل حق وکیل حق خلیل حق نبیل حق
لسان حق نشان حق بیان حق بیان ابکا

انیس مجلس خلوت جلیس پردہ قدرت
رئیس منزل وحدت حبیب خالق یکتا

امیر کشور ایمان وزیر خاصہ یزدان
سریر عدل کے سلطان نظام عالم علیا

وجود پاک اوسکا باعث ایجاد عالم ہے
وہی اول وہی آخر وہی مقطع وہی مبدا

دلیل منزل عرفان حقایق بین حقایق دان
سبیل رحمت یزدان قسیم کوثر و طوبی

سخاوتمین قناعتمین شجاعتمین عبادتمین — مروتمین فتوتمین نظیر انکا نہین پیدا
سراپا قدرت یزدان مجسم رحمت رحمان — امین خالق سبحان بشیر جنت الماوا
ملک ہین تابع فرمان غلام خاص ہین غلمان — وحوش و طیر و انس و جان اوسی در پر سر افگندا
دو عالم میہمان انکے بابجے دو جہان پر — زمین سفرہ فلک سرپوش اوسکے خوان نعمت کا
دبستان مین اوسکی عقل کل ہے طفل ابجد خوان — خضر نے اوسکے صحبت مین ہدایتکا ہنر سیکہا
عزیز مصر ایمان ہے خدیو ملک عرفان ہے — ہوا تاج شفاعت اوسکی فرق پاک پر زیبا
وصی خاتم مرسل امام افضل و اکمل — خلیلی ہے نسب انکا اخی سید بطحا
یداللہ ہے لقب انکا عذاب اللہ غضب انکا — نبی کی قوت بازو ہین زوج فاطمہ زہرا
جلال انکا جلال حق عتاب انکا عتاب حق — عقاب انکا عقاب حق کرم حقکا کرم انکا
امین راز پیغمبر طریق شرع کے رہبر — شفیع عرصۂ محشر شہ دنیا و ما فیہا

ولہ

آیا ریاض مدح مین موسم بہار کا — عالم زمین شعر پہ ہے لالہ زار کا
کینا ڈر ہے سبزہ فلک کج مدار کا — شاگرد ہو نمین قدسی ابلق سوار کا
پھر خوف کیا ہے برزخ و روز شمار کا — کرار پر مدار ہے دار القرار کا
راکب ہی جو کہ دوش شہ نامدار کا — خادم ہی خاکسار اوسی شہسوار کا
مداح بوتراب کا ہی اوج عرش تک — رتبہ بلند ہو گیا مشت غبار کا
حب ابوتراب سند ہی بہشت کی — لوح جبین پہ صاد ہے خط غبار کا
باب ثنا مین روح قدس کا ہون ہم سبق — مداح ہون مین قاسم جنات و نار کا
کاغذ حریر خلد قلم شاخ طور ہے — مسطر بنا ہے خط شعاعی کے تار کا
شیرین زبان فصیح بیان خوش کلام ہون — ہر لب پہ ذکر ہے سخن خوشگوار کا
شہرہ ہی اپنی سیف زبانیکا دہر مین — یہ فیض ہے ثنای شہ ذوالفقار کا

جنت صلا ہی دوستی بوتراب کا
دشمن ہے مرتضے کا سزاوار نار کا

روز ازل پیا ہے ولای علی کا جام
آنکھونمین کیف ہے نشہ بی خمار کا

خامہ کی منہ سے گوہر مضمون ٹپکتی ہین
پانی دوات مین ہے دُر آبدار کا

شیعو نکے کاروانکا ہی نام علی دلیل
خضر ولا ہے سلسلہ جنبان بہار کا

تفضیل تو ابین خالص ہے اعتقاد
کہوٹا چلن نہین کامل زر عیار کا

آدم سے تا بہ ختم رسل غیر مرتضے
مولد بنا ہے کس کا حرم کردگار کا

پہرتا ہے مہر مرقد شاہ نجف کے گرد
پروانہ ایسا چاہئے شمع مزار کا

احزاب مین بحکم جناب رسول حق
آیا جو رن مین شیر زیان کردگار کا

تہا اوسطرف مقابلہ مین عمر عامری
سرخیل تہا سپاہ ضلالت شعار کا

رویین تن و سیاہ دل و شکل پیل مست
کرتا تہا سامنا تن تنہا ہزار کا

دوہری زرہ تہی بر مین جہلتہ تہی خود بہے
پنہا جہلم مین روے سیہ نابکار کا

دو تیغین پر تلے مین حجازی و مغربی
گوشہ کمان کا دو شپہ منہ جیسے مار کا

گینڈی کی ڈہال پشت بہ بخت سیہ کیطرح
گرز گران وہ جسپہ ہو شبہ منار کا

ایک کر گدن مثال عراقی ہی زیر ران
لنگر سے کانپتا ہے بدن راہوار کا

میدان مین آکے دیو سا چنگہاڑنے لگا
گویا کہ شیر آیا تہا طالب شکار کا

پیدل تہے معرکہ مین امام فلک جناب
تہا عرش پر قدم شہ دلدل سوار کا

جا ہی زرہ قمیص نبی حافظ بدن
بالاے سر عمامہ رسول کبار کا

قبضہ مین کارخانہ قدرتکی ذوالفقار
اور پیش رو جلو مین غضب کردگار کا

حضرتکے سمت دیکہکی بولا وہ خیرہ سر
پیدل سے لطف کیا ہی میرے کارزار کا

لشکر مین مصطفے کی نہین تہا لڑائی کا
تہا حوصلہ مقابلۂ یار غار کا

ہنسکر کہا علی نے کہ ہر دہیان ہی تیرا
بہاری ہی تجہپہ روکنا پیدل کے وار کا

ہٹتے نہیں پیادونکے رنسے کبھی قدم
مرکب پئی سوار سبب ہے فرار کا

غصہ مین آکے کودکے گہوڑے سے عمر نے
پے کردیا شقی نے قدم راہوار کا

بعد از کلام و بحث بڑہا تول کر حسام
ہنگامہ رزمین گرم ہوا گیرودار کا

رد و بدل تہی ظہر تک اسلام و کفر مین
غیظ آیا جوش مین اسد کردگار کا

دونو طرف کے گشت سے اوٹہی تہی رنسے گرد
تہا آسمان بلند تتق تہا غبار کا

تکبیر کہکے شیر خدا نے لگایا وار
نازل فلک سے قہر ہوا کردگار کا

تہا زلزلہ زمین کو فلک کو تہی تہرتہری
دل کانپتا تہا رستم و اسفندیار کا

مثل خیار گردن مغرور کٹ گئی
سر سو قدم پہ کٹ کے گرا نابکار کا

تکبیر کے صدا ہوئی لشکر سے یون بلند
کر گوش ہوگیا فلک بے مدار کا

بولی بنی عبادت کونین سے فزون
پیش خدا ثواب ہے اس ایک وار کا

حیدر ثنای صاحب دورانکا وقت ہی
دکھلادے دوستونکو تماشا بہار کا

میر مظفر علی اسیر

کیا کرسے دنکو نہین پاتا ستاری آفتاب
ورنہ لاکر روضۂ اقدس پہ واری آفتاب

تم ہوی پیدا تمہاری سات سب پیدا ہوے
عرش و کرسی حور و غلمان چاند تاری آفتاب

ہوگیا جب چہرہ پرنور شہ سے سامنا
ابر مین چھپ چھپ گیا غیرت کے ماری آفتاب

وہ مسیحا بیزبانونکو اگر گویا کرے
دی صدا مہتاب گردونپر پکاری آفتاب

چہرۂ پرنور مولا کا رقم کرتے ہین وصف
ای فلک مضمون یہ روشن ہماری آفتاب

تیرگی زایل کرو تم بخت عالم کی اگر
ورنہ غالب شب ہو جیسے ماہ ہاری آفتاب

چرخ چارم سے شہا مسند تمہاری کم نہین
ہی بسان میر فرش اوسکے کناری آفتاب

ہر سحر آتا ہی گردونسے دہولانے ہاتہ منہ
آفتابہ بنکے ایوانمین ہمارے آفتاب

او ہم تم چلکے ہون حضرتکے روضہ کے نثار
بس یہی عیسی سے کرتا ہی اشاری آفتاب

نقل ہی سو نقل ہی اور اصل ہی سو اصل ہے
خاک نقشہ روی مولا کا اوتاری آفتاب

نقش پای شاہ کا مضمون لکھا کلک نے
شکر باری ہوگیا تسخیر باری آفتاب

ہے ہوالاول ہوالآخر جو شان ذات رب
یا علی کہتا ہے وہ حق مین تمہارے آفتاب

نور بخشی پر جو آجاے گا رخسار امام
چرخ پر ہوجائینگی ساری ستارے آفتاب

اسقدر شاہ نجف کا ہی اوسی پاس ادب
دور سے کرتا ہے روضہ کے نظارے آفتاب

دیدہ کم مین اگر دیکھی کبھی دشمن تمہین
نیزہ خط شعاعی پہینک ماری آفتاب

ہون محب شاہ کچہ دہشت نہین مجکو اسیر
جتنے چاہی روز محشر لے حراری آفتاب

مرزا محمد زکی خان متخلص بہ زکی

مدح خوان ہونمین ازلسے شاہ خیبر گیر کا
قدسیونمین وصف ہوتا ہی میری تقریر کا

وصف ہوسکتا نہین سلطان خیبر گیر کا
کند ہے تیغ زبان یارا نہین تقریر کا

ساقی کوثر تیری الفتمین ہین سرمست ہون
دمبدم پیتا ہون ساغر بادہ تطہیر کا

میرے دلسے پوچہئے کیفیت خم غدیر
کیا مزہ چکہا ہے مینے بادہ تطہیر کا

یا علی مشکلکشا بیشک نے مانیکا ہی تو
دل قوی ہی نامسے تیرے ہر اک دلگیر کا

آنکہین اپنی دیکہہ کر ملتی ہین سب حور و ملک
نقش پا تیرا بلاشک نقش ہی تسخیر کا

بہا گئی خالق کو تیرے صورت عالم پسند
عرش پر پہونچا دیا خاکہ تیرے تصویر کا

دوش احمد پر قدم اللہ رے تیرا مرتبہ
خاکمین نقشہ ملایا ہر بت بی پیر کا

مال و زر سے بہر کے دی سایل کو اونٹونکی قطار
اک جہان بندہ ہو تیرے فیض عالمگیر کا

دید پہر اپنا دکہا اے خسرو دلدل سوار
منتظر ہے دل نہایت ہر جوان و پیر کا

نام ہی تیرا ید اللہ ای امیر کارساز
کام چلتا ہی تیری تدبیر سے تقدیر کا

ذوالفقار پر قدم کے یہ چمک کا فیض ہے
کفر کے ظلمت میں عالم بنا تنویر کا

خانہ کعبہ ہوا روشن ولادت سے تیرے
ہو گیا بتخانو میں غل نعرہ تکبیر کا

دیکھ کر حیدر کا رتبہ محو و بیخود ہو گیا
ای نصیرے ہو میں دیوانہ تیری تقریر کا

رکھتے ہیں ناد علی کو کب حسینان جہان
لوح دل پر نقش ہے اس نام با توقیر کا

دختر زر کو عنایت کر دیا حسن ملیح
بنگئی سرکہ نمک چہرہ کا ہی اس تاثیر کا

سپہر رہا ہی آنکھوں میں وہ گنبد خورشید رنگ
دلمین نقشہ کھنچ رہا ہے روضہ کی تعمیر کا

روضۂ شاہ نجف کی صبح کا مشتاق ہے
یا خدا دکھلا اثر اس نالہ شبگیر کا

صحن اقدس کی صفای کم نہین فردوس سے
خاک میں بخشا ہی خالق نے اثر اکسیر کا

آنکھیں وہ تو ہوں منور صورت خورشید و ماہ
شمسۂ ایوان جو دیکھی شاہ خیبر گیر کا

لال بہتر ہو گیا در نجف ہوتے بنی
کیا جواہر خانہ ہے سلطان عالمگیر کا

سلسلہ بخشش کا ہاتھ آئی نہ اولجھی فکر میں
دیکھی جو حلقہ تیرے دروازہ کی زنجیر کا

سیر گلزار نجف کس فصل میں ہو گی نصیب
دیکھئے کھلتا ہے کب غنچہ میرے تقدیر کا

صاف دل ہوں صاف طینت سے مجھی ہوتا ہے عشق
یا علی ہالہ ہوں تیرے چاند سی تصویر کا

اپنے روضہ پر نہ بلوایا زکی زار کو
کچھ سبب کھلتا نہیں مولا تیرے تاخیر کا

زکی

بادشاہ دین و دنیا یا امیر المومنین
تاجدار خلد و طوبی یا امیر المومنین

ماہ رمضان میں ہی صدمہ یا امیر المومنین
ماتم ان روزوں ہی برپا یا امیر المومنین

مرتبہ کسکا ہی ایسا خانہ اللہ میں
تم ہوے پنہان و پیدا یا امیر المومنین

کھا کے زخم جان ستان پونچا بام الوداع
روئی نابینا و بینا یا امیر المومنین

دی نہ مہلت بھی دوا کی موت نے دو چار روز   ای غریبون کے مسیحا یا امیر المومنین
انس و جن نے اس شہادت کا ترے ماتم کیا   خون مین تر تھا قد بالا یا امیر المومنین
نعرہ اللہ اکبر آپ فرماتے رہے   اور کچھ موںھ سے نہ نکلا یا امیر المومنین
پیش خالق تا نہ ہر منکر کو کچھ حجت رہے   معجزے دکھلاے کیا کیا یا امیر المومنین
لاش پر زینب یہ نوحہ کرتی تھین با شور و شین   مین پکارون کسکو بابا یا امیر المومنین
نیلگون زخم جبین سے روی حضرت ہو گیا   تن بدن مین زہر چھٹکا یا امیر المومنین
نیر برج شہادت پر شفق عارض ہوئے   خون مین ڈوبا روے زیبا یا امیر المومنین
سرخ ہے دامن تلک ساری قبای شاہ دین   زخم سے فوارہ چھوٹا یا امیر المومنین
بعد احمد آپکا بھی سر سے سایہ اوٹھ گیا   آجکل ویران ہی بطحا یا امیر المومنین
ہای بابا کہتا ہے عباس دلبر آپکا   روتی ہے اولاد زہرا یا امیر المومنین
ہجر سے تاریک راتین ہو گئین شبہای قدر   چھپ گیا حضرت کا جلوہ یا امیر المومنین
زلزلہ کون و مکان مین ضرب ناحق سے ہوا   ہل گیا عرش معلی یا امیر المومنین
بی ادب کافر نے قدر مصحف ناطق نہ کی   لوح قدرت تیغ بیجا یا امیر المومنین
شاہ دین نے آپ جو کھایا وہ قاتل کو دیا   ختم ہے یہ زہد و تقوی یا امیر المومنین
قوت بازوی احمد حیدر خیبر کشا   قبضہ مین ہے دین و دنیا یا امیر المومنین
نوح و آدم دو نو تیرے مرتبے کے ہین گواہ   جانتے ہین کوہ و صحرا یا امیر المومنین
رتبۂ معراج احمد کیا کوئی جانے بھلا   جانتا ہی حق تعالی یا امیر المومنین
ہو زکی خستہ کی یہ عرض یا مولا قبول   کربلا کا دیکھون نقشہ یا امیر المومنین

منقبت شفیعہ روز جزا حضرت فاطمہ زہرا علیہا

آلاف التحیۃ والثنا کلب حسین خان نادر

ہی فزون مریم حوا سی بہی شان زہرا ہی خداوند جہان مرتبہ دان زہرا
اوسکی عصمت کے ہی قرآن مین موجود دلیل ہے عیان آیہ تطہیر سے شان زہرا
من اذاہا پی اثبات ہی کافی مجھکو خارج ایمان سے تہی رنج رسان زہرا
ہے پدر خیر ورا آپ ہے وہ خیر نسا سب جوانو نکے ہین سید پسران زہرا
پیشتر لاتے تہے تشریف جہان ختم رسل عرش سے کیون نہ بڑہے اوج مکان زہرا
سجدہ گہ مومنو نکے کیون نہ در عالی ہو بسکہ تہا مہبط جبریل مکان زہرا
واہ کیا مرتبہ مستند رہی اللہ اللہ کہ نبی کہاتے تہے سوگند بجان زہرا
فخر کرتے تہے نبی دختر نیک اختر سے ارفع و اشرف و اعلی تہی یہ شان زہرا
جب وہ آتی تہین تو کرتے تہے پیمبر تعظیم جز خدا قدر نہی رتبہ و شان زہرا
روز کو دیدہ دل سوی خدا رہتا تہا شب کو وا رہتی تہی چشم نگران زہرا
بات ہر ایک تہی حدیث نبوی کی مانند وحی و قرآن سی جدا تہا نہ بیان زہرا
کبہی ممکن ہے نہتا دعوی باطل اوس سے حق اگر پوچہو تو حقگو تہے زبان زہرا
جور اعدا سے گلہ وہ نہ کبہی کرتے تہے صبر ہر وقت رہا قفل دہان زہرا
کذب کا کوی تصور کرے کیونکر اوپر ماہی بحر صداقت ہی زبان زہرا
فاقہ پر فاقہ کیا سیر نکہایا گاہے تہی فقط نان جوین نعمت خوان زہرا
چشم خورشید نے دیکہا نہ کبہی سر عریان اہل عصمت ہین جو دنیا مین بسان زہرا
باغ مین سنبل و گل نرگس و غنچہ ہین ایک مثل گیسو و لب و چشم و دہان زہرا
حسن رخسار سے گل خار ہی کہاتی تہی مدام تنگ غنچہ ہے دیکہا جو دہان زہرا
ابیاری سے سرشکونکے وہ تر کرتے تہے خشک ہوجاتی تہی جسوقت کہ زبان زہرا

شکوۂ جور و جفا آہ نہ آیا مونھ پر
شاکر حق رہے دن رات زبان زہرا

خشک روٹی کو بہ از لقمۂ تر جانتی تھی
آشنا ذائقہ سے تھی نہ زبان زہرا

واہ کیا صابرہ و شاکرہ تھی بنت نبی
سود سمجھے جو ہوا کچھہ بھی زیان زہرا

برکت اوٹھ گئی رحلت کی نبی کی ای وائے
جور افلاک ہوا یہ بزیان زہرا

رنج و کلفت مین کٹی زیست کے دن تا شش ماہ
باپ کے ساتھہ گئی راحت جان زہرا

لوگ ہمسایہ کے رو دیتی تھی جب سنتے تھے
گریہ و نالہ و فریاد و فغان زہرا

جب کہ دنیا سے اوٹھا آہ رسول عربی
تو رہی یاد غم دوری نے میان زہرا

گوش گل باغ مین ای باد صبا ہو مجروح
اخذ بلبل جو کرے طرز فغان زہرا

منفعل ابر ہو شرمندہ ہو شمع گریان
دیکھ لے جو مژۂ اشک فشان زہرا

مرتے دم تک نہ اوسے یاد پدر کی بہولے
باپ کا نام رہا ورد زبان زہرا

سر قلم ہا غیون نے وائے ستم کر ڈالا
یعنی شبیر جو تھا سرو روان زہرا

زہر سے ہو گئے شبر کے جگر کے ٹکڑے
ذبح شبیر ہوا فاتحہ خوان زہرا

کربلا مین اوسے پانی نہ ملا وای دریغ
جو ستاتا تھا جو شب و روز زبان زہرا

آہ صد آہ وہ خولی کے چڑہا نیزہ پر
تکیہ جب کا کہ بنا کرتی تھی ران زہرا

میوہ کہانیکو ملے حلہ پہننے کے لئے
پیارے اللہ کو تھے کیا پسران زہرا

نہ لگا ہاتھہ کبھی زخم جگر کا مرہم
ہائے اچھا ہوا درد نہان زہرا

آہ سے ہوتی تھی تائید کہ دم ضعف اوسکو
ناتوانی تھی فقط تاب و توان زہرا

فاطمی مارے گئے مار یہ مین وای دریغ
باقی سجاد سے ہے نام و نشان زہرا

حیدر و زینب و کلثوم و شبیر و شبر
مرگ زہرا مین تھی یہ نوحہ گران زہرا

ہم تہیدست ہین تحفہ نہین کچھہ پاس مگر
بھیجے لا کے تحیت بروان زہرا

یہ دعا ہے کہ بپا ہووے جو ہنگامۂ حشر
نادر زار حزین ہو بامان زہرا

رضوان

اس طرح ہے ریاض مین تحریر　　نجم اک عرش پر تہا مہر منیر
جسکے چہرہ کے نور رخشان سے　　سب منور تہا عرش رب قدیر
جب گروہ ملاء اعلے نے　　دیکھ کر اوسکے نور کے تنویر
عرض کے بارگاہ خالق مین　　اے خبیر و بصیر وحی و قدیر
کس کا یہ نور جلوہ افزا ہے　　جس سے روشن ہے سارا عرش قدیر
حقنے اوسدم ملائکہ سے کہا　　ہے یہ ایک دختر رسولؐ کبیر
نام اسکا ہے فاطمہ زہرا　　باپ کا نام ہے بشیر و نذیر
خاتمہ اس پہ ہوگا عصمت کا　　اسکو ہم دین گے چادر تطہیر
خاتم الانبیا کے بیٹی ہے　　اور ہے ام شبر و شبیر
اسکا شوہر ہے حیدر صفدر　　جسکو بہیجین گے عرش سے شمشیر
جب یہ معبود کے ندا آئے　　سنکے پڑہنے لگے ملک تکبیر
جب ہوئین خلق خلق مین زہرا　　ہوگئے زرد مہر کے تنویر
سن مین کم تھین کہ حکم حق سے گئین　　سوے جنت خدیجۂ دلگیر
مادر مہربان شفقت سے　　پرورش مین رہے رسول کبیر
جب کہ حد بلوغ کو پوہنچین　　بعنایات خالق تقدیر
خواستگارے کو مکے و مدنی　　صاحب جاہ و منصب و جاگیر
باادب مثل چاکران مکین　　آئے پیش شہ بشیر و نذیر
سب کو حضرت نے یہ جواب دیا　　مجکو ہے انتظار وحی قدیر
مطلقًا اس مین مجکو دخل نہین　　مین ہون محکوم حاکم تقدیر

عقد زہرا بحکم حق ہوگا　　کہ وہ زہرا کہ ہستی کا ہے حلیم و بصیر
ایک دن جبرئیل نے آکر　　حکم خالق سے کی یہی تقریر
کفو اس کا نہین سوائے علی　　عقد اس کا پڑہو بشیر و نذیر
عرش پر خطبہ خوان ہوی جبرئیل　　اور میکال خطبہ سے تکریر
بعد ازان صبح کو یہان حضرت　　خطبۂ عقد کے ہوے بتقریر
ہوئی رخصت رسول سے زہرا　　لائے گھر اونکو تب جناب امیر
کی سفارش علے سے زہرا کے　　میری بیٹی ہے منبع تطہیر
یا علے میرے میوہ دل ہے　　بخشد و بھولے سے ہو گر تقصیر
عرض کی دست بستہ حیدر نے　　ذات انکی ہے مجمع توقیر
انکی لونڈے کبھی نہین خاطے　　اوس نے پائی کبھی نہین تقدیر
بعد ازان ختم انبیاء رسل　　کی دعا حق سے اے سمیع و بصیر
زن و شوہر مین دے تو الفت کو　　نسل مین کر عطا بہت تکثیر
ختم کر کے دعا یہ کر رضوان　　پیش خالق کہ اے مجیب و خبیر
بخشدے بحق بنت رسولؐ　　جو گنہ ہون میرے قلیل و کثیر
حشر کے روز فضل سے تیرے　　قرب حیدر ملے مجھے جاگیر
مین نجف مین پونہچ کے مرجاؤن　　کفش کن مین لحد کے ہو تعمیر

منقبت جناب امام حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرزا کلب حسین خان نادر بہاریہ

ابر نیساں کے جو ہین شبنم گلشن مین اثر　　جو خذف پر گرے قطرہ تو بنے وہ گوہر

بادشاہان جہاں کے لئے زیبا ہے اگر
بلبلوں کو جو ہوے عشق جوانی سے خبر
کہ رہا ہوں جو میں وصف و صفت و لطف بہار
مجکو پایا دم تحریر جو خواہان دوات
یون جو طالب پئی قرطاس برائے تحریر
یہ اثر باد بہاری نے کیا ہے پیدا
اسقدر جوش پہ ان روزون ہے تاثیر بہار
فیض عالم کو ہے اشجار چمن سے حاصل
صاف کتنی در و دیوار چمن ہین ایوا
خوشنما سبزۂ تر ہے روش پر اسطرح
نہرین ہر روز جو ہنگام سحر لیتے ہے
باب جنت کی رہی قدر نہ اب ضوانکو
غیرت کوچۂ عطار ہین اطراف چمن
بن گیا طرۂ دستار حسینان جہان
قدر کچہ تنگدلونکی چمنستان مین نہین
چاندنی پہولی ہے تو اوس سے یہ ہوتا ہے عیان
توب جو سر ہو تو وہ جائین صدائے غنچہ
صورت دستۂ گل تیشے سے ہوتی ہی عیان
بنکے گل ہاتھ مین آتا ہے زہی فصل بہار
لطف گلزار خلیل اوس سے نظر آتا ہے
برگ برگ چمنستا ہی بہرا جادو سے

فصل گلمین گل طرہ کے بنائین افسر
باب نیچم کو گلستانکے کیا ہے از بر
پر بلبل ہے قلم تو رگ گل ہے مسطر
لائی ہی غنچۂ سوسن کو ابہی باد سحر
تو کہی مرغ چمن سے ورق گل بہتر
ریشۂ خامۂ خشکیدہ بنا سنبل تر
کہ قلمند انہین قائم طعنی ہین سب مو کے پر
مثل طوبی ہے ہر اک شاخ سے سایہ گہر گہر
کیا کرے قصد پئی سیر پہسلتی ہے نظر
مخمل سبز سے خوشرنگ ہو جیسے بستر
آب جو مین نظر آجاتی ہے موج کوثر
مہندی کی ٹٹیو نکے دکہیں ہین جو باغون در
عطر افشان ہی ہر ایکسمت شمیم گل تر
پیرہن مین گل گلزار سماے کیونکر
گرۂ غنچہ ہے خالی کف گل ہے پر زر
ماہ کی صحن گلستان مین بچہی ہے چادر
صورت زاغ کمان مرغ چمن ہین مضطر
فصل گلمین جو بتاتا ہے کوئی بت آذر
چمنستان مین اگر کوئی اوٹہاے پتہر
آتشین نار جو چہتا ہے چمن کے اندر
ہی بجا سحر سے رکہتی ہین جو تجلیس شجر

گرتے ہین آنکے کس شوق سے مرغان چمن
دام صیاد کو سمجھے ہین گلون کی چادر

زینت تخت ہوا ہے جو شہنشاہ بہار
اشرفی نذر کرے باغ سے گلچین لا کر

صاف ظاہر ہے کہ امادہ ہی از بہر نثار
کف گل مین جو سر دست مہیا ہے زر

دلکے واشد کے لئے مین بہی گلگشت گیا
اور کی غور سے سرسبزی گلشن پہ نظر

وجہ دریافت جو کی حسن گل و گلشن کے
ہاتف غیب نے تب دی یہ ندا خوش ہو کر

آج وہ خلق ہوا خلقمین فضل حق سے
جسکے جہولیکو جہلاتے ہین فرشتے آکر

مطلع

رابع آل عبا بادشہ جن و بشر
حسن سرسبز قبا نور نگاہ حیدر

سب مین ظاہر ہے شرافت ہی کسیکی جیسے
باپ وہ قالع کیا جسنے کہ باب خیبر

جد ہین ختم رسل اور بہای ہین اوسکے شبیر
شرف آسیہ و مریم و حوا مادر

بطن زہرا سے ہوا خلق جو وہ پاک نژاد
نام پایا ہے جناب احدی سے شبر

خلق مین خلق حسن ہے کا ہر اک سو شہرہ
جاکے پاس آکے نکے ناراض ہوتی تہی لشکر

سب یہ حاصل ہوے بی کسب بغیر از تعلیم
ہنر و علم و ادب فضل و کمال و جوہر

باعث امن جہان رکن رکین دوران
فیض بخش غربا حامی و عاجز پرور

لکھتے سرخط غلامی مجھے ہوتا ہی یقین
دیکھ کے حسن دل آویز کو یوسف بہی اگر

نام جو حسن کے تجنیس ہوا ہے واقع
وقت ہی پڑہے جو مطلع کوئی ہو از بر

مطلع

قد موزون نے مین دون سرو کو نسبت کیونکر
یہ برومند ہی اوسمین نہ شگوفہ نہ ثمر

متفق قول ہے یہ فاختہ و قمری کا
سرو و شمشاد سے ہی قامت موزون بہتر

منعکس صبح مصفای جبین ہے ہر روز
چشم انسان تو ٹھہرتی نہین کیا نور ہے واہ
آیت مصحف خوبی ہین وہ دون ابرو
چہرہ سے خوبی والشمس عیان ہوتی ہے
چشم حق بین کے مقابل نہین دیکھا کوئی
وا بہ ہنگام تبسم کبھی ہوتے ہین اگر
جامہ زیبی کے صفت ہو نہین سکتی موزون
صفحہ دہر مین پیدا ہین کہان ایسی صلاح
بروکش ابروی پر خم ہے کمر مین شمشیر
ایک جا جسنے نہ دیکھی ہون کبھی بدر و ہلال
وہ سپر ہے جو نہ گاہی تہ شمشیر آئے
کہکشان نیزہ وہ خورشید علم قوس کمان
جی مین آتا ہے پڑہو مطلع برجستہ کوی

داغ سجدہ سے عیان ہو صفت نجم سحر
دونون رخسار ہین خورشید و قمر سے انور
مد بسم اللہ قرآن بہی جسے کہئے بہتر
زلف شبرنگ سی ہین معنی واللیل از بر
آنکہہ جس سے کہ چرلیتے ہین چمن مین عنبر
لیتے ہین دام صفا انسے صفائی گوہر
یہ قبا اوتری ہوی پہنے ہوے ہی گل تر
راست خم تیغ اگر کہئے تو نقطہ ہی سپر
منعکس خال سیہ رنگ ہے اوسکی ہی سپر
کمر و دوشپہ اب دیکہہ لے شمشیر و سپر
تیغ وہ ہے کہ نہین جسکے زبا نہین سپر
مہ نو تیغ سپر بدر کواکب اختر
عدل والفضل فلکے جس ہے کہ نمایان ہے خبر

مطلع

شاہ کا موج مین دریا ہے عدالت ہو اگر
کبھی مچھلی کو اذیت دی جو دریا مین نہنگ
ظالمونکا نہین آفاق مین اب نام و نشان
ضعفا پروری شاہ زمن ہی مشہور
برق طور آکے گرے حضرت موسی کی قسم
اوسکی تشہیر بلا ریب ہو صحرا صحرا

گرگ و بز ایک ہی جا پانی پئین سب اکثر
کنڈ مین قید ہو موج نکلے نہ نکلے باہر
جبذا عدل شہ عادل و عاجز پرور
پر شاہین کو نکیون صعوہ بنائے بستر
کسی شیشہ کو گرے چھوڑ جو کوی پتہر
سامنا باد بہار لیسے کرے جو صرصر

بالیقین خاک بسر اوسکو کری گردش چرخ
جب عصا فیر اوڑا کرتے ہین ہر روی ہوا
یرقان اوسے آزار وہین پیدا ہو
بزم مین دہیان جلانی پہ اگر ہو وسکی
کرے خونریز بیوجہ اگر دلمین خیال
سختی و سنگدلی کا نہین عالم مین رواج
کرے پہلو جو تہی روکنی سے زخمون کے
خوبروی کے اگر باغمین یون گل کو غرور
قبل سے مورچہ پیش آتی ہین بالخم تنگ
جو رہ راست سے دریا مین کجی پر آئے
ہوئی سرکوب وہین کوکب دیدار اوسکا
چور جز دزد حنا خلق مین باقے نرہا
تلوی سہلاتی ہین چوری جو کیا کرتے تھے
جی مین آتا ہے کہ دو مطلع حاضر پڑھیئے

سر کشیدہ جو بگولا ہو بنا کر چکر
سایہ کسو واسطے تب باز کے کہلجاتی ہین پر
ہوی نرگس کے کسی پر بہی اگر تیز نظر
پر پر پروانہ بنے شمع کے سر کو خنجر
آب باقی نرہے تیغ مین کم ہو جوہر
اب ہر اک سنگ مین ہین سنگ جراحت کے اثر
ضرب شمشیر کے بیشک پڑے بالائی سپر
رگ تن پر پڑے ہر خار بجای نشتر
اقویا سی ضعفا ہوتی ہین کب زیر و زبر
پای کشتی مین پڑے قہر سے بہاری لنگر
ہین دستے جو زیادہ رہی عقرب مین قمر
پر نہین قبضۂ محبوب سے وہ بہی باہر
پانون پہیلائے ہوئے سوتی ہین سب اپنے گہر
کرم وجود و عطا بذل ہو جسمین اظہر

مطلع

تجہسے فیاض کی توصیف رقم ہو جسپر
قدر مین ہووی وہ قرطاس از کاغذ زر

مطلع

لاے انعام مین کیا کیا نہ صفا کا جوہر
نرہے مفلسی و فقر زمانہ مین کہین

پڑے زینت کو اگر آئینہ ہو پیش نظر
کہ زر و مال کے انبار لگے ہین گہر گہر

دست فیاض سے جو جود ہوا ہے ظاہر
ایک چھنگی کوی مانگی تو عطا ہو سو من
رشحۂ دست کرم کہتے ہین عالم مین اوسے
باغ مین عالم جسے دیکھئے ہر ایک نہال
کون عالم مین ہی ممنون کرم جو کہ نہین
ہی صدف آپ ہی محتاج اونہین کیا دیتی
ہو کبھی معرکہ جنگ مین آپ کی ہین
کفش زرین سے جو کچھ تار گرا کرتے ہین
تحت ہی فوقمین جو خیر و کرم ہی جاری
آئی جاروب کشی کو جو کوی کوچہ مین
صبح ہوتا ہے جو ایثار در دولت پر
رات کو گرسنہ عالم مین رہی کیا کوی
پای ہی مطبخ عالی سے فلک نے خیرات
سرد مہرے نہین منظور رجال غربا
رشک سے بدر نگیون داغ جگر پر کہاے
تلخ کامی سے کسیکو نہین شکوہ باقی
خلعت زرد ملا ہی گل داودی کو
آبرو ملگئی تلوار نے حاصل کی جو آب
پہلی تاریخ مہ نو کو ملے تھے تلوار
صحن گلشن مین جو طاوس نے رقاصی کے
کشتیان گوہر خوش آب کے اوسنی پائین

ایک دنیا مین نہین دوسرے کا دست نگر
خاک کا حکم یہان رکھتی ہی اکسیر اثر
فیض کا ابر بہاری مین جو پیدا ہے اثر
پای انعام مین اشجار سے گل اور ثمر
لعل کہسار کو بخشی تو صدف کو گوہر
آب و دانہ اوسی سرکار سے پاتی ہین گہر
اہل شمشیر کو زر دیتی ہین بہر بہر کے سپر
شمع محفل نے بنایا ہے اوسی طرہ زر
ابر نیسانکو گہر ملتے ہین دامن بھر کر
خاک سے پای وہ بس سیم و طلا لعل و گہر
لاے کیونکر نہ صبا جھولیان اپنی بھر کر
در دولت سے بٹا کرتا ہی دن بھر لنگر
گردہ نان سے مشابہ ہی جو یہ قرص قمر
گرم تنور رہا کرتا ہی بس آٹھ پہر
پای خورشید نے خلعت مین کلاہ بر زر
کہ نمک خوارونکو سرکار سے ملتی ہی شکر
پائی ہی لالہ احمر نے بھی شال احمر
چمن خاص سے انعام مین گل لای سپر
ایک دو ہفتہ مین بس بدر نے حاصلکی سپر
پای انعام مین گلزار قبای اخضر
کبھی سایل جو ہوا موج مین دریا اگر

ای کریم ابن کریم ای شہ ارباب نوال
ای امیر ابن امیر اہل سخا کے سرور

اس قصیدہ کو بصد عجز و نیاز و تسلیم
پیش کش کے لئے لایا ہے یہ تفتیدہ جگر

تیری مداحی کے تو کب ہے لیاقت حاصل
پر شفاعت کے لئے چاہتے ہین ہم محضر

وصف ہین تیرے طویل اور یہ قرطاس قصیر
سچ ہے کوزہ مین ہو دریا کی سمای کیونکر

ایک شمہ بھی نہوا جبکہ صفت کا آغاز
لکھ چکا ہوی گو کہ ثنا کا دفتر

پر توقع ہے تیری نکتہ نوازی سے بہت
ہوئی مداح پہ اب لطف و عنایت کے نظر

کردی لبریز میرا ذہن امید الیا
کہ نجاؤن مین کسی اہل دول کے در پر

جو گرفتار ہو یہ نزعہ اعدا مین کبھی
اپنے مداح کی تب ہوی مدد مد نظر

بسکہ اوصاف و محامد کو نہین حد و حساب
ختم اس نظم کو ہوتا ہے دعا کی اوپر

تا کہ ہی صحن زمین نیچے فلک کے ساکن
دور مین گشت مین ہے تا کہ یہ چرخ اخضر

ماہ رخشندہ کو ہی دہر مین تا سرعت سیر
نور افشان جہان تا کہ ہے مہر انور

قوت نامیہ سے تا کہ ہی سبزہ کو نمو
گل کھلا تے ہین تا باد بہاری مین اثر

تا کہ آرائش گیسو کے لئے ہی شانہ
تا کہ آئینہ مین پیدا ہے صفا کا جوہر

دست فیاض ہے جود و سخا مین مصروف
لطف عام آپکی ہون خلق مین سایہ گستر

دوست نادر کے جو ہین خرم و مسرور ہین
اور مخذول جہان ہوی عدو ی ابتر

میر مظفر علی اسیر

نائب مرتضٰے امام حسنؑ
وارث مصطفٰے امام حسنؑ

ماہتاب سماے عز و شرف
آفتاب ہدا امام حسن

موسے طور راز ہاے خدا
خضر راہ ہدا امام حسن

خضر و یونس کم ایک قطرہ سے
بحر بے انتہا امام حسن

خلق مین فیض مین مروت مین	مرتضےٰ مصطفےٰ امام حسنؑ
مثل خالق ہین واجب التکریم	مثل خیر الورا امام حسنؑ
مشکلین کرتے ہین جہان کی حل	مثل مشکلکشا امام حسنؑ
کشتی دین مصطفےٰ کے لئے	بخدا ناخدا امام حسنؑ
قلزم عزت و شرافت مین	گوہر بے بہا امام حسنؑ
مصطفےٰ اور مرتضےٰ کیطرح	پیشوا مقتدا امام حسنؑ
ہے شب قدر جس سے نورانی	ہین وہ بدر الدجےٰ امام حسنؑ
روز نوروز جس سے ہو پر نور	ہے وہ شمس الضحےٰ امام حسنؑ
صف شکن قلعہ گیر قلعہ کشا	مثل خیبر کشا امام حسنؑ
جگر حضرت شہ مردان	جان خیر النسا امام حسنؑ
رہبر خلق صاحب اعجاز	صورت مصطفےٰ امام حسنؑ
جسکو چاہین کرین قیامت مین	باغ جنت عطا امام حسنؑ
بخشوائین مجھے بھی روز جزا	یا خدا یا خدا امام حسن
سخت رنج و ملال مین ہے اسیر	آئے جلد یا امام حسن

رضوان

ہے کتب مین یہ راویون نے لکھا	اس طرح سے یہ حال غم افزا
جب ہوی قتل شاہ کون و مکان	یعنے زوج بتول شیر خدا
دی منادی نے غیب کی یہ ندا	گر گیا گھر مین حق کے رکن ہدا
سنکے شہزادگان عالیقدر	پونہچے مسجد مین کرتے آہ و بکا
و اعلیا کا شہر کوفہ مین	شور ہر اک کے گھر مین تھا برپا

تھی شب آخرین بست و یکم / دار فانی سے انتقال کیا
لے گئے لاش دفن کے خاطر / دو نو سبطین پاک خیر ورا
دفن کے بعد آئے کوفہ مین / اور ممبر پہ جا کے خطبہ پڑہا
بعد حمد خدائے عز و جل / اور نعت نبی خیر دوسرا
حاضرین سے حسنؑ نے فرمایا / آج وہ تم سے ہو گیا ہے جدا
اولین اور آخرین مین جو / عمل خیر سر سے ہتا تا پا
اون کو دیکر علم رسول کبیر / بھیجتے تھی جہاد کو جس جا
بائین میکال داہنے جبرئیل / ہوتے تھے ہمرہ ولی خدا
بے مہم سر کئے نہ پھرتے تھے / قتل ہوتے تھے سیکڑون اعدا
اور وہ دن وفات کا پایا / جس مین عیسے گئی باوج سما
شب وہ تھی جس مین یوشع بن نون / گئے دنیا سے سوے دار لبقا
زہد و ورع و سخا و بخشش مین / کوئے عالم مین اونکا مثل نتھا
جمع زر کا کبھی کیا نہ خیال / مل گیا جو وہ راہ حق مین دیا
سات سو نکلے مال سے درہم / یہہ بہے اسواسطے تھا جمع کیا
تا خریدین کنیز اک حضرت / وہ کرے کار و بار گھر کا ادا
کہکے یہ خوب روے سبط نبی / اور حضار مین بہے شور ہوا
پھر کہا سب سے تم سنو مجھہ سے / مین ہون ختم الرسول کا بیٹا
سب پہ ہے فرض دوستی میرے / ہے مصدق مودۃ القربی
ابن عباس نے کھڑے ہو کر / جملہ حضار سے خطاب کیا
کر لو ابن رسول سے بیعت / ہو گے تم رستگار روز جزا
کی خوشی سے ہر ایک نے بیعت / راویون نے ہے متفق یہ لکھا

سال چالیسوان تھا ہجرت کا — جس مین یہہ واقعہ وقوع ہوا
اور بست و یکم تھے رمضان کی — تھا دنون مین وہ روز جمعہ کا
یہ خبر جب معاویہ کو ہوئی — بھیجا مردود نے براہ دغا
ایک جاسوس شہر کوفہ مین — نام جس کا نجس حمیرے تھا
تھا حمیرے بخانہ حجام — ابن عباس نے اوسے مارا
فوج کے افسرون نے یہ سنکر — قتل پر شہ کے اتفاق کیا
یہ خبر پائی سرور دین نے — رکھتے ہین یہ خیال اہل دغا
نامہ پیغام با امام حسن — معویہ نے بہت سا لکھ بھیجا
چونکہ تھا وہ شقی زنازادہ — اپنے تحریر پر نہ صادق تھا
کوفیون نے براہ مکر و فریب — ایک دن ہو کے مجتمع یہ کہا
ایک زبان سب نے عرض کی شہ سے — آپ چلئے عراق مین شاہا
وہان کرین گے معاویہ سے جنگ — اوس سے خالی کرین لے شاکے جا
پر یہ مخفی صلاح تھے سب کے — کر کے محبوس وہان براہ دغا
انکو کردین معاویہ کے سپرد — لین عوض اسکے اوس سے سیم و طلا
اونکے کہنے سے چھوڑ کر کوفہ — لے کے لشکر چلے امام ہدا
جب کہ پوہنچے عراق کے اندر — بعنایات خالق یکتا
جا کہ ممبر یہ مختصر خطبہ — بفصاحت امام دین نے پڑہا
بعد خطبہ کے اوترے منبر سے — اوس مین کچھ صلح کا بیان بھی تھا
سنکے برہم ہوے سران سپاہ — برملا ہو گیا نفاق اون کا
جب نفاق اونکا کھل گیا انکو — شہ نے شب کو طلب کیا گھوڑا
چند اصحاب لیکے ساتھ چلے — ناگہان وہانسے ایک تیر چلا

ہو گیا دست پاک شہ زخمی
تیر عبد اللہ ابن حنظل سے
دوسرے ایک موالے شہ نے
لے گیا شاہ کو بروے تخت
سعد جو نام تھا تو سعد تھا وہ
تھا وہ مامور کردہ حیدر
گھیر کر سب خوارج آپونہچے
نہ گئے پھر کے شاہ کوفہ مین
اوسکے بھای کا نام تھا مختار
اپنے قابو مین اگئے ہین حسن
ہم حوالہ معاویہ کو کرین
جب سنا اس کلام کو اوس نے
دور ہو مونھ دکھائین گے کیونکر
حق سے علے ولے کے ہین اتنے
ہین امام زمانہ سبط رسول
مین نمک خوار ہون اسے گھر کا
تب بھی نکلے بدنسے حب علے
اسطرح سے بھی اس روایت کو
سعدہ کا بو عبیدہ تھا بھائے
افسران سپاہ سے سنکر
فوج لیکر جو تو قریب آئے

کاٹ کر گوشت ہڈے کو توڑا
دشمن دین کے پیٹ مین مارا
ایک ضربت مین اوسکو قتل کیا
تھا جو حاکم وہان مداین کا
نام مسعود اوسکے باپ کا تھا
دل مین رکھتا تھا شہ سے صدق وصفا
اوسکے باعث سے زور کچھہ نہ چلا
تا بصحت وہین قیام کیا
اوسنے اک روز اوس سے جا کے کہا
مصلحت ہے کہ کرکے بند جفا
دیگا وہ مالک مال وسیم وطلا
غیظ مین آکے یون ہوا گویا
ہم رسول خدا کو روز جزا
بار سے جنکے سر نہین اوٹھتا
انکے بھی حق ہین مجھہ پہ حد سے سوا
ٹکڑے ٹکڑے جو ہو بدن سارا
دور ہو او لعین ستم آرا
ہے کتابو مین راویون نے لکھا
اور مختار اوس کا بیٹا تھا
ابن سفیان کو یہ پیغام دیا
قید ہو جائین سرور بطحی

جب سنا اس پیغام کو اوسنے
یہ خبر جب امام کو پونہچے
ابن عباس کو شہ دین نے
بعد پند و نصایح بسیار
ابن عباس لے کے فوج آئے
معاویہ نے براہ مکر و فریب
جانب صلح ہین امام حسنؑ
اپنے لشکر سے میرے پاس آؤ
جب ہوی رات تیرہ و تاریک
اہل لشکر نے صبح کو جانا
قیس سعد بن عبادہ نی کے
اور خطبہ پڑہا فصیح و بلیغ
لشکر معویہ سے چند شریر
جب یہ پونہچے قریب تراونکے
یہان سے جب شیر جنگ کو نکلے
کر دعا ختم یہ حدیث ہوے
ہاتہ اوٹھا کر بدرگہ یزدان
ہی یہ رضوان ترا عبد اثیم
بخشدے بہر چاردہ معصوم
تیرے بخشش کا کچہہ نہین پایان
یا آنیے باہل بیت سے نبے

فوج لے کر قریب آپونہچا
کابن سفیان قریب تر آیا
کر کے سردار اپنے لشکر کا
بہر جنگ مخالفان بہیجا
جس جگہ تہا معاویہ اوترا
ابن عباس کو پیغام دیا
اور خلافت کو مجہکو چہوڑ دیا
تا کرون مال و زر مین تمکو عطا
اپنے لشکر سے بے خبر نکلا
کابن عباس معاویہ سے ملا
بہ جماعت نماز صبح ادا
جس کا یہ تہا حصل وہان نکلا
آئے لشکر مین ہین پیے اغوا
حملہ آور ہوے سوے اعدا
ڈنبکی وہا نکے بہاگے دم کو دبا
کہ کہلا باب ہے اجابت کا
عرض کر اے خدا اے ارض و سما
سر و پا ہی گنا ہو نمین ڈوبا
کہ وہ ہین شافعان روز جزا
میرے جرم و گناہ بہلا ہین کیا
دور ہو جملہ عارضہ میرا

اب رہون مین صحیح اور سالم / رہین علت سے دور سب اعضا
دل مین میرے یہی تمنا ہے / جلد پہنچون میں سان کرب و بلا
اپنی آنکھونسے دیکھ لون مقتل / طوف ہووے نصیب روضہ کا
یا جنداجسقدر مشاہد ہین / اون مین مجھ ناتوان کو پوچھا

منقبت جناب امام حسین علیہ السلام سید الشہدا علیہم الاف التحیۃ والثنا منشی ہنر ترجمہ

فقرات زیارت ناحیہ مقدسہ

سبب کیا ہی صبا کیون خاک بر سر ہی گلستانمین / سبب کیا ہی جو ہین لخت جگر سر گلگے دامانمین
سبب کیا عندلیبان چمن ہین نوحہ خوان ہر دم / سبب کیا شور ماتم کیون ہے مرغان خوش الحانمین
سبب کیا آتش گلزار سے کیون شعلہ اوٹھتی ہین / سبب کیا ہی دہوان پیدا ہوا کیون سنبلستانمین
سبب کیا قمریان کیون گردنومین طوق پہنی ہین / سبب کیا داغ کیصورت ہی کیون سرو بستانمین
سبب کیا آسمانسے کیون صدا نالیکی آتی ہے / سبب کیا یہ جو بیتابی ہی قلب برق سوزانمین
سبب کیا ہی جو ابر تار و تیرہ گھر کے آیا ہے / سبب کیا رعد کیون مشغول ہی فریاد و فغانمین
سبب کیا ہے ستارہ دنکو جو معلوم ہوتے ہین / سبب کیا ہی جو تاریکی ہی قرص مہر تابانمین
سبب کیا ہی الٰہی کیون زمین کو زلزلہ آیا / سبب کیا ہی جو یون جنبش ہے قصر چرخ گردانمین
سبب کیا ہی بشدت کیون شفق پہولی ہے گردون پر / سبب کیا ہی لہو کا رنگ ہے کیون ابر بارانمین
تحیر تہا مجھے اس انقلاب دہر سے کیا کیا / کسی نے یک بیک دی یہ صدا گوش دل و جانمین
عبث ہے تجھکو حیرت مین سبب اسکا بیان کر دون / تعجب ہی کہ چاک اب تک نہین تیرا گریبانمین
اری غافل یہ روز قتل فرزند پیمبر ہے / ہوا تہا پرورش جو فاطمہ زہرا کی دامانمین

حسین ہوئے وطن مجروح تن خونی کفن بے سر | کیا ہاے ظالمون نے آج بےسر اوسکو میدان مین
یہ غم ایسا نہین ہے جس سے کوی ہیر خالی ہو | جن و انس و ملک مصروف ہین فریاد و فغان مین
اگر مجبور ہے تو دور ہی سے تو زیارت پڑہ | کہا لکھے حق تعالی زائران شاہ ذیشان مین
یہ سنتی ہی گیا رخ ہینے سوی روضہ انور | پڑہا مطلع تو فوراً اور داوٹھا قلب نالان مین

مطلع

سلام اوس پر رہا جو تین دن پیاسا بیابان مین | سلام اوس پر بہا ہی خون جسکا راہ یزدان مین
سلام اوس پر نپایا غسل جسکے لاش بے سر نے | سلام اوس پر ہوا جو غرق آب تیغ برّان مین
سلام اوس پر کہ نفس مطمئن حق نے کہا جسکو | سلام اوس پر کہ جسکے صبر کی ہی مدح قرآن مین
سلام اوس پر مدد سے غیر حق انکار تہا جسکو | سلام اوس شاہ پر جن و ملک ہین جسکے فرمان مین
سلام اوس پر وطن کی آرزو دلمین رہی جسکے | سلام اوس پر گیا جو کربلا سے باغ رضوان مین
سلام اوس پر کہ جس پیاسے پہ تیرون کی ہوی بارش | سلام اوس پر کہ جسکے غم کا نشتر ہی رگ جان مین
سلام اوس پر کہ جسکے نوحہ خوان جن و ملائک ہین | سلام اوس پر ہین جسکے رونیوالی قید زندان مین
سلام اوس سر پہ زانوی پیمبر جسکا تکیہ تہا | سلام اوس پر پھری ہے گرد جس کے سو بیابان مین
سلام اوس فرق انور پر جسے تنور مین ہی رکہا | سلام اوس جسم انور پر جو بے سر تہا بیابان مین
سلام اوس پر ملیگی داد جسکے خلق سے پہلے | سلام اوس پر جو بے سر آئیگا محشر کے میدان مین
سلام اوس پر جو پیشانی ہوی مجروح ناوک سے | سلام اوس پر جو غازی رنگیا سجدے کے ریحان مین
سلام اون عارضون پر جنکا غازہ خاک صحرا تہے | سلام اون پر کہ جنپر چاک مثل گل ہین گلستان مین
سلام اوس دستہ مژگان پہ جو آلودہ خون تہا | سلام اون ابروؤن پر خم ہے جنسے تیغ برّان مین
سلام اون آنکھون پر نور نظر کے غم مین جو روئین | سلام اون آنسوؤن پر جو بہی مرگ عزیزان مین
سلام اوس ریش اطہر پر خضاب جو ہوی خون سے | سلام اون ہونٹون پر مصروف جو تہے ذکر سبحان مین

سلام اوس خلق پر تہا وہ نمونہ جیسے حبیب کا
سلام اون بازوؤں پر جنمین تہا زور ید اللّہی
سلام اوس سینی پر شمر لعین اک بے ادب تہا جسکا
سلام اوس پشت پہ کہ جہاں آل نبی جسے سوار ہوتے
سلام اوس پر کہ جسکے خون کا طالب تہا کوفی
سلام اوسکے کمر پر بار غم سے جو خمیدہ تہا
سلام اوس قد موزوں پر جسے تلوار نے چہانٹا
سلام اوس جسم نازک پر جو زیر سم اسپان تہا
سلام اوس سخت خونی پر ہوا جو خلعت آخر
سلام اون باوفاؤں پر شہادت جنکی شاہد ہے
سلام اولاد حیدر پر سلام اصحاب سرور پر
سلام اون پر غزالان حرم جنکے لئے روئی
سلام اون بہوکی پیاسوں پر رہی جو صابر و شاکر
سلام اون پر الگ قبریں بنائیں جن پر گور نے
سلام اون پر جو اپنے موہنہ کو دنیا سے پہیرے ہتے
سلام اون پر ہوئے پامال جسم نازنین جنکے
سلام اون صفدروں پر تہی جو نرغۂ اعدا میں نکلے
سلام اون پر جو خندان مثل گل تہی زخم کہا کے
سلام اون پر پہنایا طوق جس بیمار کو ناحق
سلام اوس دختر کم سن پہ جسکو پیاس میں غش تہا
سلام اوس نوجوان پر خاتمہ ہے جس پہ الفت کا

سلام اوس گردن و سر پر جسکے جو تہے فرمانمین
سلام اون ہاتھوں پر ممتاز جو تہی بود و جہانمین
سلام اوس پر تہا کچھہ فرق جسمیں اور قرآنمین
سلام اوس پر قوت جسکی دی سے دین ایمانمین
سلام اوس پر کہ ہی جسکی ودیعت مہدی کی امکانمین
سلام اوسکے قدم پر تہا جو قائم راہ ایمانمین
سلام اوس پر رہا بیدفن جو لاشہ بیابانمین
سلام اون استخوانوں پر جو تہی صد پاش میدانمین
سلام اوس پر کہ دست شمر تہا جسکے گریبانمین
سلام اون باخداؤں پر کہ جو کامل تہی ایمانمین
سلام اون پر کہ جنکی شہرتیں ہیں اہل عرفانمین
سلام اون خنجروں پر ماتم ہوا جنکا نیستانمین
سلام اون پر جنہوں نے زخم کہائی راہ یزدانمین
سلام اون پر ہوئی ہیں دفن جو گنج شہیدانمین
سلام اون پر رہی جو محو شوق حور و غلمانمین
سلام اون پر ہوئے جو پہول پژمردہ بیابانمین
سلام اون پر گہری جو شیر ترونکے نیستانمین
سلام اون پر جو اب ہیں گل شگفتہ باغ رضوانمین
سلام اوس شاہ یوسف کو جو تہا حجرۂ زندانمین
سلام اوس طفل پر تہا جسکا حلق آب پیکانمین
سلام اوس پر کہ تہی ہمشیر سکینہ جسکے دامانمین

سلام اون بچون پر جو دہوپ مین تہی پہرتے تہے خستہ جگر
سلام اون بیبیون پہ جو سر برہنہ تہی میدان مین

سلام اونپر کہ جنکے چادرین چہینین لعینون نے
سلام اونپر بے پیرہن جو ننگے سر کو دیا یا زین

سلام اونپر نہ کے فوج ستم نے جنکے آنسو نے
سلام اونپر لگے تہی آگ جن بچونکے دامنین

سلام اونپر کہ جنمین غم تہا جسکو شہکے دوریکا
سلام اونپر ہوی جو مبتلا از ہجر اہلین

سلام اونپر کہ جنکے دشمنونکا ہی مکان دوزخ
سلام اونپر محب جنکے بسین گے باغ رضوان مین

سلام اونپر ہمیشہ جنکے شفاعتکا بہروسا ہی
سلام اونپر ہوی بخشش عاصیونکی جنکی امکانمین

میر مظفر علی اسیر

اول نُہ چمن امام حسینؑ
آخر پنجتن امام حسینؑ

مرد میدان مجاہد یکتا
غازی تیغ زن امام حسینؑ

زور بازوے احمد مرسل
تیغ خیبر شکن امام حسینؑ

زندہ جب تک رہی جہان مین چلے
مصطفے کا چلن امام حسینؑ

خلق راضی تہی سب کہ کہتے تہے
خلق مثل حسنؑ امام حسینؑ

باعث نُہ سپہر و ہفت زمین
خامس پنجتن امام حسینؑ

مثل حیدر مقیم کعبۂ عجز
بت نخوت شکن امام حسینؑ

بحر تسلیم مالک کوثر
شاہ تشنہ دہن امام حسینؑ

مالک قصر و حلہ ہای بہشت
بے لحد بے کفن امام حسینؑ

رنگ ہر باغ و نکہت ہر گل
شمع ہر انجمن امام حسینؑ

جامے بیکسان و بے وطنان
بیکس و بیوطن امام حسینؑ

دست کفار سے اوٹہا کے گئے
کیسے کیسے محن امام حسینؑ

رہنے پائے نہ چین سے دو دن
زیر چرخ کہن امام حسینؑ

جا نہ پائے نہ دشت غربت سے — پھر کے سوی وطن امام حسینؑ
بھیجے خالق نے کپڑے عید کے دن — خواہش پیرہن امام حسینؑ
قتل کے روز زیر پیراہن — پہنے رخصت کہن امام حسینؑ

ق

کربلا مین گرے جو گھوڑے سے — شاہ گلگون کفن امام حسین
بھر امت خدا سی کرتے تھے — مغفرت کے سخن امام حسین
چاہتا ہے امیر خلق حسنؑ — یا امام زمن امام حسینؑ

مرزا اوج

سلامی سوز ماتم سے سر گرم فغان کیون ہو — نہون آتش فشان نالی تو مجلس مین دہوان کیون ہو
حقیقت کنہ خالق کی عیان کیا ہو بیان کیا ہو — نہ سننے کا تحمل ہو تو کہنے مین زبان کیون ہو
ادہیکی لطف سے ہی ارتباط عالم امکان — جو وہ نامہربان نکلے تو کوئی مہربان کیون ہو
شہا گر ہو نہ امتزاج اپنے عناصر کا — نہ ہو گر مرتبط کوئی تو ربط جسم و جان کیون ہو
زمین جیسی کہلتے آسمان سب ادہو سکے جو یان — کہین ہے تا انہین وہ ہی نشان خاطر نشان کیون ہو
اطاعت اور خداوند کی جب نسبت بہم ٹھہرے — تو اس نا چیز مشت خاک پر یہ امتحان کیون ہو
حجاب نور ہو یا آنکہ کا پردہ ہو جو کچھ ہو — تمہین تم ہو اگر دل مین تو کوئی درمیان کیون ہو
زمین عجز پر بیٹھی ہین نخوت سے علاقہ کیا — نہین ہم جستہ طرف اوس کا طرفدار آسمان کیون ہو
جو آئی دوست کی جانب سے یون خوش خوش سر آنکھون پر — بلا میری مقدر کے نصیب دشمنان کیون ہو
فشار سر زمین حرص پر بادی کو کافی ہے — ملا کر خاک مین ہمکو گنہگار آسمان کیون ہو
ازل سے قبلہ ایمان ہی ذات اقدس احمدؐ — نہ مسجود حرم حضرت کا سنگ آستان کیون ہو
ہی اونکی ہاتہہ میزان قیامت اور شفاعت ہے — نہ پلہ اونکے غم کا دو عالم سے گران کیون ہو

کی جیسے کافران کوفہ نے مسلم کے مہمان نے
تو پہر غربت زدہ کوئی کسیکا میہمان کیون ہو

چہدا دیکہا ہو دل برچہی سے جسنے اپنی دلبر کا
نہ اوس ماں کی جگر مین کاوش نوک سنان کیون ہو

کہا زینب نے اکبر سے کہو ہم مین جاؤ مرنے کو
یہ موہنہ اور یہ سخن توبہ نہین کے بعد ہان کیون ہو

اگر ہمشکل زہرا ہو گئے ہین صابر نہین پیارے
تو پہر تم ہم شبیہ خاتم پیغمبران کیون ہو

کہان اے **اوج** یہ شیوا زبانی اور کہان شیون
چمن مین بلبل دستان ترا ہمداستان کیون ہو

مرزا کلب حسین خان نادر

حاصل جو بندگی شہ ہر دوسرا کی ہے
مداح کو دلیل یہ فضل خدا کی ہے

تائید ہے یہ مبدء فیاض کی مجہے
جودت جو مدح شاہ مین فہم رسا کی ہے

روح القدس کے کیون نہ ہو تائید غیب سے
درپیش فکر مدح امام ہدا کی ہے

آواز یہ سروش کے آتی ہی وقت غور
رحمت خدا کی ہے تجہی رحمت خدا کی ہے

لکہتا ہون آج وصف سراپای شاہ دین
امید سامعین سے مدح و ثنا کی ہے

یوسف درود پڑہنے لگے دیکہ لے اگر
کیا شکل واہ خامس آل عبا کی ہے

زیبندہ ہے جو اول الحمد مین الف
تشبیہ اوس سے قد امام ہدا کی ہے

رخسار پر ضیا ہین جو والشمس والقمر
تو روشنی جبین مین ہی والضحیٰ کی ہے

قوسین کا جو آیہ ہے قرآن پاک مین
تقر[illegible] ابروان امام [illegible] کی ہے

آنکہین کسینی دیکہی ہین کب ایسی آنکہ سے
جن مین جگہ مروت و شرم و حیا کی ہے

والیل کا جو آیہ ہے مشہور خلق مین
وہ شرح زلف خامس آل عبا کی ہے

اسطرح سے ہی صفحۂ رخسار پر وہ خط
جدول سے جیسے زیب کتاب خدا کی ہے

مشک ختن مین کیا کہون زلف سیاہ کو
تشبیہ برخلاف ہی نسبت خطا کی ہے

خط سیاہ پشت لب تر ہے بے نظیر
گویا قریب بحر سیاہی گہٹا کی ہے

زلف سیاہ مین رخ پرنور ہے عیان
خوبی سے جو پاک ہین وہ صاف کہتے ہین
ہین حضرت مسیح جو جان بخش مردگان
کیا وصف شاہ کے در دندان انکی نظم ہون
گردن صراحی می عرفان ہی لاکلام
سینہ ہے صاف کینہ و رشک و غبار سے
حق نے دئی ہین زور ید اللہ کی ہاتھ مین
جاری ہی فیض دست مبارک جہان مین
پنجہ جو رشک پنجۂ خورشید چرخ ہے
جنکو نظارہ اوس لب تر کا نصیب ہو
ہی صاف انعکاس کف پای شاہ کا
اعضا جو نافسے ہین کف پای پاک تک
شمشیر شہ کے وصف کرے کیا کوئی بیان
خیبر مین جبرئیل کے پر اوسنے کاٹی تھی
کہنکر اوسیکے غم مین ہوا ہی ضعیف و زار
بہیجا خدانی عرش سے اوسکو بلطف خاص
گھوڑیکے وصف ہو نہین سکتی کبھی بیان
صورت پری کی حور کی بو آدمی کی خو
دست و قلم مصور قدرت کے چومئی
جنگاہ مین جولاے ہین تشریف شاہ دین
مشہور ہی جو پیرہن گل جہان مین

خوبی نظر کے سامنے بدر الدجی کی ہے
بینی شبیہ منبر بیت خدا کی ہے
تقلید شاہ کے لب معجز نما کی ہے
ظاہر یہ ہے کہ سلک در بے بہا کی ہے
جلوہ نما ذقن مین ہی قدرت خدا کی ہے
جا دلمین صبر و شکر و وفا و رضا کی ہے
تاثیر شیر حضرت خیر النسا کی ہے
ہر اونگلی موج چشمۂ جود و عطا کی ہے
تو جا تہیلیونمین از لسے صفا کی ہے
حاجت کب اونکو خلق مین آب بقا کی ہے
خوبی یہ آئینہ مین جو لطف ضیا کی ہے
نسبت ہر اکمین عضو رسول خدا کی ہے
تشبیہ جس سے ناخن شیر خدا کی ہے
کافی پی ثبوت سند لافتی کی ہے
صورت ہلالمین جو عیان انحنا کی ہے
یہ تیغ زیب دہ کمر مرتضے کی ہے
برق جہندہ کہئے کہ قدرت خدا کی ہے
رفتار راہوار مین بالکل صبا کی ہے
تصویر سے کہچے ہوئی گویا ہوا کی ہے
کیا دہوم چار سمت سبی روحی فدا کی ہے
اوتری ہوی قبا شہ گلگون قبا کی ہے

آفت ہی کیا نہ باغ شہادت کی سیر سے
کہتا ہے جسکو عرش زمانے مین ہر بشر
ہمسایگان شاہ یہ کہتے ہین فخر سے
جو خاک رہ شاہ کو سرمہ سمجھتے ہین
جنکو غبار روضہ سے نور لگا ہے ہاتھ
صدقے جو ہاتھ آگئی ہین خاک پاک کے
کیا خاصہ بیان کرین خاک پاک کے
بیمار کیا کہ مردہ بھی کہائی تو جی اوٹھی
شہ کہتے تھے کہ کربلا مین کیون ہیچ سیج
نہر فرات مہر مین تھی فاطمہ کے آہ
عابد سے جو دست نہ اوٹھی تو بولی شاہ
فرماتے تھے یہ شہ جسے کہتے ہین کربلا
ہمکو سیاہ پوش فلک اشک ریز ہے
چادر گری جو سر سے تو نکلا ایہ آفتاب
صد حیف بعد شہ کے وہی زینب حزین
شہ کربلا مین شکر سے تر کرتے تھی زبان
ڈالے تھے گھٹے بار کے غل کے پشت پر
رکھا جو روزہ شہ نے رضا سے و تھمین
افسوس پانی ہاتھ نہ آیا بوقت ذبح
خندان بروز حشر وہ ہوگا یہی یقین
وصف امام پاک ہی بیحد و بیحساب

پھولو نسی جو بھری ہوئی جھولی صبا کی ہے
کرسی ہی پست شاہ کے دولتسرا کی ہے
کیا احتیاج سایہ بال ہما کی ہے
آنکھون مین اونکے قدر کہان کیمیا کی ہے
کیا قدر اونکے سامنے سیم و طلا کی ہے
کیا احتیاج زایرونکو کیمیا کی ہے
یعنی دوا یہ ہر مرض لا دوا کی ہے
تاثیر طرفہ شاہ کے خاک شفا کی ہے
تاثیر اس زمین کے آب و ہوا کی ہے
پیاسے رہے امام یہ قدرت خدا کی ہے
قایمقام آہ حزین بھی عصا کی ہے
تفسیر و شرح نسخۂ کرب و بلا کی ہے
بارش مین کب سیاہی یہ کالی گھٹا کی ہے
کیا قدر واہ خواہر شاہ ہدا کی ہے
محتاج بال کہولے ہوی اک ردا کی ہے
خواہش نہ آب کی ہی نہ رغبت غذا کی ہے
بہو کو نسے شہ کو اتنی رعایت عطا کی ہے
حالت عجیب دیکھئے خیر النسا کی ہے
وہ پیاس ابتدا کی تھی یہ انتہا کی ہے
جو آج غم مین شاہ شہید انکی باکی ہے
اب روک لے قلم کہ یہ ساعت دعا کی ہے

سن سنکے اس قصیدہ پر معز و نغز کو / تا آسمان بلند صدا مرحبا کی ہے
ممکن نہیں کہ شمہ اوصاف ہو رقم / ممدوح نور حق ہے تو مداح خاکی ہے
ہوش و حواس ہیں نہیں فکر سے بجا / مجکو خبر خبر کے ہی نہ ابتدا کی ہے
کیا شہ سے مانگئے کہ نہیں حاجت طلب / یعنی سوال آپ ہی صورت گدا کی ہے
دینگے صلہ فراخور قدر اپنی ہی یقین / ہمت بہت بلند شہ اسخیا کی ہے
نادر خدا کے فضل سے حل ہونگے مشکلات / تائید نور دیدۂ مشکلکشا کے ہے

مرزا رفیع السودا

ادب سے بھیجے ہے تجھپر ترا غلام سلام / قبول ہو تیری خدمت مین یا امام سلام
تو وہ امام ہے جسپر کہ روح نبیون کی / درود بھیجے ہے دن رات صبح و شام سلام
پری و دیو و دود آدمی و جن و ملک / ہر ایک بھیجے ہے تجھپہ علی الدوام سلام
جو اہل شرع کا ہے رکن و سدا تجکو / کرے ہی تم پہ ہمیشہ درود اور سلام
جو عرش پر ہی مخاطب بجبرئیل امین / ہمیشہ بھیجے ہے تیرا وہ لیکے نام سلام
تو وہ امام ہے جس پر نماز کے بعد از / جو مقتدی ہو وہ بھیجا کرے مدام سلام
قبول ہو نہ عبادات روزہ دار و نکی / نہ تجھپہ جب تئین بھیجے مہ صیام سلام
جناب اقدس خالق سے روحکو تیرے / ہمیشہ بھیجے ہے الشاہدین پیام سلام
رکھین ہین باب سے تیرے یہ آرزو ملکوت / کہ سرنگون ہو کرین لیکے اوس سے جام سلام
غرض زمین سے تا آسمان کی خلقت / سبھو نپہ دین تیری بندگی ہی وام سلام
تیرے وہ ذات مکرم ہو ای امام شہید / کہ تجھپہ بھیجین گے تا حشر خاص و عام سلام
یہ سودا عرض بعجز و نیاز کرتا ہے / شروع مرثیہ ہونیکو ہے تمام سلام

ساقیا جلد پلا دے تو رحیق مختوم
جسکے پینے سے بڑہی ہوش بصد جوش و خروش
اوسکی کیا مدح رقم ہوئی قلم سے میرے
بہائی تہی حضرت شبیرؑ تو بہن تہین زینبؑ
جنکو ایزد نے کیا خلعت تطہیر عطا
ذات تہی شاد شہید انکی عجب فیض خدا
تین دن آب و غذا سے ہوی لب آگاہ
جسنے امت کے لئے سارے عزیز و رفقا
شافع امت عاصی ہی تیری ذات حسینؑ
شکر خالق کیا اور سر کو رکہا سجدے مین
بخشدی امت عاصی کو میرے نانا کے
ہوگیا ساری زمانہ مین اندہیرا طاری
شور تہا گریہ و زاری کا جہان مین برپا
قبل اسکے نہ فلک پر تہا کبہی رنگ شفق
خون برساتا تہا فلک سے اور زمین ہلتی تہی
برگ ریزان ہوا ہر نخل گلستان علےؑ
قاتلان شہ مظلوم کو خالق نے دیا
ہین شہنشاہ زمین اور زمان سبط نبیؐ
پوہنچے روضہ پہ یہ رضوان شعر شہ دو شنبہ

جسکو خالق نے کیا ہی بطہارت موسوم
تا کرون مدح حسینؑ ابن علیؑ مین مرقوم
جسکے مان فاطمہؑ اور باپ علیؑ باب علوم
دوسری آپکی ہمشیر جناب کلثومؑ
رجس کو اونسے کیا صورت عنقا معدوم
مغفرت کے لئے فرمایا خدا نے منظوم
از ازل تا بہ ابد کون ہی ایسا مظلوم
نذر خالق کئے اور اپنا کٹایا حلقوم
کہل گیا آپ پہ جسوقت یہ سر مکتوم
یہ دعا کی کہ میرے خالق حی و قیوم
جن سے ہو تجکو ولا ہی شہ مردان معلوم
دنکو ظاہر ہوی افلاک پہ سیار و نجوم
واحسینا کی صدا مین تہا عجب رنج و غموم
ہی تیرے قتل کے دن سے یہی سبکو معلوم
جب تیرے حلق پہ رکہی تہا چہری قاتل شوم
اسطرح ظلم کے چلتی تہی وہان باد سموم
جبہ نار سقر اور حمیم و زقوم
عشرۂ ماہ محرم کے خلایق مین ہی ہوم
زائرو تمہین تیرے ہو جاؤ تمہین شاہا مرقوم

مرزا رفیع السودا

سوای خاک نہ کچھ تھا منت دستار
کہ سرنوشت لکھی ہے میری بخط غبار

چمن زمانہ کا شبنم سے بھی رہی محروم
اگر نروئی میرے روزگار پر شب تار

گردون مین تیز نہ داندان اشتہار صبح
زمانہ سنگ ملامت سی توڑتا ہی بہار

عجب نہین ہے کہ جاتی رہی ہو دنیا سے
زبس خوشی نے کیا میرے دل سے اب ہی کنار

شراب خون جگر ہے مجے گر دل خویش
صداے نالۂ دل ہے مجھے ترانۂ یار

رہی نہ شیشۂ صحبت کے بیچ کیفیت
تب ادشہ کے سنگ سے اس سر کا توڑتا ہی خمار

زمانہ دل کو میرے اور عہد یار کو اب
شکست سی نہین دیتا ہی ایک آن قرار

زبسکہ دل ہی مکدر میرا زمانہ سے
بجای اشک مین آنکھون سے پونچھتا ہون غبار

کہان تلک وہ کری روزگار کا شکوہ
کہ جسکے بخت کی سوگند کھائی ہی ادبار

دلا تو اپنے غم دل کو اب غنیمت جان
بدل خوشی سی اسی دور مین نکر تکرار

جو گوش ہوش تو رکھتا ہی تو برابر ہے
صداے نغمۂ داؤد و نالۂ دل زار

کسی سے غم دل یون نہ لیگیا دوران
کہ شادی مرگ کیا ہوتا اوسکا آخر کار

تو سادہ لوحی سے ایدل جہانگی ہی کج فہم
کرے ہی راستی اپنی سے سر زبان گفتار

مین حرف حق کو سنا ہے زبانی منصور
کہ راست گو کو زمانہ مین کھینچتے ہین بدار

عجب نہین ہے کہ ہی ابلیس اس سبب مخفی
کہ ہو چکے گا عجب مردم جہان سے دوچار

شب گذشتہ بنیت درد سے مین تھا بیتاب
گذر گیا چمن فکر کے طرف ناچار

ثنا مین ایک غزل بلبل طبیعت سے
کہ بخت دل گری آنکھون سے اب ہزار ہزار

مطلع

سنو نجھ سے کدہر ہی خزان کہان ہی بہار
کہ بلبل قفس کو ہی گل سے کیا سروکار

عجب نہین ہے کہ باد سموم ہو جائے
نسیم گر گرے یکدم میرے چمن سی گذار

نہین ہے شادی منعم چمن مین دنیا کے
کہ گل ہنسے ہی گریبان پیرہن کو پہاڑ

کہان بہار کہان ساقی اور کہان ہے شراب
کہان مغنی و مطرب کدہر ہے ناخن و تار

فلک کے ہاتھ سے اتنی ہی وارہی زہی
کہ خوب روی گا دل کہول کر پکار پکار

شکستگی سی مجہے دلکی یون ہوا معلوم
فلک نے گوشہ خاطر کو ہے کیا مسمار

پڑا پہرے ہی اسی فکر مین سدا ظالم
کسو طرح سے کسو دلکو دیجئے آزار

رکہے ہے مجہ سے خصوصًا عداوت قلبی
خیال خام کو یون دیکے اپنی دلمین قرار

کہ خاک کرکے اسی ہند مین بناؤن گا
چراغ بتکدہ و خشت خانہ خمار

کدہر خیال کو اب لے گیا ہی یہ بی مغز
زبس پہرا ہے سر اوسکا ہوا ہی کجرفتار

دکہاؤنگا اسی اب مر دیون کرین ہین عزم
مشیت ازلی ہی جو ہووی ہمسے برار

تو روسیاہ کر اس ہند کا کوی دین
اوسی دیار کے گلیونکا ہوجئے گا غبار

جہانکی خاک کا ہی یہ شرف عجب کیا ہے
کہ فخر عرش ہی گر ہووی وسکے قرب وجوار

جہانکی مرگ کو کہتا ہے خضر عمر ابد
خدا نصیب کرے مجکو زندگے یکبار

جو کچہ کہ مجہ سے سنے صدق سے تو باور کر
محمدی سے فرنگی ہو جو کرے انکار

خدا نخواستہ گر آسمانکی گردش سے
قضا طبیب ہوئی گر مسیح ہو بیمار

فلک سے اوسکو ملایک کی آگئی ہان ہوین
جب اوس دیار کے جاروبکش سے منت وار

اگر وہ خاک دے اوسکو شفا کی نیت سے
قضا قضا ہی کرے تنگ اگر کری تکرار

ہی اسقدر وہ زمین فخر سے ہی مالا مال
کہ جسکے راتکی آگے نہین ہے دنکو قرار

اسی ہی غم سے جہانمین ظہور کرتے ہی صبح
ہمیشہ پنجہ خورشید سے گریبان تار

ہواکے وصف مین اوسجاکے گر لکہون غزل
میرا سخن رہے سرسبز تا بروز شمار

مطلع

زبس ہواکو تراوتنی واں کیا ہی نشاط — غبار سنگ میں ہیں رشک دانہای انار
گر اوسطرف سے صبا ہو کے جای سمت یمین — نہو سوا ے زمرد عقیق واں زنہار
جو نخل خشک کے تصویر کھینچے وہاں نقاش — ہر ایک شاخ وہیں سبز ہو کے لای بار
عجب نہیں ہے کہ ہو اس ہوا سی دانۂ سبز — اگر زمین پہ گرے لوٹ سبحۂ زوار
غرض میں کیا کہوں یارو چمن میں قدرتکی — عجب ہے لطف کے اوس قطعۂ زمین پہ بہار
یقین دلکو اگر ہے ساکنان جنت سے — جو کوئی سیر کرے اوس دیار کا گلزار
زبس تماشی سے آنکھونکو وہاں نہ سیری — پلک کو موندنا نرگس کیطرح ہو دشوار
اونھونکی نظرونمیں ہوگی بہشت کے کیا قدر — جنھیں ہی مسکن و ماوا اکیواسطے وہ دیار
بہشت عرض کریں یہ جناب اقدسمیں — عجب نہیں کہ اسی شرم سے بروز شمار
جو کربلا کی ہیں ساکن اونھونکو ہو یہ امر — سوای عرش نہ کھینچے کسی طر فلکو گذار
تیری تو ذات پہ روشن ہے جزو کل کا حال — بھلا ہی پر وہ ہمیں یہ کہیں جنتونکا وقار
غرضکہ دیکھکے اسجا کے مرتبہ کتنیں — لگا زمین سے کرنی فلک یہ استفسار
خبر دی اسکی مجھے ای زمین کہ تجھ میں سے — ہوا ہی کسلئے اوس خاک کا یہ عز و وقار
دیا جواب زمین نے کہ ای فلک ہیہات — نہ کچھ مجھ سے تناسب اسی تو دیگر بار
نہیں ہی خاک وہ ہی آبروی آب حیات — نہیں ہے خاک وہ کحل الجواہر الابصار
اگر نہ چشم کواکب کو پوچھے اوسمیں سے — نگر سکے شب تاریک بیچ نور فشار
مجھے ہی نسبت اوس خاک سے کہاں جسمیں — ابو تراب کے فرزند نے کیا ہے قرار
امام مشرق و مغرب شہ زمین و زمن — رموز دان خدا و نہ کچھ اسرار
زہی امام کہ جز خاک در سے یہ جسکے — قبول ہو نہ کبھو سجدہ نماز گذار
اگر نہ ہو قلم صنع ہاتھ میں اوسکے — تو لوح دفتر قدرت میں فرد ہو بیکار
مہندسہ نے قضا اپنے ہندسو نسے اگر — سوای مشوت اوسکی جبیں لکھیں یکبار

عجب نہین ہے کہ نکلے نہ تا دم محشر
زبان خامہ سے کچہہ لفظ غیر استغفار

خدانخواستہ دیوے چہار عنصر مین
گر اوسکی راسے بدلتا طبیعتونکو قرار

ابہی فنا کری منفذ ہوا کا ذرہ خاک
نچہوڑے پانیکا قطرہ جہانمین ایک شرار

گر اوسکا حکم اوٹہا وی جہانسے رشتہ کفر
مجال کیا جو مسلمانی مین رہی زنار

یقین تو جان کہ میزان عدلمین اوسکے
ہوا ہے دانہ خردل برابر کہسار

اوسکے عدل سے ہے یہ چونٹی کے حضور
مجال کیا ہے کہ دم مارے اژدر خونخوار

شکوہ خیمہ کا اوسکے بیان کرون لیکن
کہان خیال کو ہی پونہچنے کا وان تک بار

کہ جسکے دیکہہ کے رفعت فلک ہے چکر مین
اوسکے بوجہ سے ہی صفحۂ زمین کو قرار

نہین ستاری ہین یہ بلکہ لوٹتا ہے گا
اسی حسد سے انگاروںپہ چرخ لیل و نہار

گرے ہی عرش اوسے اپنے جبہہ پہ صندل
گر اوسکے فرش کا جاروبسے اوٹہی ہی غبار

کمیت خامہ نے اب وسکے وصف گلگون مین
کیا ہے صفحہ کاغذ کو تختۂ گلزار

چمن مین صنع کی جسکے سبکروی آگے
کبہو نہ ایک قدم چل سکے نسیم بہار

غرض وہ گرم عنان ہوکے کب چمکتا ہے
نہین پونہچے ہی برق اوسکے گرد نور نہار

بیان جلدیکا اوسکے کہان تلک مین کرون
ملک کو جسکے سواریکا عزم ہو دشوار

چڑہا براق کے راکب نے دوش پر اپنے
سکہای جسکو سواری مین ہی ہوا و سپوار

امیدوار ہون غیبت سے اب بلا مجکو
حضور با خلف الصدق حیدر کرار

کہے ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ
عدم مین کفر سدا یاد کر تیری تلوار

مقابلہ سے کمانکے تیرے عدو تیرا
کبہو نہ تہمہ سکے زور نبرد کے فرار

جہان نہ پونچے ہے تیر خیال کا پیکان
گرے ہی وہانسے گذر تیرے تیر کا سوفار

تیرے دیار کے چونٹی کے زور سے شاہا
کہان زبانکو ہی طاقت جو کیجئے گفتار

امور سلطنت اوسکے بغیر مرضی کے
جو ہو وین لاکہہ سلیمان نکر سکین زنہار

نمط حباب کے قالب تہی کرین دریا
کرین جو اونپہ تیرے آتش غضب سے شرار

بیان حلم کا تیرے مین کیا کرون ہیہات
تو ہی گواہ جو کچہہ تجہپر ہو چکا ہموار

کرین ہین نہ ورق آسمان کو تا ہے
شہا اگر تیرے بخشش کا کیجیے طومار

بہرا ز بس شکم حرص جود نے تیرے
نہین اب اوسکے تئین درد امتلا سے قرار

گہر ہنون جو تیرے ابر فیض کے آگے
کرے نہ گر عرق انفعال ابر بہار

نگاہ فیض تیرے کیمیا اثر استے
اگر وہ ہو کرہ خاک کیطرف یکبار

نہ نکلے کانسے فولاد تا ابد ہرگز
عجب نہین ہے بغیر از طلاء دست افشار

شہا ہمیشہ تیرے بندگان عالی کے
جہان مین یہی سودا رکہے ہے عرض چہار

چہار عرض سے اب عرض ولین یہ ہے
کہ ہم نہ ہیچ پریشان نہو یہ مشت غبار

صف نعال مین اپنے بلا کے دی جاگہ
کہ تو معرفت اوسکے تئین ہو شمع قرار

سوائے خاک در اپنے سے اوسکو یا مولا
دویم ہے یہ تو کسی در سے اب نہ دی سر و کار

سوم اگرچہ سراپا ہے جوہر ذاتے
ولی ہمیشہ ہتے دست ہی برنگ چنار

چہارم آنکہ ہمہ دوستان بہر دو جہان
قبول ہو وین بحق آئمہ اطہار

رہے فلک پہ مہ و مہر جب تلک قایم
جدا نہو سر اعدا سے ہیکل ادبار

منقبت جناب سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام

منشی میر مظفر علی اسیر

ربع مسکون ذرہ صحرای زین العابدینؑ
ہفت گردون قطرہ دریای زین العابدینؑ

مثل قمری ہین فلک شیدای زین العابدینؑ
سرو جنت قامت بالای زین العابدینؑ

ہی زمین گرد سر مینای زین العابدینؑ
گنبد گردون کف دریای زین العابدینؑ

رشتۂ عقد گہر دیکھا تو ہمنے رو دیا
یاد آیا آبلون مین پای زین العابدین ع

حور و غلمان اپنی چہرون پر ملین غازہ کیطرح
ہاتھ آجای جو خاک پای زین العابدین ع

خانہ باغ رفعت مولای جنت سے سوا
رشک رضوان ہی چمن پیرای زین العابدین ع

پیش طاق لامکا ہمنے شب معراج مین
پردہ ہای دیدۂ بینای زین العابدین ع

چشم وحدت سے جو دیکھو فی الحقیقت ایک تھے
جای احمد جای حیدر جای زین العابدین ع

ہاتھ رکسی کے رکر سے جب چہلی حیران ہوے
دیکھکر موسیٰ ید بیضای زین العابدین ع

آفتاب دین ہوا جب کربلا مین زیر خاک
روز روشن تہا شب یلدای زین العابدین ع

جسکو موسیٰ طور سمجھے تھے تجلی کے چمک
تھے شعاع آفتاب ای زین العابدین ع

ہے ازل سے دعوی یکتای اللہ پر
شاہد عادل قد یکتای زین العابدین ع

خاک نعمتہای دنیا پر کہ تھے روز ازل
گندم بریان من و سلوای زین العابدین ع

سا سنا اللہ سے ہوتا ہی جب وقت نماز
آنکھین نجاتی تہی سب اعضای زین العابدین ع

کیا دولہن تھے شہربانو واہ کیا دولہا حسین ع
درمیان آئینہ سیمای زین العابدین ع

ہی جو عالی ظرف مست بادۂ خم غدیر
جانتا ہی نشاء صہبای زین العابدین ع

گلشن اسرار خالق مین ہین ہنگام بیان
طوطی گویا لب گویای زین العابدین ع

دی خدا جسوقت زین العابدین اونکو خطاب
کیا ہوا عتمین کوئی ہمتای زین العابدین ع

ہو فصاحت مین وہ سحبانسے سوا حصہ سوا
گنگ کے جانب جو ہو ایمای زین العابدین ع

مہر کہتے ہین جسے اک گل ہے اونکے باغ کا
ماہ بھی ہے لالہ صحرای زین العابدین ع

نصف ظلمت کو گیا اور نصف سوے نگمبار
ہو کے دو ٹکڑے دل اعدای زین العابدین ع

جلوہ گاہ رفعت و اجلال مین وقت خرام
عرش بھی تہا فرش زیر پای زین العابدین ع

کون گلشن مرگ حضرت سے نہین ماتم سرا
ہی لب ہر برگ گل پر ہاے زین العابدین ع

نوح و آدم کی گواہی سے ہوا ثابت الکبیر
اشکباری مین جو تہا دعوای زین العابدین ع

مرزا کلب حسین خان نادر

مہر تابندہ اوج کرم و عز و شرف — حجت خالق و ہمنام شہنشاہ نجف

کیا عجب پیر فلک خم ہے جو بہر تسلیم — عرش پر جبکہ ہین مجرائی ملک باندہ کی صف

باپ شبیر چچا شبر و حیدر دادا — کسکو آفاقمین اسطرح لے حاصل ہین شرف

سنگ اسود نے گواہی دی امامت کیلئی — بسکہ اوس سرور ذیجاہ کے حق تہا بطرف

شرم سے باغ مین یتا کے نہ آگے آئے — سرو جو غور کری قامت موزونکیطرف

خط نہین زیب دہ روی کتابی ہرگز — پر طاؤس کو رکہا ہے میان مصحف

یون ضرورت صفت شہ کی ہی مداحونکو — آب نیسانکی ہو جسطرح سے محتاج صدف

مدح سلطان زمانہ مین ہین سب گرم نوا — دہل و کوس و جلاجل نی و طنبور و دف

شاہ پر ختم عبادت تہی کہ ہنگام نماز — رخ رہا قبلہ کیجانب کو تو دل حقکی طرف

پانی کیا حلق سے اوس شہ کے اوترا ایدل — جان بی آئی سے ہشیر کے جبکی ہو تلف

کربلا مین ہو کیون کرب و بلا حضرت کو — تہا وہ میدان بلا خیبر بلا آب و علف

رتبہ عرفانکی تہی روز ازل سے حاصل — رمز توحید کی تہی سرور عارف اعرف

ہمسر یکتا کوئی دعوی نہین کر سکتا ہے — شہ فضایل مین ہوی فخر رسولان سلف

یون دعا آپ کی مقبول ہوا کرتی تہی — تیر جسطرح سے ہوتا ہے رسا تا بہ ہدف

بار اندوہ سے کیون قد نہ کمان ہو جاتا — تیر جور و ستم و ظلم کے تہی شاہ ہدف

زلف والیل تو والفجر سے بہتر تہی جبین — ابرو بسم اللہ و رخسار و کتابی مصحف

رخسے جو دعوی کیا اوسکے سزا یہ پائی — روی مہ پر نہین بیوجہ نمایان ہی کلف

چاہ زمزم تہی ذقن سبزہ نوخیز وہ خط — پارۂ لعل تہی لب دانت مبارک در نجف

دانتونکو مانگ کے دریا مین جو کلی پہیکے — ہو گئی گوہر شاہوار سے لبریز صدف

پاؤن میدان سے اوٹہ جائین نہ ٹہری ہرگز — دیکہہ لے لشکر اعدا الہی جرأتکا نکی جو صف

دیکھے نسبت وہی بالونسے اوس شاہ کی گیا
یہ کف پای مبارک کو شرف حاصل تھا
یون عدو بہلگئے تھے شیر سے جیسے روباہ
یون جما تھا دل صافی مین غبار غم و رنج
مال قارونکی خزانے مین نہ کیون ہو معدوم
غوطہ زن بحر الم مین جو رہا کرتے تھے
مال دنیا کے نہ کچھ قدر ہوی سرور کو
شام کی راہ مین پیادہ جو چلے تھے حضرت
ذبح ہونا شہدا کا جو رہا یاد مدام
کیا اثر تھا کف دست شہ دین مین لیواہ
موتی کیا فکر عطش دشت بلا مین شہکو
ہوگئے عابد و زہاد بہت سے لیکن
باقر علم نبی جانتے ہین سب اوسکو
رتبۂ عالی سرور کرے کیا کوی بیان
خاتمہ خوبیونکا حق نے کیا ہے شہ پر
رتبۂ تفضیل کے بخشے ہین خدا نے شہ کو
کہاتے تھے نان جوین مثل علی اعلےٰ
مغفرت حشر مین ہو اوسکے نہین ہے ممکن
شاہ کے رتبہ شناسی مین کمی کرتے تھے
اب دعا مانگ لے کر ختم قصیدہ مداح
دوستدارونکی گران قدر رہین تا ابد

سنبل باغ ہے اک کاہ سیاہ و الف
ہوگئے لعل و گہر آپکے پامال خذف
آپ میدان مین آتی تھے اگر تیغ بکف
ماہ کے جرم مین جسطرح سے ہوتا ہی کلف
سیم و زر کا ہی کف شاہ سے ایسا مصرف
گوہر اشک سے پر رہتے تھی آنکہونکے صدف
لعل و گوہر کو نہ سمجھا کبھی مانند خذف
زخمی کانٹونسے ہوا جسم لطیف و الطف
بہول کر بہی نہ کبہی جاتی تہی مسلح کیطرف
سنگریزہ کو کیا مس تو ہوا در نجف
حورین دکہلاتی تہین جام مئ تسنیم بکف
شاہ سا ایک بہی گذرا نہ بایام سلف
تہا محمد شہ دین کا جو وہ بالصدق خلف
عرش سے زینۂ ایوان ہی بلند و اشرف
حسن مین یوسف کنعانسے بہی تہا اشرف
کرسے کا پایہ نہ کیون عرش سے ہوی اشرف
آپکا دہیان نہتا لذت دنیا کیطرف
بغض جو دلمین کسیکے ہو بقدر سر شعف
اعتقادات مین جو لوگ کہ تہی مستضعف
صدق نیت سی اونہا یاتہ کو گردنکی طرف
دشمنان شہ دین ہو گئی دو عالم مین خجف

جنتی ہوئیں اوسکی نہیں جای تشکیک شاہ کے غم مین اگر کوی کری جان تلف
یہ دعا نادر مدح کی ہے اب شاہا دشمنون پر ہو مظفر یہ ضعیف اضعف
ہندسے جای زیارت کے لئی آنکھوں سے دفن ہونیکے لئی ہاتھ لگے ارض نجف
آپکے قبہ عالی کے زیارت ہو نصیب روضہ پر جای بنی کے جو مدینہ کیطرف

رضوان

یون امالی مین ہے روایت کے اسکے زہری نے ہی حکایت کے
مین تہا اک دن حضور زین عباد ایک شیعہ نے یہ شکایت کی
چار سو اشرفی کا ہون مقروض فکر نے اوسکے غیر حالت کی
فضل حق سے ہے کثرت اولاد مجھے طاقت نہین کفالت کی
سنکی مومن کے حال عسرت کا سرور دو جہان نے رقت کی
زہری نے عرض کی کہ اے مولا آپنی اپنے کیون یہ حالت کی
شہ نے فرمایا سن کے حال اسکا رنج نے دل مین یون سرایت کی
پھر کہا شاہ دین نے ای بہائے شکل گم ہے روائے حاجت کی
اوس جگہ ایک دشمن دین تہا اوس نے سنکر یہ بات حضرت کی
اپنے جلسہ مین جاکے ذکر کیا بات شیعون مین ہے قیامت کی
ہین کبھی مالک زمین و زمان اور شکایت کبھی ہے دولت کی
جب سنا اس سخن کو سایل نے دشمن دین نے جو شماتت کی
عرض کے یا امام دین سجاد طعن کے دشمنون نے شدت کی
سن کے فرمایا شاہ دین نے اب حق نے تیرے روای حاجت کی
صوم سے تھے جناب شام کیوقت نان افطار آئے حضرت کی

نان افطار بخش کر اوس کو
لے لیا اوس گدا نے اوس نان کو
وہ بازار مین گیا وہ غریب
دیکھہ کر اک دوکان ماہے گیر
نان افطار دیکے اوس سے کہا
اوس نے روٹیکو لیکے اوسکے عوض
اوسکی برکت نے رنگ دکھلایا
جب مکان پر گیا وہ ماہے گیر
اوس نے خوش ہوکے نان بہی دیدیے
جبکہ مچھلے کو اوس نے چاک کیا
بطن ماہی سے ایک گوہر نکلا
وہ گدا اس قدر ہوا پر زر
خادم خاص نے گدا سے کہا
دیدے اب نان جو یہہ تو مجہکو
دیدے سایل نے روٹی خادم کو
شاہ نے شکر کرکے نوش کیا
دیکھہ لین مومنین فیض امام
کیا ہے مذکور قرض سایل کا
اس قدر ہو گیا وہ مالا مال
معجزہ شہ کا لکھہ چکا رضوان
بادشہ انس وجن ولے خدا

شاہدین نے روا کی حاجت کی
کیونکہ رکھتا تہا بہوک شدت کی
تاکرے شکل رفع حاجت کی
اس نے بہی مچھلیونپہ رغبت کی
ایک مچھلی دی اسکی قیمت کی
ایک مچھلی اوسے عنایت کی
بیچکر مچھلیون کو فرصت کی
ساتہہ سایل نے بہی رفاقت کی
اور کہا مچھلے ہے رعایت کی
پیٹ کی صاف سب غلاظت کی
حد نہتی جسکے کوہی قیمت کی
انتہا جس کی تہی نہ دولت کی
حق تعالی نے رفع حاجت کی
ہے غذا خانہ رسالت کی
جسگہڑی اوس نے پیش حضرت کی
اور کی مدح رب کی نعمت کی
دے کے اک نان کیا سخاوت کی
انتہا تہی نہ اوسکے ثروت کی
ہوگئے دہوم اوسکے دولت کی
اب جگہ ہے یہ عرض حاجت کی
قرض خواہون نے جبہہ شدت کی

جلد کیجیے روا میرے حاجت — مضطرب ہو کے ہی شکایت کی
دین میرا ابھی یوں ہے کیجیے ادا — جیسے سایل کی ہے حمایت کی
دین ابھی ہوا ادا نہ ہو کچھ دیر — ہو اگر ایک نظر عنایت کی
قرض سے جلد رستگاری دے — گر نظر مجھ پہ عین رحمت کی

منقبت جناب حضرت امام باقر علیہ الصلوٰۃ والسلام

بصنعت غیر منقوط مرزا کلب حسین خان نادر

اہل ہمم امام محمد علم ہوا — اوس کا مدام دلکو ملال و الم ہوا
عالم مدام مادح رحم و کرم ہوا — اس طرح کا وہ حاکم ملک ہمم ہوا
داد امام عصر ہوا اوس امام کا — وہ لاکلام سرور ملک کرم ہوا
اہل دول گدا ہر ایک اوس عہد کا رہا — اس طرح کا وہ سرور اہل ہمم ہوا
سرآمد اوسکے سرور و سردار و سرگروہ — اہل دل اہل علم و عمل اور اہم ہوا
رحم و کرم عطاء ہمم کا مدار کل — اہل عطا و اہل کرم اور اکرم ہوا
ممدوح امام دہر ہر اک کا رہا مدام — اس طرح کا وہ راحم حال اہم ہوا
کار عطا و مہر رہا اوس امام کا — واللہ مدام داور رحم و کرم ہوا
لعل و در و طلا کو رہا حکم کل مدام — اس طرح کا وہ اہل عطا و کرم ہوا
حلم و عطا و رحم و کرم عدل اور داد و مہر — معصوم امام عہد کو کار اہم ہوا
محکم وہ حکم سرور معصوم کا رہا — اوس کا عدو ہر کلمہ گو کو کم ہوا
اسرار کا وہ عالم کامل رہا مدام — اہل علوم کو علم اوسکا علم ہوا
محمود ہر گروہ وہ حامد اللہ کا — اس طرح کا امام وہ اہل کرم ہوا

کس طرح ہو رکا ہو دل یار کو گلہ / عادل امام عہد محمد علیم ہوا
حامد الہ کا وہ رہا ہر سحر مدام / واللہ مال و ملک کو دل دادہ کم ہوا
اس طرح دور دور عدو کا رہا مدام / صد آہ اوس امام امم کو الم ہوا
اللہ کا مدام رہا مورد کرم / حاسد ہوا اسو رہبر و ملک عدم ہوا
محمود دہر حسود وہ مولا رہا مگر / اللہ کا وہ مورد رحم و کرم ہوا
اوسکا حسد رہا دل حاسد کو گو مدام / حاصل مگر حسود کو واللہ الم ہوا
مورد رہا ملال و الم کا وہ کل عمد / صد آہ آہ مہلک معصوم سم ہوا
سرگرم مہر و رحم امام ہدا رہا / نا در عدو کو گو کہ ملال و الم ہوا

منشی میر مظفر علی اسیر

اہی خوشا نام خوش انجام محمد باقر / کہ محمد بھی ہیں ہمنام محمد باقر
شامل حال یہ تائید خدا تھی کہ ہوا / بہتر آغاز سے انجام محمد باقر
ہاتھ میں کاتب قدرت نے اوٹھایا جو قلم / لوح پر جلد لکھا نام محمد باقر
چہچہے کرتے ہیں جبریل بھی بلبل کیطرح / دیکھکر چہرۂ گلفام محمد باقر
ماہ و خورشید تو کیا اور ملایک شب روز / پھرتے ہیں گرد در بام محمد باقر
کہتے ہیں اہل جہاں جوہر اول جسکو / وہ بھی ہے جوہر صمصام محمد باقر
جانتے طور کے چوٹی سے نہ کم اوسکو کلیم / دیکھہ پاتے جو لب بام محمد باقر
دلمیں آتا وہی تھا جو خدا کو منظور / کم نہ تھا وحی سے الہام محمد باقر
غم کونین سے آزاد رہا کرتا ہے / بستۂ زلف سیہ فام محمد باقر
مہر آتا ہے جو ہر صبح نظر گردوں پر / ہے یہ آئینہ حمام محمد باقر
نجم افلاک کو حضرت نے دی خاک کو ہول / ہے برابر کرم عام محمد باقر

عمر بھر یاد خدا سے کبھی غافل نہوئے
یون ہی گذری سحر و شام محمد باقر

جسکو کہتے ہین مصلا وہی حضرتکا مرید
ہے اذان گوش لب بام محمد باقر

وہے کہتے تھے وہ حضرت جو خدا اگتا تھا
حق کے احکام تھے احکام محمد باقر

روح ایمان ہے جو ایمان ہے میرے مولا کا
جان اسلام ہے اسلام محمد باقر

علم کے بحث مین رہ رہ گئے ساری علما
سب ہوئے مورد الزام محمد باقر

رتبہ مومن کا سلیمانکو ابھی ہاتھ آئے
ہو اگر نقش نگین نام محمد باقر

لذت بادہ عرفانسے وہی واقف ہے
جو ہوا جرعہ کش جام محمد باقر

اگئی جانمین جان ایک ہی مشکل تر ہے
صدق دل سے جو لیا نام محمد باقر

عاقبت زہر سے حضرتنی شہادت پائی
کیا کہون تلخی ایام محمد باقر

خوگر فقر تھے ایسے کہ رہا تا دم مرگ
بوریا بستر آرام محمد باقر

خلد مین ساقی کوثر سے کہونگا یہ امیر
مین بھی ہون جرعہ کش جام محمد باقر

رضوان

ہی امالی مین اون سے یون مرقوم
جو محمد جہان مین ہین موسوم

کرتے ہین اس خبر کو یون تحریر
ایک شامی تھا اسم نامعلوم

خدمت باسعادت باقر
اوسپہ گویا تھے ہو گئے ملزوم

یون وہ رہتا تھا شاہ دین کے حضور
جیسے رہتے تھے خادم و مخدوم

ایک دن اوسنے عرض کی شہ سے
دوستی کا سبب نہین معلوم

ظاہرا علم اور فصاحت ہے
جس سبب سے ہوا ہو مین محکوم

مجھ سے بڑھ کر کوئی نہین دشمن
سب کو ہے دشمنی میرے معلوم

یہ جو کثرت سے تھی آمد و شد کے
اس مین بھی اک نفاق تھا مکتوم

سن کے حضرت براہ لطف و کرم
اتفاقاً وہ ہوگیا بیمار
اس طرح کا مرض شدید ہوا
اوسکے جب جانکنی کا وقت آیا
اور کہا جس گھڑے مین مر جاؤن
آپ پڑھیئے نماز میت پر
الغرض جس گھڑے وہ فوت ہوا
عرض کی وارثون نے حضرت سے
شہ نے فرمایا وہ تو زندہ ہے
کہہ کے یہ شاہدین نے کرکے وضو
رات بھر ذکر کبریا مین رہے
تب اوٹھے شاہ اور وہان آئے
دیکھہ کر اوس کے لاش کی جانب
سنتی ہے اوسنی یہ جواب دیا
کچھہ سویق اوسکو پھر دیا شہ نے
کھائے اور کرکے شکر رب اوسنی
تیرے صدقے سے جان تو پائی
تو ہے بیشک امام ابن امام
تجھہ مین اعجاز ہین مسیحا کے
ختم کرکے حدیث ای رضوان
دوستونکو ملے شراب طہور

اوسکے باتونکو کرتے تھے مفہوم
اور طبیبون کا ہوگیا محکوم
کہ دوا کا اثر ہوا معدوم
وارثون سے کہا جو تھا مکتوم
عرض کرنا بخدمت معصوم
تاکہ بخشے گنہ میرے قیوم
اور حال اوس کا ہوگیا معلوم
اوسپہ پڑھ دیجئے نماز یا معصوم
حال اوس کا تمہین نہین مفہوم
ہوگئے محو طاعت قیوم
جب ہوی صبح کی جہا مین دہوم
تھا جہان پر وہ شامی معلوم
نام لیکر پکارہ وہ معصوم
میری آقا گزیدہ قیوم
تاکہ وہ کھائے اور ہو مطعوم
کان مین شاہ کے کہا مکتوم
ہے ملک تیرا تابع و محکوم
اور ہے عالم جمیع علوم
اور امام اور ہین ملک ماموم
کر دعا پیش خالق قیوم
دشمنون کو نصیب ہو زقوم

منقبت جناب امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرزا کلب حسین خان نادر دو بحرین

مدح میں دل زمزمہ پرداز ہے — طائر قدس آج ہم آواز ہے
نطق کے قوت ہے جو حاصل مجھے — حضرت صادق سے یہ اعجاز ہے
جعفر صادق کے ہیں صادق پسر — دیکھئے کس مرتبہ اعزاز ہے
جسکے ہیں ہوں طوطئ ہندوستان — خامہ میرا بلبل شیراز ہے
مدح میں کس طرح سے ہے نغمہ زن — صوت ہے خامہ میں نہ آواز ہے
آپ ہیں اس مرتبہ عاجز نواز — بستر صعوہ پر شہباز ہے
واقف اسرار وہ کیون کر ہو — مونس شہ جو کوئی ہمراز ہے
عہد میں اوس شاہ کے ہی عدل داد — کوئی نہ مفسد ہے نہ غماز ہے
ورد جو کرتا ہے وہ نام بزرگ — پھر اوسے کیا حاجت احراز ہے
فاختہ کہتی ہے وہ قد دیکھکر — سرو سے بالا ہے یہ طناز ہے
صاف ہیں دندان در شہوار سے — لعل سے لب رنگ میں ممتاز ہے
دیدۂ حق بین ملے ایسے کہاں — نرگس گلزار کو کیون ناز ہے
ساق کی پابوسیان کہین ہیں بہت — شمع جو محفل میں سرافراز ہے
آئینہ رو کشش کف پاسے ہوا — خوبے پر آب اپنی اوسے ناز ہے
وہ ید بیضا نے نہ پایا شرف — آپکے تلوؤن میں جو اعجاز ہے
ہیں جسے پابوس کے حاصل شرف — خلق میں وہ شخص سرافراز ہے
کبک کے ہوتے نہیں کچھ پیش رفت — چال میں اوسکے عجب انداز ہے

بس کے رہنے کو تو گوشہ ملا
زہے سے نہ رہا ہی جنت ہوے
شوق یہ ہے زایر حضرت میں ہوں
سنکے ان ابیات کو بولے فہیم
زخم نہ کیوں سینہ اعدا میں ہوں
مدح جو دو بحروں میں موزوں ہو کے
کیوں نہواے نادر مخزوں خراب

گر نہ ملا سبل سپہر پر دار ہے
جیسے رخ بہی کیا تفرقہ پرداز ہے
دلمیں نہ کچھ حرص ہے نہ آز ہے
طول سے بہتر کہیں ایجاز ہے
نیزہ خامہ جو سر فراز ہے
فکر پر اپنے مجھے اب ناز ہے
دشمن مغرور جو غماز ہے

منشی میر مظفر علی اسیر

سخن آیات میں ہوں کیوں کہ نہ صادق جعفر صادق
جہاں طوفان شور انگیز کشتی شرع پیغمبر
مسیحا نوح اسمعیل یوسف حضرت موسیٰ
وہی تمکین وہی آئین وہی اعجاز پیغمبر
ہلال ابرو تو عارض مہر جبہہ بدر خال اختر
بجا ہی آفتاب آسمان برتر سے کہنا
نتیجہ چار شکلوں کا فقط تحصیل حاصل ہے
سما ہی کیا نگاہ پاکمیں معشوقہ دنیا
خدا کا عشق کامل تھا کیا تھا ترک دنیا کو
وہی فرماتی ہی سب سے جو حضرت کا ارادہ تھا
نجابت ہی شرافت ہے عبادت ہے شجاعت ہے
محبوں کو رہے اندیشہ کیا روز قیامت کا

برب کعبہ ہیں قرآن ناطق جعفر صادق
خدا ہے ناخدا با دموافق جعفر صادق
کہیں اعجاز میں ہیں سب سے فائق جعفر صادق
نبی کی جانشینی کے تھے لائق جعفر صادق
غرض سر تا قدم ہی نور خالق جعفر صادق
کہ مغرب سے ہی روشن تا بمشرق جعفر صادق
اگر ہوں ملزم ارباب منطق جعفر صادق
خدا کی ذات کے ہیں دل سے عاشق جعفر صادق
کوئی ہوتی تھی پابند علائق جعفر صادق
زبانکو بس سے رکھتی تھی موافق جعفر صادق
امامت کے خلافت کی تھی لائق جعفر صادق
ہو بخشش کا کریں اقرار واثق جعفر صادق

ذریعے سے اونہین کے رزق سب عالم کو ملتا ہے
حقیقت مین ہین دست رب رازق جعفر صادق

ہوا تہا عہد جو روز الست اونکو بجا لاے
رہی اللہ سے وعدہ کی پہ صادق جعفر صادق

عیان ہر جا ہی اونپر ذرہ ذرہ حال عالمکا
جو غرب مین ہون کہدین حال مشرق جعفر صادق

تمیز اہل نظر کو ہو نہ پستی و بلندی مین
کرین جو دو طبق کو گر مطابق جعفر صادق

کتابونکی ذرا حاجت نتہی وقت بیان اونکو
کہ تہی خود دفتر احوال سابق جعفر صادق

ضیا دیتی ہین چشم کور مادر زاد کو حضرت
زبان گنگ کو کرتے ہین ناطق جعفر صادق

بلائل جاتی فرمان جب زبان پاک سے نکلے
اشارونمین کرین دفع صواعق جعفر صادق

کسیکو ہو ذرا صدمہ تو دل جعفر کا دکہ جاے
خدا کی خلق پر ایسے ہین مشفق جعفر صادق

ظہور روشنی عالم امکانکی باعث ہین
برنگ آفتاب صبح صادق جعفر صادق

اسیر ایسی زیادہ کوئی محشر مین وسیلہ ہی
کہ ہین مختار عالم عرش خالق جعفر صادق

رضوان

ہے خرایج مین اسطرح تحریر
ابن مہران تہا ایک با توقیر

ساکن ارض ماوراء النہر
شیعہ خالص جناب امیر

صاحب جاہ اور حشمت تہا
اور رکہتا تہا وہ زر و جاگیر

جب ہر ایک سال حج کو آتا تہا
ایک ہزار اشرفی و مال کثیر

بہر نذر امام دین صادق
گہر سے لاتا تہا وہ بلا تقصیر

اوس کی زوجہ کہ مومنہ تہی کمال
اوس نے بہی پارچہ بصرف کثیر

مول لے لیکے جمع رکہے تہے
تا کہ حضرت کو دی وہ نذر حقیر

عرض کی اوسنی اپنے شوہر سے
حج کو مین بہی چلونگی بے تقصیر

واسطے اہل بیت عصمت کے
ہین کئے جمع تحفہاے کثیر

یعنی علی بن مہران ۱۲

مرد نے بہے بموجب عادت
رکھ کے صندوقچہ مین بند کیا
جب ادا کر چکا مناسک حج
تب وہ مرد خوش اعتقاد ہوا
جس قدر لے گیا تہا وہ مخفے
کہولا صندوقچہ کو پہر اوسنے
جس گہڑی کہولا اوس نے وہ صندوق
اوس مین نکلا نہ جب وہ بدرۂ زر
اپنے ہمراہیون سے لیکر قرض
جس گہڑے لے گیا وہ پیش امام
تب یہ فرمایا اوس سے حضرت نے
ہمنے جدم جنون کو حکم دیا
بہتی ضرورت جو صرف کی ہمکو
قرض جو لایا ہے وہ کر واپس
وہان سے آکر جو دیکہا زوجہ کو
دن پہ دن ہوتی ہے ضعیف نزار
الغرض وہ اوسی مرض مین مر گئے
جلد گور و کفن کے کرکے وہ سنکر
عرض کے شاہ سے کہا کہ مولا
شہ نے پڑہ کر نماز دو رکعت
اسکو پہر نبی وجہ سے علے

یک ہزار اشرفی بے تقدیر
اور ہوا حج کعبہ کا رہ گیر
اور طوف حریم رب قدیر
داخل خانۂ جناب امیر
سب کئے نذر خانۂ تطہیر
تا نکالے وہ بدرۂ زر گیر
جس مین رکہے تہے بدرہاے کثیر
دیکہ کر یہہ ہوا غمین و حقیر
نذر دینی کے اوس ہنسنے کے تدبیر
تہی بہت جمع وہان صغیر و کبیر
تو نے کے قرض لیکے کیون تدبیر
لاے وہ جا کے وہانسے بی تاخیر
ہمنے منگوا لیا وہ زر خطیر
خوش ہوے سنکے یہ صغیر و کبیر
سخت بیمار پایا اور زہیر
اچہے ہونیکے کچہ نہین تدبیر
اوسکے مرنے سے یہ ہوا دلگیر
آیا پیش امام مہر ضمیر
آپ پڑہ دے جنازے کی تکبیر
عرض خالق سے کی کہ رب قدیر
زندہ کر دے حکیم حی و قدیر

ہو سکے نہ ہنوز ختم دعا
جان ہووے آسکے تنگی دامنگیر

مرد مومن سے شہ نے فرمایا
جلد جا گھر میں اب نہ کر تاخیر

ایک لحظہ نہ یہاں توقف کر
دیکھ وہاں جا کے فضل حی و قدیر

اوس نے آکر جو دیکھا زوجہ کو
اوٹھ بیٹھی ہے کچھ نہیں دلگیر

کچھ اثر بھی نہیں علالت کا
ہے یہی لب پہ دمبدم تقریر

میرے مولا ہمیں ہی امام بحق
تو نے سب بخشی حیات کے جاگیر

میرے صادق ہیں میرے امام زمان
سب یہ تیرے دعا کی ہے تاثیر

ختم کر منقبت کو اب رضوان
تو بھی پاوے گا خلد کی جاگیر

التجا کر جناب صادق سے
آپ آقا ہیں میں ہوں عبد حقیر

عبد پر ہو اگر کرم آقا
یہ رہے دو جہان میں با توقیر

دین نے ہے کیا پریشان حال
اور ادا کے کو ہے نہیں تدبیر

آپ اگر چشم مہر سے دیکھیں
خاک پا جاے بن کے اکسیر

دین گر کوہ ہو تو کاہ بنے یہ
نہ رہے کچھ بھی باقی عشر عشیر

منقبت جناب امام موسی کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرزا کلب حسین خان نادر

امام جن و بشر پیشوائے اہل نعیم
جناب حضرت کاظم لقب سمی کلیم

لقب جو حضرت کاظم ہوا تو وجہ تھی یہ
کہ کظم غیظ و غضب آپکی تھی خوبی قدیم

ہی ابتداء مروت تو انتہائے کرم
جو نام پاک میں واقع ہوئی ہی اول میم

ہوئی جو واسطہ دادا کے رجعت خورشید
کیا ہے بدر کو نانا کی معجزہ کو دو نیم

بلند عرش سے ہی شہ نشین کرسی سے
حرم کی اوج مین رفع ہے شاہد یثلی حریم

اوسے ہین خادم جنت کی مرتبہ حاصل
جو کوی کوچہ شہر مین ہون صدق دلسے مقیم

بہم ہوی مشابہ امام ہفتم کا
چراغ لیکے اگر دہونڈہے کوی ہفت اقلیم

جو دربار ہو قندیل قصر سرور دین
تو گل ہو شرم و حیا سے چراغ طور کلیم

مراد ہے ید بیضا کے اوس کف پا سے
وہ آبلہ کوی ہو گا جو تہا بدست کلیم

مثال موسی کاظم کی دی جو موسی سے
تو بلع کرے اوسی دم مین اژدہاے کلیم

یقین ہے کہ سوا ہے جو آپ کے نکلے
تو اہتمام کو ہوے عصا بدست کلیم

غریب پرور و عاجز نواز و ذی خلاق
علیم و عالم و علام و اہل علم و حلیم

ہی صاف ترک ادب اوس سے نسبت حاتم
کہ اسخیا سے ہوی خلق مین اوسی تقدیم

عطا و جود و کرم کا نہین ہے حصر و حساب
کہ ہوتے ہین گہر و لعل و سیم و زر تقسیم

عطا کئی اوسے دریا دلی سے سو دریا
گہر کے واسطے سایل ہوا جو کوئے یتیم

سحر کو آپ جو وارد ہوے پی گلگشت
چمن سے جہولیان بہر لای بوے خوش کے نسیم

لجا سحاب کے بارش کہجا فیوض امام
کہ اوسکو فصل کے تخصیص ہی یہان تعمیم

وہی سخاوت و جود و عطا و لطف و کرم
وہ پای شال کے کپڑی جو مانگی ایک گلیم

ہو جو دہمل و بے معنے اور بی رونق
جو اولین نہ اگر اوسکے جیب خاص سے جیم

صلہ مین مدح کے ہو گنج گنج کے بخشش
نہ مثل میری ہی سائل نہ آپ سا ہی کریم

صفت مین زہد کے ہی فکر مطلع نو کے
قلم کو چاہئے اب خم کرے سر تسلیم

مطلع ثانی

ہمیشہ میل رہا سوے بوریا و گلیم
نہ شوق تاج ہوا تہا نہ خواہش دیہیم

ق

...

سنو بغور و تامل پڑھو درود و سلام — ہی زہد شہ کتب معتبر مین یون ترقیم
بزیر قصر وہ جاتی جہان کہ حضرت کو — کیا خلیفہ نے پابند با جفای عظیم
تمام روز بشغل سجود رہتا تھا — درون صحن مکان پیشوای اہل نعیم
سحر سے تا بہ شام اور شام سے تا صبح — نہ کام تہا کوئی جز طاعت خدای علیم
سیہ عبا جو سے وہ دوش پر رہی تھی دن بھر — تو مہر ابر کے پردہ مین تہا یہ پیش فہیم
در و بام پہ اک دن ہوا خلیفہ کا — بلند جیسے کو ہوی شرار نار جحیم
نگاہ پڑ گئے ناگہ جو صحن خانہ مین — خطاب دے کے کیا سوی حارسان لئیم
شتاب مجکو بتاؤ کہ اسکے وجہ ہی کیا — پڑی ہی روی زمین پر سیاہ کیسی گلیم
اونہون نی عرض کی ہرگز نہین گمان سیاہ — سجود مین ہین یہ کاظم امام با تکریم
اسی غلط سے ہی حال اس امام زاہد کا — ہوا ہی جیسے کیا اسجگہ مین قید و مقیم
سوائے شغل عبادت نہین ہے کام کوئی — خدا کے سجدہ مین رکہتا ہی خم سر تسلیم
یہ سنکی ہی ہوا وہ رحیم احوال — وہ جور پیشہ و ظالم لعیم ابن لئیم
ف۔ آئمہ اثنا عشر کے جان کرون — یہ سب ہین امامان واجب التعظیم
کیا ہی نظم قصیدہ جو مدح حضرت مین — ہی گوشوارہ ہر اک شعر بہر گوش فہیم
دعا سی خاتمہ بہتر ہے نظم کا نادر — میرے قلم سے ہو کب وصف شاہ کی ترقیم
مین مانگتا ہون پناہ اب ہجوم اعدا سے — نگاہ رحم کی کر اے رحیم ابن رحیم
تیری مدد سے خراب و ذلیل ہون یکسر — ستاتے ہین مجھے بیوجہ دشمنان لئیم
امید کی کوئی صورت نظر نہین آئے — ہزار طرح کے رہتی ہی دشمنونسے بیم
جو دستدار ہین خوشنود وہ مدام رہین — حسود ہوئین گرفتار صد عذاب الیم
نصیب شاہ کے بغداد مین زیارت ہو — الٰہی عزم سفر کے شتاب ہو تصمیم

منقبت جناب امام موسی کاظم ؑ منشی میر مظفر علی اسیر

کہیں موسیٰؑ سے برتر ہے مقام موسی کاظم — عزیز مصر ہے ادنی غلام موسی کاظم
زمین جتنی ہی سب ہے دردجام موسی کاظم — فلک ہی ہالۂ ماہ تمام موسی کاظم
خدا نے جو کہا موسیٰ سے وہی باہر نکلتا ہی — کلام اللہ ہے بالکل کلام موسی کاظم
نماز صبح پڑھنے کے لئے جنت میں اوٹھتی ہیں — ملک سنکر صدائی کوس بام موسی کاظم
بہشت اتنے کئے انکے محبونکے لئے پیدا — خدا نے جتنی پائی حرف نام موسی کاظم
نماز پڑھ چکے جب بہشت سے آیا تحفۂ جنت — پیام حق تعالیٰ تھا سلام موسی کاظم
عبث کرتے نہیں ہیں آٹھ دن ہفت آسمان گردش — سپہر اگر رہتے ہیں یہ گرد خیام موسی کاظم
سراپا نور کا عالم ہی جس عالم میں رہتی ہیں — سحر سے بہی سوا روشن ہے شام موسی کاظم
ہوئی زینت رسول محترم جس سبے پیدا — معطر ہو گئے بوسی تہا مشام موسی کاظم
ہدایت پاتی ہیں انسان ملک تعلیم لیتے ہیں — دو عالم میں ہی جاری فیض عام موسی کاظم
بہادر سارے لوہا مانتی ہیں تیغ حیدر کا — نہ جہوڑے عرش پر کیونکر حسام موسی کاظم
افاقہ غش سے پایا بچ رہی برق تجلی سے — لیا جب طور پر موسیٰ نے نام موسی کاظم
زمین رہگذر ہی لوح محفوظ اونکی چلنی سے — روش ہی کلک قدرت کی خرام موسی کاظم
ملک وسپر نماز پڑہتے ہیں بدلے مصلے کے — نہ ہی دامان کوہ احترام موسی کاظم
خدا کا ہو طالب راہ کچہ مولا سے پیدا کر — کہ اس دربار میں ہی اہتمام موسی کاظم
خدا کے حکم سے پایا ہی شہ نے رتبۂ موسیٰ — کہ کوہ طور عرفان ہی مقام موسی کاظم
زیادہ صفحۂ ایجاد میں ہو آبرو اپنے — نگین دل پہ کیجے نقش نام موسی کاظم
اسیر خستہ ہے پیدائشی یہ اعتقاد اپنا — ازل کے روز سے ہیں ہم غلام موسی کاظم

راوی صدق گو و صدق اساس — لکھتا ہے یہ حدیث بر قرطاس

تھا جو منصور نام عباسی — بھیجا خط یہ جناب کاظم پاس

جشن نوروز آپ فرماوین — تہنیت کے ہون جمع جملہ اناس

تحفہ اور ہدیہ بہر شاہ ہدا — سبھی لاوین برون زحد و قیاس

کہا اک شخص نے خلیفہ سے — لکھتا تھا جو ہدایہ و اجناس

نہین اس عید کے خبر ہرگز — اہل اسلام سے کسی کے پاس

کرتے اس عید کو تھے شاہ عجم — نہین اس باب مین کوئی وسواس

کہا منصور نے کہ یہ مین نے — عید کے ہے برائے لشکر و ناس

کہا منصور نے کہ یا حضرت — آپ اب بیٹھئے ہمارے پاس

بادشاہ و امیر و اہل دول — لائے تھے نذر گوہر و الماس

آنکر اک گدا نے عرض یہ کے — درہم و زر نہین ہے میری پاس

ہون بہت فقر سے نحیف و نزار — مفلسی نے کیا ہی مجکو اداس

آپ سے چاہتا ہون ابن رسول — کہوئے جلد میرا یہ افلاس

سنکے حضرت نے یہ کہا اوس سے — تیری حاجت روا ہی میری پاس

کہا خادم سے جاکے تو یہ پوچھ — زر جمع ہے برون زحد و قیاس

حق مین اس مال کے ہی اب کیا حکم — گیا خادم جو پھر دوانق پاس

کہا اونسے کہ سب ہی مال امام — صرف جو چاہین وہ ہو بیوسواس

دے دیا مال وہ گدا کو سب — اس سخاوت کا کون حد و قیاس

ختم اب منقبت ہوی رضوان — دفع ہون دل سے جلد ہم و ہراس

سب مشاہد مین جاؤن زیارت کو — دل رہے اس الم سے آب نہ اوداس

منقبت

منقبت جناب امام موسی رضا گل گلزار علی و مصطفیٰ علیہ الالوف التحیۃ والثنا منشی مظفر علی خان اسیر

...یا بجا رضوان اگر کرتا ہی دربار رضا
ہی مقام ہشت جنت زیر دیوار رضا

...ن گل مین باغبان مشتاق گلزار رضا
چشم نرگس طالب دیدار رخسار رضا

...سکے کیا کوئی کہ آفتاب دیدار رضا
چشم مومن ہو تو دیکھے نور رخسار رضا

...و سطرف طالب لیئے اسطرف سارا جہان
سرد ہے بازار یوسف گرم بازار رضا

...غ جنت مین ہی حسرت سے یہ رضوانکا کلام
کیا رسا ہے طالع گلچین گلزار رضا

...منو نکو داخل جنت کریگا جب خدا
حاجیو نکے آگے آگے ہونگے زوار رضا

...یا فصاحت سے کہ جتنے تہے فصیحان عرب
وجد کرتے تہے ہمیشہ سنکے گفتار رضا

...ب تلک جانا نہو شہر خراسانکیطرف
دور سے کیجئے زیارت پڑہکے دربار رضا

...دمت مولا ہی بہر سلطنت سے بہر خلق
تاجدارو نسے سوا ہین کفش بردار رضا

...ہ تو پہرتی ہین خوشی سی روضۂ اقدس کی گرد
طوف کرتے ہی سعادت گرد زوار رضا

...ہے سی پانی دل اہل تماشا کیون نہو
مہر بن جاتا ہے شبنم پیش رخسار رضا

...سمان پر چشم انجم سے نکل پڑتی ہین اشک
وقت طاعت دیکھکر چشم گہربار رضا

...دمی کیسی فرشتے آتے ہین بہر سلام
جبکہ سنتے ہین کہ آیا وقت دربار رضا

...دیتی ازار تہے اعدا تو انکو کیا ضرر
ہر جگہ تہا خالق عالم مددگار رضا

اور شاہو نکے نہین دربار کو خاطر پسند
اگئی ہی ہاتہ ہمکو جبسے سرکار رضا

آشکارا ہر کسی پر حال مولا کا نہین
جانتے ہین واقف اسرار اسرار رضا

آیہ نصر من اللہ کیون نہو نقش نگین
نامور عالم مین ہین نصرت سے انصار رضا

۲۳ آسمان پر جسکی سیڑہی تہے ثابت ہوگئی ♦ کون عالم مین نہین حیران رفتار رضا

بر سحر آتے ہین گردونسی ہین بچّی ای امیر
ہین ملایک سقدر مشتاق دربار رضا

مرزا کلب حسین خان نادر

امیدگاہ غریبان بیدل و مایوس
امام ضامن ثامن رضا شہنشہ طوس

کبھی خلل نہین ہوتا ہی اوسمین کچھ پیدا
جو مال ہوی ضمانت مین آپکے محروس

یہ بھر مردہ دلا ہین وہ تہا یٔ اموات
نہین ہین کم دم عیسی ہی شاہد نکی نفوس

جو پایمال شہ دین ہو تو یقین یہ ہے
ہو طرہ سر کے لئی بر گل کما در پوس

مرجح اوسکی سخاوت ہے جود حاتم سے
ہی عہد دولت شاہ زمن جو کنجوس

نہ حد ہی بہر سخاوت نہ بہر جود حساب
عطا ہو گنج اوسی جو کہ مانگتا ہو فلوس

بہم ہنگی المسی جو رات بہر روئے
تو شمع بزم نے پایا ہے خلعت فانوس

ہی بخت گل سے بہی جاہی رشک عالم مین
کبھی تو زر اوسے ملتا ہی اور گہ ملبوس

پئی جو شربت شیرین لطف کا جرعہ
تو تلخکام ہو معجون سے بہی جالینوس

ہی صرف اشرفیون کا بجا ہی خرمہرہ
فقط ہی چھاپو نگے پشت پر نشان فلوس

ترقیون مین ہی اسلام زور پر ہی دین
صدای کلمہ توحید کیون نہ دی ناقوس

ہمیشہ ذاکر حق ہو بصورت یاہو
ضرور ہے ترک کرے شغل رقص کو طاوس

اوٹھا ہی صاف زمانہ سی رسم خودبینی
عجب نہین ہے جو روکش ہو آرسی ہی عروس

کباب سیخ کری اوسکو عدل کا شحنہ
بلند اگر کبہی یہ وقت ہو صدای خروس

اسی سبب سے ہوئی دنکو بوی خوش زائل
چمن مین ہی گل شبو جو صورت ناقوس

ہر ایک طرف جو نظر کے بطرز بے شرمی
رہا نہ دیدہ نرگس کو باصرہ محسوس

حرم مین آ بنے جب وہ ہی اذان وقت نماز
نظر کے برہمن دیر کے گرا ناقوس

ہی نغمہ ریز جو قانون عدل مجلس مین
تو ٹوٹ جاتی ہی مردنگ صورت فانوس

پشتم تم سر کسی کو اگر کوئی دیکھے
ائی برہ کو ہی شیر شیر مادہ یون
ظلم بجید مامون نا رشید و لئیم
دیتی ہے جسے ہی بلا رب بحساب کتاب
ایک آتی ہین گردون سے پیشوائی کو
ی دشمنونسے ہی مسلوک دوستی کے طریق
عجیب دشمنونکا حال ہے جسے دیکھو
پناہ کی کوئی جا جب نظر نہین آتے
ہی سبب تیرے مداح کوستاتی ہین
بطفیل شاہ خراسان امام ہر دو سرا
ہو حاسدونکو یہ امراض جلد تر لاحق
جو دوستدار ہین مسرور شادمان رہین

نگاہ ہو حدقہ مین یقین ہے محبوس
ہوا پنے بچے سے جسطرح جانور مانوس
شہادت آپکے سم سے ہوئی ہزار افسوس
جو کوئی شاہ کا اف امین ہے عتبہ بوس
جو کوئی ہوئی کبھی زائر شہنشہ طوس
کرم سے شاہ زمن کے ہو کیا کوئی مایوس
منافقانہ وہ ملتا ہے از رہ سالوس
سوای عتبہ عالی جو دلکو ہی مانوس
عدو خراب ہون جلد ای امام پاک نفوس
تباہ جلد ہون نادر کے دشمن منحوس
صداع و نقرس و ذات الریہ وایلاوس
حسود کو نہو حاصل بجز غم و افسوس

رضوان

ہی کتابون مین اس طرح سے لکھا
شاہ موسی الرضا کو بلوا کر
اس ولایت کا اس وصایت کا
ایک حاجب کہ جسکا نام حمید
اوسنی مانو اپنے تخلیہ مین کہا
منتقل کر دیا علے کے گھر
تمنے جیسا کیا وے نہ کرے

جب کہ مامون نے براہ دغا
اپنا قایم مقام اوسنے کیا
بنی عباس مین ہوا جہ چا
باپ کا نام اوس کے تہا مہران
اس خلافت کا امر تمنی کیا
تمکو یہ بات تہی نہین زیبا
اس خلافت کو ہاتھ سبی کہویا

اوسکو ماموں نے تب دیا یہ جواب
تاکہ سب سے کہے یہ حال و مآل
رفتہ رفتہ کرین گے ہم تدبیر
تب یہ حاجب نے عرض کی اوس سے
مجتمع کر کے عالمان جہان
اوس نے فرمایا تو مرخص ہے
کر کے اک مجمع حاجب ملعون
سب صغیر و کبیر کرتے ہین
کوئی دنیا مین تیرے مثل نہین
مرتبہ جس سے یہ ملا تجکو
منع کر اب فضول گوئی سے
اس طرح کا کلام نالایق
سن کے اوس کا کلام نامعقول
امر حق ہے جو لوگ کہتے ہین
تب لگا کہنے حاجب ملعون
تجکو دعوی ہے گر امامت کا
اوس کا سنکر کلام مجمع مین
چار طایر کو ذبح کر کے بہم
پہر کو وہ گوشت کو رکھ کے
حکم خالق سے ہو کے زندہ سب
ہو چکا جب یہ معجزہ ظاہر

مین نے یہ امر سے چھپا کے کیا
اور ظاہر ہو مرتبہ اپنا
اسکو کر دین گے خلق مین رسوا
گر کہی تو کر دن مین استہزا
مین کر دون اک معارضہ پیدا
تجھکو ہے اختیار جا بیجا
اس طرح شاہ سے ہوا گویا
تیرے اعجاز کے بیان کیا کیا
دوستونکو تیرے ہے یہ دعوا
اوس سے کرتا کبھی نہ مکر و دغا
وہ کسے کو نہ کچھ کبھی دے گا
حاجب زشت نے بہت سا بکا
سرور دوسرا ہوے گویا
سچ ہے کہنے سے کچھ نہین ہوتا
حاضرین کو دکھا کمال اپنا
معجزہ کچھ خلیل کا دکھلا
معجزہ شاہ دین نے دکھلایا
گوشت اون سبکا کر دیا یکجا
طایرونکو پکارے ہو ندا
اپنی آواز مین ہوے گویا
تب لگا کہنے وہ سگ دنیا

تم جو بیٹھے ہو اپنے دعوے مین
سن کے اوسکا کلام شہ نے کہا
اب سزا اس کلام کے تجھکو
حکم شیرون کو پھر دیا شہ نے
شیر قالین بحکم شاہ زمن
حملہ ور ہو کے دونو جانب سے
نرہا کچھ نشان حاجب کا
دیکھکر اسطرح سے حاجب کو
نہ زبان ہلتے تھے نہ سنتے تھے
دیکھکر اسکو غش ہوا مامون
بید مشک اور گلاب جب چھڑکا
عرض شیرون نے کی کہ ایمولائی
جب سنا یہ کلام مامون نے
دور وہ شیر مثل شیر عرین
پھر دوبارہ منگا کے عطر و گلاب
غش سے جسدم وہ ہوش مین آیا
دیجئے اب اجازت اے مولا
سنکے اس بات کو کہا شہ نے
اب بنو اپنے صورت اصلی پر
سنتی ہے شیر شیر قالین تھے
سطح غبرا سے تا بچرخ برین
شیر قالین مین جان ہو پیدا
دیکھ اب تھہ قاصر یلتا
دم مین دیتا ہے شیر قالین کا
پھاڑو اس زشت خو کو تم ایکجا
بن کے ہر ایک شکل شیر آیا
ایک نے چیرا ایک نے پھاڑا
دونون شیرون نے خوب سا کھایا
سب کو خوف وہراس نے گھیرا
کوئی گونگا تھا اور کوئی بہرا
تھے کھڑے شیر دونون اپنی جا
تب وہ ملعون ہوش مین آیا
حکم دو تا کرین اسے پارہ
پھر وہ غش مین اوسیطرح سے ہوا
ایستادہ تھی اپنی اپنے جا
مونھ پہ مامون کے خوب سا چھڑکا
پھر یہ شیرون نے عرض شہ سے کیا
تا اُسے کرین طعمہ اسلئے ہم اپنا
ابھی اس مین نہین ہے حکم خدا
ہو چکا امتحان قدرت کا
پھر نہ کچھ عذر کر سکے اصلا
شور تحسین و آفرین کا ہوا

جتنی ہین جمیع وہان وضیع و شریف
سب نے خوش ہو کے چومی دست رضا

معجزہ اسکو کہتے ہین یارو
جیسا شہ سے ظہور مین آیا

اسکو اب ختم کر کے ای رضوان
عرض کر شاہ سے کہ ای آقا

تم ہو ختم الرسل کے نور العین
تم سے یہ التماس ہون کرتا

از برای نبی و آل نبی
میرا بر آئے مدعا دل کا

نہ رہون فکر دین مین محزون
جلد ہو جائے میرا دین ادا

دوستان علی کو خلد ملے
دشمنون کو ملے جحیم مین جا

منقبت جناب امام محمد تقی علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرزا کلب حسین خان نادر

اس لئے فرط غم و رنج سے ای دل ہی اوداس
لب پر آتی کسی حال مین کچھ غیر سپاس

کثرت رنج و تردد سی ز بس رنگ ہی زرد
صاف معلوم یہ ہوتا ہی کہ پھولی ہی کپاس

درد دل کا نہین ہوتا ہی مداوا ساکن
اس مرض کو نہین آتی ہی دوا کوئی راس

رنج دوری وطن کا نہین کچھ حصر و حساب
اقربا دور ہین احباب بھی آتی نہین پاس

امرا عہد کے بی فیض نظر آتے ہین
گل تصویر مین جسطرح سے بو ہی نہ باس

نہین باقی ہی کسی شخص کو عالم مین فراغ
سب ہین پابند تہیدستی و رنج و افلاس

جسکو دیکھا اوسی آغا مین خالی پایا
چرخ کا بھی نظر آتا ہی تہی سا ہی طاس

کوئی امید کی صورت نہین آتی ہی نظر
سب کے آفاق مین ہین دست و گریبان غم و یاس

فربہی اوسکو سمجھتا ہی حسود دید مین
کسی مستسقی کی ہو جو بدن پر اماس

راتدن رہتی ہی تشویش مین جان بر غم
ہوش پر جا ہین تفکر مین نہ قایم ہین حواس

باعث رنج ہی لوگونکی صفاے ظاہر
کاٹ دیتا ہی جگر ہوی جو سودہ الماس

شش جہت مین ہے جو ڈہونڈہو تو نہین ہی ہمتا
طاقت و تاب و توان و خرد و ہوش و حواس

غوطہ زن بحر تردد مین ہون ہر چند کہ مین
لیکہ صد شکر لبو پر نہین جز حمد و سپاس

مرض فکر و تردد نے کیا ہی جو ضعیف
ہوی کس طرح سے اب نبض قلم کا احساس

نہین حاصل ہی طمانیت خاطر اصلا
دلکو رہتا ہی شب و روز غم و رنج و ہراس

مدد غیب سے ہے دلکو ترصد ہر دم
اور امید ہی کوئی نہ سہارا الہی نہ آس

رہتا ہی سوچ کہ آئی یہ صداے غیبی
اسقدر فکر سے کسواسطے مختل ہین حواس

عرض کر حال امام دو جہان سے اپنا
ہو نہ اس مرتبہ تشویش و تردد سے اداس

ہین جو ہمنام نبی اور ملقب بہ تقی
اونکی اوصاف رقم کر نہین سکتا الماس

شان مین جنکی آیہ تطہیر ہوا جب نازل
اہلبیت نبوی سے ہوئی زایل رجاس

دلمین آتا ہے کہ ایک مطلع تازہ لکھیے
بہ ثنا و صفت و مدح شہ قدر شناس

مطلع

کوئی جسکا نہین جز ذات خدا رتبہ شناس
اوسکی توصیف مین کرتا نہین کچھ کام قیاس

روی انور کی جو تعریف قلم بند کرون
ورق مہر سے ہو بڑہ کے منور قرطاس

ابرو و چشم کو دیکھا تو یہ سوچا مضمون
طاقمین رکھدی ہین بادہ عرفانکی گلاس

عنبرین زلف کے کیا دیجیے نسبت اوسکو
سنبل تر ہے فقط باغ کی کالی اک گہاس

باغمین ہی دہن تنگ سے غنچہ دل تنگ
رنگ گلبرگ ہے اون ہونٹونکی آگی ہی اوداس

کیا صفائی ہے کہ تعریف نہین ہو سکتی
موتی اودن دانتونکو کہی تو کہا ہی الماس

مس اگر دست مبارک سے ادسے شاہ کرین
زر خالص ابہی بنتا ہی بلا ریب نحاس

اگر اشیا کو نہ تاثیر دی لطف شہ دین
سود مند لازمی اسہال شہ ہو جب الماس

معجزات شہ کو نہ مانیں شک ہو جسکو — اونکو پیدا ہو کیون علت وہم وسواس
گرم رفتار اگر مرکب ناصح ہووی — گرد کو بھی نہ رسا ہو فرس وہم وقیاس
نقد جان تک کوئی بیجا نہ بیچ صرف کری — ایسے گھوڑی نہیں آتی ہین میان نخاس
کیا سر دست رقم کیجئے فیض اقدام — جسن خدمت ہر دو کو ٹھکرائین نبی والماس
نہیں ہین شبہ شناس شہ دین خلق مین جو — جب کیا غور تو ہین مشتق نسناس و ناس
قاسم و اکبر ثانی سے اگر سیرت مین — رکھتے تھے مرتبہ و صورت و شان عباس
سبز و سیراب جو ہین خوان کرم سے ہر روز — بھوکے ہون وہ شائق نہ ستائی اونہین بلس
لاتعداد اوسکو عطا شاہ زمن کرتے ہین — ہاتھ پھیلا کے جو مانگے کوئی در پہ محتاس
عمر بھر کے لئے محتاج غنی ہوتے ہین — شاہ کرتے ہین عطا جبکہ نقود و اجناس
غور جو لوگ کہ تھے ابتو عطائی شہ سے — بر مین اون لوگونکی زرین نظر آتی ہین کپاس
عہد و یقین جو شہ کے ہی وفور نصفت — ظلم کے خلق مین باقی نہین بنیاد و اساس
فرش ایوان سے اگر پست ہی عرش اعظم — او جمین کرسی سے کچھ کم نہین تخت اجلاس
خاک روبی در والا کی ہے فخر امرا — ہین سلاطین زمان کوچہ شہ کے کناس
جذبہ لطف و عنایات شہ دین ہو اگر — تو زیارت کے لئے دوڑ کے جاؤن بالراس
مدحت شہ کے سوا کچھ نہ لبون پر لاؤن — استخوانونکو مری چرخ کرے جو دستاس
کیا ضرورت ہی صلہ مانگنے کی ای نادر — شہ فیاض ہین مداحونکی خود قدر شناس
مدح کا خاتمہ ممکن نہین مداح کو جو — خضر کے عمر ملے یا کہ حیات الیاس

رضوان

کہتے ہین یہ حکیمہ خاتون — ام عیسے سے تھے دختر مامون
ہین گئی اوس کے حال پرسے کو — اوسنے ظاہر کیا عجب مضمون

پہلے غرو ئے مشل ابر بہار
ب مین عہد امام مین آئی
بار یہ اور زنان حمزہ بہی
بجہ کو اس امر مین شکایت تہی
سن کے اوس نے کہا کہ بس چپ رہ
ر شکا شکوہ خدا کا ہے شکوہ
ہے خرامج مین اس طرح مسطور
پنے افعال نامناسب سے
ولایا سر سے دل مین آتا ہے
شرفی دے کے اوسکو بیچ ہزار
رخصت خدمت امام گیا
جب کہ یاسر حضور مین پونچا
شہ نے یاسر سے تب یہ فرمایا
یہ تہا عہد شب کو باشمشیر
میرا حافظ خدا ے غالب ہے
عرض یاسر نے شاہدین سے کیا
تہا یہ نشہ کا فعل یا حضرت
توبہ اب کی ہے بادہ خواری سے
اب نگہبہ آپ اوس کو فرمائین
سن کے یہ شاہ اور بنی ہاشم
دیکہہ کر سرور دو عالم کو

پہر بیان مجہ سے یہ کیا مکنون
اون کو پایا زیادہ تر مفتون
متعہ و عقد سے ہوئین ماذون
باپ سے جا کے یہ کہا مضمون
او سمیہ روشن ہے واجب و مسنون
اون سے راضی ہے خالق بیچون
راوی اسکا ہی صدق سے مشحون
منفعل ہو کے ایک دن مامون
کچہہ تحائف امام کو بہیجون
اور اک اسپ بادپا میمون
جو کہ ہے خاص بندۂ بیچون
اور کہا ہے یہ ہدیۂ مامون
میرے اور اوسکے عہد تہا مکنون
آے وہ میرے گہر پہ شبخون
وہ ہر اک شر سے رکہتا ہی مصئون
نہ ملامت سے کیجیے مقرون
جس کے باعث سے تہا وہ تیرہ درون
اب نہو گا شراب سے مقرون
اوسے خجلت سے ہو گیا ہی جنون
آئی اوس جا پہ تہا جہان مامون
بہر تعظیم او نہا وہ ملعون

اور بغل گیر ہو کے حضرت سے
عذر کے سب ادا کئے مضمون

لطف سے شاہ دین نے فرمایا
فکر دشمن سے تو نہین مصئون

چاہتا ہون کہ حرز لکھدون تجھے
تار ہے سب بدلیسے تو مامون

رات کو گھر سے تو نہ نکلا کر
تیرے دشمن بہت ہین تشنۂ خون

عرض کی اوسنے تب کہ ابن علے
اب نہ نکلونگا گھر سے مین بیرون

پوست آہو طحامہ منگوا کر
حرز لکھا برائے دشمن دون

خلق اور حلم اسکو کہتے ہین
اس کے ہین ال مصطفے موزون

تھا جو حضرت کا دشمن جانی
اوسپہ یہ لطف و رحم حد سے فزون

حرز تیار کر کے مامون کو
راست بازو سے کر دیا مقرون

عذر خواہی بہت سے کی اوسنے
محو خلق تقے ہوا مامون

اور کہا شرق و غرب کا حاصل
آپ جس کو کہین ابھی دیدون

جو تھے دشمن امام دین کے وہان
غم سے اون سبکے ہو گئے دل خون

عرض کر شاہ دین سے اب رضوان
قرضے ہو گیا ہون خوار و زبون

کر ادا میرے دین کو شاہا
نہ کہون تم سے پھر مین کس سے کہون

دین و دنیا کے آپ مالک ہین
ستم و جور کس طرح سے سہون

قرض خواہون سے ہو نجات کہین
رات و دن دلمین ہی یہی مضمون

آپکے دوست اور موالی سب
جملہ آفات سے رہین مصئون

تنگدستی نہ آئے اونکے پاس
عزت و جاہ سے رہین مقرون

رنج دنیا او نہین نصیب نہو
غم شبیر مین رہین محزون

منقبت جناب امام علے النقی علیہ الصلوۃ والسلام

مرزا کلب حسین خان نادر

بے ایدل ہے مصروف فغان مثل جرس
کوئی دنیا مین نظر آتا نہین فریادرس

ن عالم سے اب بوی وفا جاتی رہی
سب گل و ریحان ہین باغون مین بہنگ خار و خس

ا امید و سرور ان و زون مین جاتی رہے
رنج و غم ہین دہنی بائین یاس مرحون پیش و پس

ہر اک تشدید ہی باجزم جو آتا ہی پیش
زیر دستو نکا نہین چلتا زبر دستو نسے بس

نکو مس کیجیے تو مس بنا جاتا ہی وہ
ہاتھ سے جاتا رہا ہی ندبون افسوس جس

قدر گم ہو گیا ہی خلق سے نام خوشی
لاکھ اگر مغموم ہو نگی تو ہین مسرور دس

ی گنجینہ خالی مال و زر جاتا رہا
ایک پیسہ پر نہین ہی اغنیا کو دسترس

خ دون پرور نے ایسی ہی سفلہ پرور
ناکسونکو جانتی ہین خلقمین سب لوگ کس

ا اپنی قافلہ سے لوگ جو وامانده ہین
نارہ زن ہر اک ہے مانند آواز جرس

ہر اک موصوف وصاف میمہ خلقمین
آدمیت سی نہین باقی رہا ہی حس و مس

نا ہی تھین ہی جان حزین اسطرح قید
طایر پر بستہ ہو جسطرح پابند قفس

ن آجاتی ہی ہو نہشو پر عجب ہوتا ہی حال
روح گھبراتی ہی تھین جبکہ گھٹتا ہی نفس

و زمانہ مین نظر آتی ہین اہل اقتدار
ترس خالق سے نہین کرتے کسی پر جو ترس

ہتہ گیا آفاق سے بالکل قناعتکا رواج
کوئی پابند ہوا ہی کوئی پابند ہوس

سکو دیکھو حرص کا پابند ہی آفاق مین
جانتی ہین سب کہ ہی اللہ بس باقی ہوس

کو جب دیکھا بہت مضطر کیا اپنی خطاب
ای اسیر دام نادانی و پابند ہوس

ی قید الم سے دن رہائیکی قریب
ذکر فکر و رنج تا کی بس ہو اب خاموش بس

رض کر حالات اپنی سرور کونین سے
اپنی مداحونکی جو ہین وہ ادرس فریادرس

م جسکا علی کہتے ہین سب او سکو نفی
عرش سی اونچا ہی اونکی قصر عالیکا کلس

رشک سبزہ زار کر دی آج کاغذ کی زمین
جی مین آتا ہی کہ اوسکو کیجیے صرف قلم
شاہ کا ثانی نظر آتا نہین آفاق مین
صاف ظاہر ہی یہ وجہ روشنی مہر و مہ
صاف بنتا ہی زر خالص نگاہ خلق مین
مس جسی اکبار ہوئی پای پاک شاہ سے
جو نسیم لطف شہ آئی نہ صحن باغ مین
باغ جنت اکیطرف کرتی نہین ہین رخ کبھی
ایک اک نقطہ بڑہائی جاتی ہین شاہ جواد
شہ عطا فرماتی ہین بیحصر و بیحد و حساب
جو نئی خشکیدہ کو دست مبارک مس کرے
زیر بر یانی عطا ہوتی ہی مطبخ سی اونہین
جاتی ہی گاہی سواری آپکی گر سیر کو
اسپ خاصہ کے صفت مین لنگ ہے رخش قلم
جسجگہ گرد سواری اوسکی ہوجاتی ہی نور
قصد ہمراہی اگرچہ کرتی ہی برق فلک
جاگنے والونسے سونیوالی ہین بیدار دل
ایک بیتابی اجازت ہل نہین سکتا کہین
شاہ کے مانند دنیا مین نہوگا کوئی
طایران سدرہ اوسکو دیکھ کر کہتے ہین رشک
پشت سر سے دیکھتی ہین صاف مثل پیش رو

خوب ای ابر قلم مضمونکا باران برس
ہاتھ آجائی کبھی اگر برگ گل تر کے جو نس
مہر طلعت مہوش و یوسف لقا عیسے نفس
دونو ہین رخسارہ انور سے شہ کے مقتبس
آپ فرماتی ہین دست پاک سے جو مسکو مس
آشیانہ مین ہما اپنے لگاتا ہی وہ خس
ہین گل و ریحان و نسرین چمن مانند خس
کوچہ سلطان دین کی جسکے دلمین ہے ہوس
دس ہزار اوسکو عطا ہوتی ہین مانگی جو کہ دس
لینے والی کہتے جاتی ہین کہ بس یا شاہ بس
نغمہ گر کیطرح سے ہوجای پیدا اونمین رس
تیرے فاقہ سے جو باقی بنتی ہوئی عدس
ساتھ ہوتی ہین ملایک طرفو گو پیش و پس
ماہ نو افلاک پر ہی روکش نعل فرس
وہم کا ہرگز رسا ہوتا نہین اوسکا فرس
اوسکے سایہ تک نہین پہنچتا ولیکن دسترس
ہی نفیر خواب مین تاثیر اواز جرس
سب ہین زیر حکم برگ غنچہ و گل خار و خس
نکتہ دان و نکتہ سنج و نکتہ فہم و نکتہ رس
اوڑ گئی ہے جسوقت شہ کے قصر عالی سے مگس
شمع کی مانند یکسان شاہ کا تھا پیش و پس

دم نہ ماریں جو کہ جب شاہ کما آفاق میں | اونکو ہو لاحق الٰہی علت ضیق النفس
رجس سی ہے پاک ذات اہلبیت مصطفٰے | آیہ تطہیر کو پڑھ لیں حسودان نجس
جسم شہ کے جسم سے جس شخص کو مس ہو گیا | آتش دوزخ نہیں کر سکیگے ہرگز اوسکو مس
اوس امام پاک کا مداح ہوں صد شکر ہے | جسکے جد کے جسم پر بیٹھی نہتی گاہی مگس
روضۂ عالی سی جو اوس شاہ کی ہیں دور ہوں | رات دن کرتا ہوں نالہ مثل آواز جرس
دوڑ کر جاؤں طواف قبر انور کے لئے | تنگ آتا ہی ضطراب ہند کا مجکو قفس
مانگ لی جو کچھ کہ ہو درکار ہوئیگا عطا | اپنی آقا سی طلب کر کیوں نہیں ہی پیش و پس
وصف امام پاک کا باہر ہے حد و حصر سے | طول اے نادر نہ دی یہ نظم اب کر ختم بس
شمہ اوصاف شاہ دیں رقم یوں ذکر کیا | خامۂ مداح گو لکھا کرے سو سو برس

رضوان

ہے کتاب عیون میں یہ رقم | راوی اسکے ہیں احمد اعلم
کہ علی النقی امام زمان | وہ ہے نائب رسول امم
ایک دن عازم عراق ہوئی | بو الحسن تھے کنار میں اوسدم
اون سے شاہ زمن نے فرمایا | تمکو کیا تحفہ وہانسے لائیں ہم
عرض کی بو الحسن نے اک شمشیر | برق وش مہر تاب آتش دم
دوسری اپنی بیٹے موسی سے | پوچھا تم چاہتے ہو کیا اسدم
عرض کی اوس نے اسپ خوش رفتار | تا کہ ہوئیں سوار اوس پر ہم
سن کے یہ شاہ دیں نے فرمایا | بو الحسن مجھ سے ہے قدم بقدم
موسی رکھتا ہے مانسے اک تشبیہ | امتحان اوسکا ہو گیا اسدم
ہے امالی میں اس طرح مرقوم | راوے منصور ہیں بوجہ اتم

الغرض فتح بن خاقان

داخل شہر شام جب کہ ہوا
ایک دن اتفاق سے مین نے
شرب مین وہ خمر کے تہا مشغول
عذر ہم نے کیا کہ اے آقا
عرض کے تو نہین شناسا ہی
ذکر اوس کا امام سے نہ کیا
متوکل کے پاس پہر جو گیا
اوس نے مجہہ سے کہا کہ متوکل
رافضے اور شیعیان علے
لاتے ہین بہر ہدیہ ہا دے
لانے والونکو جا کے کر لو قید
اوس سے منصور نے کہا فورًا
لائین گے قید کر کے تیرے پاس
خدمت شہ مین آئے پہر منصور
سن کے شاہ زمن نے فرمایا
نہ کہی تو نے کس لئے یہ بات
قابل التماس حال نہ تہا
متبسم ہوے امام زمان
پہر یہہ فرمایا مال آجکی شب
کہہ کے محو نماز شاہ ہوے
با خضوع و خشوع و صدق لسان
متوکل خلیفہ ناظلم
اوسکے بزم طرب مین رکہا قدم
مجہہ سے کہنے لگا کہ پی اسدم
کبہی پیتے نہین شراب کو ہم
ذات اوسکی ہے رفیع و اکرم
تہا جو وہ قول ظالم اظلم
ابن خاقان وزیر تہا اوسدم
یہہ سخن مجہہ سے کہتا ہے بہم
قسم سے اسباب و مال کرتے بہم
اسمین کچہہ شک نہین خدا کی قسم
تا نہ پونچے او نہین کوئے درہم
اون کا جسدم سراغ پائین ہم
معہ اسباب و مال و سیم و درم
اور کیا اطلاع امر اعظم
حال سے خمر کے ہین ہم اعلم
عرض کی اوس نے سید اکرم
جو کہ بیہودہ بولا وہ اظلم
اور کہا خیر کچہہ نہین ہے غم
لانے والون سے جلد لینگے ہم
اتنے مین لائے مال اہل حشم
پڑہ چکے جب نماز شاہ امم

اپنے خادم سے شہ نے فرمایا
لے گیا جب کہ خادم دیندار
پیش کش کر دیا جو لایا تھا
پھر گیا وہان جو وہ مع منصور
اوسنے کی عرض میرے بیٹی نے
دوسرا جبہ پھیر دیا اوس نے
شہ نے فرمایا یہ میرا جبہ
ہے میرے مال کا خدا حافظ
دوش پر سے اوتار کر جبہ
گھر سے اوسدم امام دین نکلے
اوس سے پھر شاہ غیب دان نے کہا
جو امامت مین میری تھی تشکیک
ختم کر کے روایات بے ضون
یا خدا بہر آل پاک نبی
زندگے بھر نہ کچھ الم ہووے

گو چکے لب تہ جا کے لا با غم
خدمت شاہ مین معہ در رقم
شہ نے فرمایا جبہ لا اسدم
اور کہا جبہ کیون گیا ہے کم
جبہ وہ لے گیا تہا شاہ امم
لا کے پیش حضور بحر کرم
تو جو رکھے ہے دوسرا اسدم
اوس مین ہوگا کبھی نہ بیش نہ کم
رکھدیا پیش سید عالم
غش ہوا طاری اوسپہ واہی ستم
شک تیرا دفع ہوگیا اسدم
تجھپہ ثابت ہوئے بوجہ اتم
کردعا یہ بحق اکرم
دار دنیا مین رکھ مجھے خرم
ہو اگر غم تو ہو حسین کا غم

منقبت جناب امام حسن عسکری علیہ الصلوۃ والسلام

مرزا کلب حسین خان نادر

کرین گے مدد سرور ذی نسب
معاون ہوے بین امام هدا

حسن نام ہے عسکری ہی لقب
جو عقدہ ہین مشکل کے وا ہونگے سب

جو افکار لاحق تھے لیل و نہار
عنایات شہ شامل حال ہے
جو موسم تھے اندوہ و غم کے لیئے
حمایت پہ آئے امام ھدا
نزول تفکر نہ تھا دھیان مین
او ٹھایا قلم بہر وصف امام
عبادت ہے ھر گاہ مدح امام
سراپا سرافرازی ہوگی حصول
دون یوسف سی تشبیہ کیونکر اوسے
وہ حسن دلاویز ہے واہ واہ
مشابہ کہون قد کو کیا سرو سے
کرے سرو قد سے اگر ہمسرے
گل گلشن حسن رخ کو لکھا
بیاض رخ صاف و شفاف مین
قرین دونون رخسار ابرو جو ہین
ہے آئینہ روئے صافی یہ صاف
جو آنکھون نے تشبیہ نرگس کو دے
جو نقطہ دیا خال کا بہر زیب
ہے حال منور سے یون حسن زلف
نہین زلف مشکین وہ صاف رخ
جو زلف سیہ آئے رخسار پر

وہ سب دور ہونگے بتائید رب
گئے تھے جو ایام رنج و تعب
قریب آ گئے فصل عیش و طرب
تردد کے پھر کون ہے جای اب
مسبب نے پیدا کیا کیا سبب
کہ ہے مدح شہ افضل و مستحب
قصیدہ صفت مین ہین لکھتا ہون اب
سراپا لکھون گا اگر با ادب
حسینونمین وہ شاہ ہین منتخب
ہی شہرہ ہر اک سو میان عرب
کہ آزاد بندہ ہے اوسکا لقب
تو مثل چنار اوسکو عارض ہو تب
نہ تشبیہ رنگین ملے اور جب
ہی بیت ابرؤن کی عجب منتخب
قران مہ و مہر کا ہے عجب
کہ قیمت ہی اوسکی خراج حلب
تو ہے فکر پر اپنے مجھکو عجب
تو سب اوسکو سمجھے شفا کی ہی حب
کہ تارون بھری جیسے ہوتی ہی شب
ہے قبضہ مین اہل ختن کے حلب
کہا سب نے یکجا ہوی روز و شب

عیان ہین یہ معنے بدر الدجے — ہی رخ بدر گیسو ہی تاریک شب
عجل ہو گئے لعل و گوہر تمام — جو دیکھے وہ دندان صافی و لب
شکر ہین نمک ملکے دیتا ہے لطف — تبسم کرین شش نگیون زیر لب
وہ لب ہین کہ جس کا نہین ہے نظیر — ہی شیرینی سے اونکے پیکار رطب
ہی پاؤن سے جنکو ٹھکرا دیا — وہ زندہ ہوئے گرچہ تھے جان بلب
آئینہ کے قدر پھیرا انکو ہو — کف پا کو دیکھین جو اہل حلب
ہین ہے سپر نیچے تلوار کے — یہ نو کے ابر سیہ ہے عقب
عیان کب سپر سے ہو خوبے تیغ — چھپے برق کیا زیر دامان شب
ہے کہکشان جلوہ گر بدر ہے — سپر نیزہ کے نیچے جو ہی عقب
ملاتی ہی خاک پائے شریف — قدم وقت رفتار او ٹھتی ہین جب
نہین ہے شرافت مین شہ کا نظیر — عجم کے شرف ہین تو فخر عرب
ٹھکانا لگے کیون کر اوس کا کہین — ہو جس پر نگاہ عتاب و غضب
الطاف شہ ہوئین اوس پر اگر — مزے مین ہو حنظل سی بدتر رطب
شرجو کھائے دعا شاہ کے — تو ہو ذی ولد جو کہ ہوئے عزب
شفا پاتی ہین آکر اکثر مریض — کہ ہے کوچہ شاہ گویا مطب
یہ رائج قوانین شرعی ہوئے — کہ منسوب عفت ہی بنت العنب
ہین آئین ملت کے یہ زور شور — ہوئے اہل دین تھی جو دنیا طلب
گدایان کوئے شہ دین ہین وہ — یہ فغفور و قیصر ہے جنکا لقب
میسر نہ نان جوین تھی جنہین — وہ کہاتے ہین بادام و سیب و عنب
عوض قہر کے مہر فرماتے ہین — کرم کرتے ہین شہ بجائے غضب
فراہم ہے عالم در شاہ پر — پئے کسب اخلاق و علم و ادب

نہ مومن مین ہو جب سرور اگر
عجب ہے عجب ہے عجب ہے عجب

گنہگار آئین گے جب حشر مین
شفاعت کے ہونگے تمہین سبب

گر اب ختم نادر تو اس نظم کو
کہ اطناب بہی ہی خلاف ادب

جو ہو ختم یہہ نظم مدح امام
تو کر عرض با صد نیاز و ادب

جو سرگرم الفت نہو شاہ کے
جلین وہ جہنم مین مثل حطب

وہ آفاق مین ہو اسیر بلا
کرے دشمنی تم سے جو بے سبب

جو رنج دلی ہین وہ سب دور ہون
بسر زیست ہووے بعیش و طرب

رہین ہو الفت شہ مین ثابت قدم
نہ جنبش ہو پاؤنکو بہی لک و جب

جو بحر تقارب مین لکہی یہہ نظم
تو احسنت کہنے لگے مجکو سب

مرزا رفیع السودا

عیب پوشی ہو لباس جس کسی کیا تنگ ہے
مان اگی آئینہ بہتر اس صفا سے زنگ ہے

وضع کے کم مایہ اپنی کیا ترقی کر سکے
چاہئے دریا ہو یہ کیا آب گہر مین ہنگ ہے

غش بہم پہنچا نہ محروم تجلے دلکو رکھ
صیقل اس آئینہ کی گرد شکست رنگ ہے

مرد وہ اپنی ہنر پوشی سی جو مارے ہی دم
فی الحقیقت تیغکو جوہر سے بہتر زنگ ہے

اپنی ہی مرہون منت ہون شہ عالی ہمتان
کوہ کی شمشیر کو کب احتیاج سنگ ہے

تنگ پیری رکہنا قدم اس آستانسے گرد باد
خاکساریکو ہماری سیر گشتی سی ننگ ہے

ابرو انکی کہیچی ہے شمشیر مژگان نے چہرے
حسنکے خو مین تیری تجہ سے باہم جنگ ہے

آہ کس مونھ سے کہون تجکو کہ ٹک ایدہر تو دیکہ
شکل سے میرے سدا بیزار میرا رنگ ہے

محو حیرت کے تئین ہے دوست اور دشمن سے کیا
آئینہ تصویر کا دور از غبار و سنگ ہے

صبحدم سودا چمن مین مجکو آیا تہا نظر
اندنون شاید وہ کچہ شور جنون سے تنگ ہے

ی گلشن بے دماغانہ سا کچھ بیٹھا ہوا
اک غزل پڑہتا رہتا یہ مطلع کا جسکے ڈھنگ ہے

مطلع

شمع کا میری صدای خندہ گل سنگ ہے
تنگ پڑی جا بول بلبل تو سر آہنگ ہے

وسکین نازک لان کب وکش حرف درشت
عکس بال طوطی اپنی آئینہ پر سنگ ہے

ن ہموم عشق سے کسکو ہی جوشش کا دماغ
شعلہ آتش میری کانٹی پہ گل کا رنگ ہے

رد ہوں میں تو نہیں خاطر نشینی کا دماغ
آئینہ ہوں تو صفای میری مجہپر زنگ ہے

ک میری گلشن سے میری شور کر ابر بہار
یان صدای رعد اور شکست سنگ ہے

سمین جرائتی مین اوسکا قطع کر طول کلام
یہ کہا چرخ منقش کیا زمرد رنگ ہے

وشہ خاطر سے کرتا ہی عوض اس قصر کو
سرو شمشاد دیکہنا تو تنگ لےتا ہی بولا تنگ ہے

اگر اس اثنا مین اک منعم نے یہ اوس سے کہا
بندہ خانہ کیا تمہین تشریف لانا ننگ ہے

ہر مکانمین مسند وہر ایک جا فرش سموں
ہر طرف مطرب لپسر پر سور باب وچنگ ہے

نوش کرنیکو کباب اور پینی کے خاطر شراب
دیکہنی کو رقص محبوبان خوش آہنگ ہے

یہ کہا سنکر جو ترغیب آپ کرتے ہین مجہے
اوسکو باور کیجیےگا یہ خیال ننگ ہے

نازپروردہ جو استغنا کی ہین اونکے تئین
یکقدم راہ طلب طی کرنا سو فرسنگ ہے

دیکہنا ہمراہ اجل اونکو تماشا رقص کا
درد دل سننا گیکا اونکو عود وچنگ ہے

غم کسی دلسوختہ پر اونکو کہانا ہی کباب
نت اونہین خون جگر پینا می گلرنگ ہے

خاک گنتے ایسی ہین وہ تیر مسند سے ہی کیا
عرشکے دامن پہ گر بیٹھین تو انکا ننگ ہے

قبلہ دنیا ودین یعنے امام عسکرے
جسکے میزان عدالت اتنی ہی پاسنگ ہے

ایک پلہ مین ہو کاہ اور دوسری پلہ مین کوہ
کاہ کو باور تو کرنا کوہ سی ہم سنگ ہے

پشت خارا ہوی صحرا ہوی پنجہ شیر کا
باز کا چڑیا کنجا طر آشیانہ چنگ ہے

ہی حباب وراب شرر مین بطِ فانوس چراغ
روی کار حشر ہی پردہ کا اوٹھنا ہی محال
ہی سموم قہر کا جس بحر و بر اوپر خیال
ہی ہی تحفہ امر کے اب یا امام المتقین
چشم خوبان مین شراب آتی ہی لی انیکو پناہ
مطرب اپنی عافیت کو یاد کر نالان ہی سدا
استخوان و پوست سی کبھی ہی رکھتا ہی رباب
ہین گدائی انکی تیرے در کی کھو ان ہمت سو گیا
گرہ سلیمانسے نگین اپنی پہ تو نازان ہو
اوس زمین پر جسپہ اوسکا دست ہے سایہ فگن
موجۂ تیغ بر قدم الماس پیکر کے ٹھرے
گرد سر و شمین ہو میدان وہ سایہ فگن
پر نہین یہ وصف اوسکی جو بیان مین کیجیے
آسمانسے تا زمین اور گاؤ سے ماہی تلک
لیتی ہے تقلیم وان ہر روز اگر گرد باد
گرد جولانگاہ کو اوسکے اوڑھین کیا دماغ
جہانکی ہی ہفت آسمانکی جلد تی اوسکی ہر قدم
بگڑ ہی جاتا ہی بازو مین جلد انکی گرفت
اسمین ہی تک گرم جو آیا تو بس پھر اوڑ گیا
ہمت ہر وا زتری بازکے مین کیہ گردن
طرہ معشوق مین ہو جسطرح عاشق کا دل

گلشن الضاف پر اوسکے یہ آب و رنگ ہے
پردہ پوشی پر جو اوسکی حلم کا آہنگ ہے
خشک و ان دریا مین پانی گو ہی پاسنگ ہے
بسکہ عنصیات پر عرصہ جہانکا تنگ ہے
گلرخانکی خط نہین آتش کے اوپر زنگ ہے
روز و شب ہر ایک ڈہولک کے گلے مین ہر چنگ ہے
زیر چوب و سنگ نت اوسکے روسیہ مردنگ ہے
اوسکی ہی یہ گفتگو جو اونمین لنج و لنگ ہے
پیش ارباب ہمم یہ دست زیر سنگ ہے
کچھ سوا گل اشرفی کے سبز کرنا ننگ ہے
یک قدم اتنا عدو کو راہ سو فرسنگ ہے
تو دو دو قاش و دو حصہ تا بجد تنگ ہے
بلک یہ تعریف تو اوسکی برش کا ننگ ہے
امتحان گر کیجیے اوسکو تو ایک چو رنگ ہے
جس جگہ سر گرم کاوی پر تراش رنگ ہے
غازہ خوبانکی خط ہونے سے جسکو ننگ ہے
بسکہ عرصہ شش جہت کا اوسکے اوپر تنگ ہے
نکلا ہی پڑتا ہی رانونسے یا اوسکا رنگ ہے
ہی وہ گھوڑا ہی یہ کچھ بیابکا ساد [illegible] رنگ ہے
اسمین گر مرغ خدو [illegible] کا ننگ ہے
مرغ دو [illegible] ہو [illegible] ہے

رقصیدہ کتین سودا دعائیہ پہ ختم
قافیہ کو وسعت اب آگی نہایت تنگ ہے

نگ لے جو مانگنا ہی تو صلہ اوسکا یہان
نہ خراج روم و مالیت نہ باج زنگ ہے

ہر گل امید سے محروم تیری دوستکا
ہو نہ جبتک گلشن دنیا مین آب و رنگ ہے

الہ سان ہو عرق التشمین عدو تا سر قدم
پر شرر جسوقت تک دامان کوہ و سنگ ہے

رضوان

ہے لکھا اس طرح مناقب مین
شہ کے اعجاز اور مراتب مین

کے یہ تحریر پھر حضور حسن ع
تھا وہ احباب اور مصائب مین

توکل مرے گا کب یا شاہ
جان کب تک رہی گی قالب مین

یہ تحریر تھون سبع ستین
لکھا سرور نے اس مجادے مین

ول سال پندرہ جو ہوا
روح باقی رہے نہ قالب مین

لکھتے ہین احمد بن یحیےٰ
مسجد جامع کے جوانب مین

وس جگہ جمع تھے بہت احباب
ذکر کرتے تھے سب مطالب مین

تھے حسن بن سماعہ بھی اوسمین
ذکر شبر کے تہا مناقب مین

زید سے علی کا سب احوال
کرتے تھے سب بیان مصائب مین

ونمین اک شخص تہا غریب وطن
نہ شناسا تہا بل اجانب مین

یہ کہلے سخن لوامے یار و پہ
میرے ایک شخص ہے مصاحب مین

بکو ساحب کہون یا کاہن
اوسکی باتین ہین سب غرائب مین

بیٹھے تھے اوسکے پاس ہم سب لوگ
آیا ساطانے اک صاحب مین

کتا کہا تہا مال حشمت بسیار
گذرا وہ خانہ اقارب مین

ی بہت اوسکی عزت و تکریم
اور سخن اوسکے تھے آرب مین

جب گیا وہان سے وہ امیر کبیر
یہہ کیا حکم اوسکے جانب مین
کل کے دن ہوویگا یہ پیش از ظہر
مبتلا جان ہو معاقب مین
جب سنا اس سخن کو راوی نے
کہا دخل انکو ہے مغائب مین
تین شخص اوسمین سے ہوئی ہم عہد
گر نہ سچ ہو یہ قتل ہو شب مین
جب ہوے صبح تو نماز پڑہے
گئے اطفال جملہ مکتب مین
ذکر تہا یہ تمام لشکر مین
بسکہ رکہتا شراب شرب مین
پی کے نشہ مین بدحواس ہوا
موت آئی بس اوسکے جانب مین
گر کے مالک کو جان دی اوسنے
پہنچا جاکر شہاب ثاقب مین
جو تہا فرمایا شاہدین نے ہوا
کہ وہ تہے مظہر العجائب مین
ختم اسجا حدیث ہوتے ہی
عذر فہم کیا نے اب مطالب مین
دین و دنیا کا غم نہ آئی پاس
روؤن شبیر کے مصائب مین
درگہ کبریا مین کہہ رضوان
نکرے مبتلا مصائب مین
ہووے حاجت روا میرے یارب
نہ کبہی دیر ہو مآرب مین

منقبت جناب امام ثانی عشر فرمانفرمای قضا و قدر
جناب امام محمد مہدی آخر الزمان عجل اللہ ظہورہ صلواۃ
و السلام علیہ و علیہم اجمعین مرزا رفیع السودا

جو کج ادا آسمان نے مجہے بہر عرض حال
دی سو زبان دہن مین ولیکن سبہی بحال
ہرگز کبہی گرہ کے لئے جز خراش دل
مارا نہ آسمان نے کبہو ناخن ہلال

اجزای کار بندہی عالمکا اوسکے ہاتھ
جز چشم عاشقان کے جاری باتصال

روشن ہے شمع کشتہ کے پھر کر جلانی سے
یعنے کہ بعد مرگ ہی آرام ہے محال

روشن طبیعتو نسے برا ہے یہ تیرہ عقل
کرتا ہی نور عقل کے سایہ کو پائمال

رکھتا ہے پر غرور کو جو نیزہ سر بلند
جو جادہ خاکسار دئی ہی زمین پہ ڈال

الفت نوالہ خوار ہنو اس سے تا ابد
ہی سرنگون ازلسے یہ ابتک کاسۂ سفال

ہر روز نعمتو نسے کرے سفلہ کو غنی
محتاج نان شب ہو سدا صاحب کمال

پارے کو دی ہی رتبہ اکسیر بعد مرگ
دولت کبھو کسیکو نہ دی اوسنے بیزوال

کر پائی سوختن نہ رہے اوسکے درمیان
ہرگز کرے نہ شمع سے پروانہ کا وصال

سو پردے مین رکھے پہ بوی گل کو بے تمیز
پہنا رہے نقاب وہی حیا کی یہ بدخصال

دیا پئی ہی جانماز تلے زاہد و نکی عیب
دیتا ہی راز عشق کو پردے سے یہ نکال

ہم پر صدا رکھی ہی مئی گلرنگ کو حرام
ہر شب رکھی ہی خاطر بلبل کو پرملال

بوجہ اوسکے ہاتھ سے دل ہر دشت خار خار
گر لخت لخت ہی جگر کوہ کو خیال

اے دل غرض کسیکو نہ دی چین آسمان
شکوہ نکر تو اس سے کہ ناحق ہی یہ جدال

حاصل نہ ہو سوای مشقت کی اور کچھ
آہن کو سرد کوٹتی گر تا ہزار سال

ہم پست فطرتو نہ چلے کب نہ تیغ چرخ
دوڑی ہاو دہری آب جدہر ہو زمین ڈہال

گر ہو شعور اس سے نچاہین کشود کار
اس مطلع دوم کو پڑہین جسکے حسب حال

مطلع

گر دونسی کار بستہ کہلے کیونکہ ہی محال
ہرگز نہین ہی عقدہ کشا ناخن ہلال

بس کیا ضرور تہا جو کیا شکوۂ سپہر
اے دل تو ہرزہ گوی ہی اپنی زبان سنبہال

خواہش ہی دو جہان کی اگر تو زبان سے
جز مدح شاہ سروعلن مت سخن نکال

مہدی ہادی وہ اگر اوسکا نہوی حفظ
کہل جائین سب نے ہین کج گرہ آب مین ابہی
جنکے قدم سے گلشن دنیا نے یہ شرف
شبنم نہین کہ چہرۂ گل پر ہر ایک رات
یمن قدم سے اوسکی جہانمین خوشی کے ہات
ممکن نہین کہ رات کو شاخ درخت پر
اوسکا قدم نہوی جہانکی جو درمیان
اس خاکدانکی اوپر ہنو اوس کا بار حلم
ہووے زمین زیر و زبر آسمانکی ساتھ
کہیچے خدا انکر وہ طرف آسمانکی سیر
کردی فتیلہ کاہکشان کا وہ مشتعل
ہم نسبتی سی مہکے جو انگور کیطرف
یک آن بیچ خوشہ پروین کے واسطے
جب نسے اوسکے عہد نے جگ کو دیا شرف
اوس آب نمط کہ جو کائی کے ہو تلے
بعد از بہار روی خزان پر طمانچہ زن
آہو کی دشت مین جو سنی ہی صدا ای پا
اثر در ہوی مین سہلی یہانتک ضعیف و خشک
جب کہہ لکھو نمین اوسکی سخا و نمین ہے بجا

مر کر کے خاک گئے تو قوی ہی یہ احتمال
لے شرق تا بغرب جنوب لے و رتا شمال
پایا کہ وہ سمانہ سکے عرش کا خیال
کرتا ہے عرش سی عرق شرم انفعال
زائل ہوی ہی اسقدر اب صورت ملال
رکہتا ہو مرغ پر کشین اپنی زیر بال
کب چار عنصر و نمین رہی ہی حد اعتدال
اہل جہانکی آئی سر اوپر عجب زوال
مانند رنگ شیشۂ ساعت باتصال
اوسکا اگرچہ یک شرر آتش جلال
گردون کف ہوا سی یہ اوڑجای مثل ال
گردونک اغتماض کو کرتا ہے احتمال
تاک فلک پہ آئی خدا جانی کیا زوال
ہر خم کے پیچ تب سی تو می پرہی یہ وبال
چہپتا ہے پیچہے درد کے دشت سی غزال
گلشن مین اوسکے عدل سے ہر برگ ہے نہال
چہپنی کو ہر ڈہونڈہتی ہین خانۂ شغال
کرتے ہین اسنے موہنہ مین سدا مور چہ ضلال
یہ مطلع حضور میری بات پر ہی دال

مطلع

چاہی اگر کوئی دو جہانکا متاع و مال
تیری گدای در سی کری آگی وہ سوال

برسی ترا جو ابر کرامت زمین پر
پیدا ہجائے دانہ گہر ہون ہر ایکسال

مرضی مین گر چلے نہ تیری ایک دم سپہر
دست قضا بہلکو سی دیکی کو شمال

جیون موم تفتہ آگمین ہو جائے مضمحل
گر تجہہ فشار پنجہ سے آگاہ ہو جبال

شمشیر گر علم ہو تیرے جن و انس کا
ہو جای خشک خون گیا تو تکی مثال

ماری اگر تو ہر کمر آسمان اوسے
گاؤ زمین کے تن سے نہ لاگا ہی دوال

شاہا تیرے جو نشتر خنجر سے ایکدم
دشمن کے دلمین سہو سے گذری اگر خیال

ہی کیا عجب کہ خوف سے ہر عضو کی رگین
جا مغز استخوانکے چہپین شمع کی مثال

تیری سمند کے مین ستایش مین کیا کرون
تعریف نقش سمکی ہی اوسکی بہت محال

آئینہ سپہر مین پڑتا ہے اوسکا عکس
نادان جانتی ہین کہ نکلا ہی یہ ہلال

سرعتمین اوسکے راہ ہی یہ کہ کے ہمسرے
ساہتہ اوسکے دوڑے گر نگہ دیدہ غزال

جبتک وہ مرد مکسی نہ پونہچے مژہ تلک
پونہچے وہ اُس جگہ کہ نہ پونہچے جہان خیال

یک پایہ اسکو تخت سلیمان سے کم نجان
ہووی جو تو سوار عدو کے پئے قتال

سب جن و انس و دیو و پری اور وحش و طیر
حاضر نہون رکاب سعادت مین کیا مجال

شاہا بترا بیان شجاعت مین کیا کرون
ہیہات اس نے بانکی تئین کب ہے یہ مجال

دعوای بندگی ہو جسے اوس جناب مین
اوسکی تئین ہی فن شجاعتمین یہ کمال

مستک مین فیل مست کے ماری اگر وہ تیر
گردن مین استخوانکے کبہو بند ہووی بہال

سوفار سطر جسے نمودار ہو رہے
جو اثردہا پہاڑ سے جہانکی ہی سر نکال

بس جسکے ہر غلام مین قدرت ہو اسقدر
خالق جہت اوسکی مدح ہی مخلوق کو محال

تیری ثنا و مدح کوئی مجہ سے ہو سکے
ہی کیا لب و دہن مجہے کیا فضل و کیا کمال

دریائی طبع سے یہ کئی گوہر سخن
تیری نیاز کے لئی پونہچے مجہے رسال

ای شاہ دین پناہ شتابی سے کر ظہور — تا دوست ہو وین شاد تو دشمن ہون پایمال
اکثر جو اختلاف ہین دین نبی کے بیچ — اس مسئلے کا بھی تجھ پہ ہے موقوف انفصال
سودا اگو ار زو ہی کہ جب تو کری ظہور — اسکے بھی مشت خاک تیری ہوئی صف نعال
تیرے ہر ایک دوست کا مانند صبح عید — صفحہ مین روزگار کے روشن رہے جمال
جون شام سلخ ماہ محرم تمام عمر — ظلمت مین وہ بسر کرین اعدای بد خصال

مرزا کلب حسین خان نادر

حد سے افزون جو ہوی خلق مین خونِ ناحق — عرش سے فرش زمین سرخ ہی مانند شفق
نہ ضیا ماہ مین باقی ہی نہ خورشید مین نور — نی شفق شام ہے تو رنگ سحر فق ہی فق
غدر اطراف جہان مین ہی خدا خیر کرے — ظلم کا نام کسی جا ہے نہ مذکور نسق
دار پر اوسکو چڑہاتی ہین مثال منصور — لب پہ آجای کسی شخص کے جو کلمہ حق
راست جو کوی کہی کاٹتی ہین اوسکی زبان — شنوہ گوش اگر پائین تو بہر دین زیبق
ہر طرف خلق مین طوفان ستم اوٹہا ہے — کیا تعجب ہے جو ہو غرق فلک کے زورق
آتش رشک سے جل جل کے مثال اخگر — سیکڑون رنگ بدلتا ہی یہ چرخ ازرق
ظلم بظلم ظلما کے صدا آتی ہے — پڑہتے ہین طفل دبستان جو مکتب مین سبق
منقلب دو قلق کو جو کوئی کرتا ہے — تو بہی حاصل وہی ہوتا ہی جو تہا درد و قلق
نفس گرم کی تاثیر فزون ہی حد سے — جگر سنگ عجب ہے جو نہ ہو جای شق
سبکو ہوتا ہے یہ شک آگ لگی ہی شاید — آہ جان سوز سے جلتا ہی جو چرخ ازرق
گرم طغیان ہے ہر ایک آنکہ سے دریای سرشک — خوف ہی غرق نہ ہو جای فلک کے زورق
داغ دل خون مین ڈوبے جو نظر آتی ہین — شک یہ ہوتا ہی کہ ہی مہر نہان زیر شفق
مطمئن دل نہین ہوتا ہی پریشان جو اس — ٹوٹے شیرازے تو ابتر نظر آتی ہین ورق

ہوتی ہے انکی تب مروحہ جنبان صرصر
مائل ظلم و ستم خلق مین سب ہین بکسر
قدر کچھ علم و ہنر کے نہین باقی افسوس
مسکن زاغ و زغن باغ جہان ہے بالکل
سامنا دلکو ہمارا ہے سفتہ انہین ساتون سے
سرخ غصہ سے اگر رنگ کسی کا ہوئے
رازقہ بند ہوا فاقہ ہے اکثر مہمان
گرمی رنج سے ہی یون دل مضطر بیتاب
جو پریشانی ہے ہر فرد بشر کو حاصل
رخ ہین اس عہد مین بھی خلگوشی کی دعجو
ستھی یہی فکر کہ آئی جو صدائے غیبی
لکھہ کچھہ اشعار صفت مین شہ دین پرورکے
قرۃ العین علے نور نگاہ زہرا
ستائی داد وہی جیسے کہ کسری فائق
ایسے خوش رو نظر آئی نہین دنیا مین کبھی
قد موزونکو جو طوبی کہون تو راست ہی یہہ
رخ ہے قران تو تفسیر خط نور رستہ
کرین دعوی رخ انور سے صفا کا جو کبھی
کرون جو روی کتابکی صفت کو تحریر
خوش نما خال ہین یون چہرہ نورانی پر
رخ رنگین جو کبھی عکس فگن ہوجائے

گرمی آتش غم سے اگر آتا ہے عرق
نہین امید ترحم کی کسی سے مطلق
بی لیاقت او نہین سب کہتے ہین جو ہین الیق
خلقمین اگلی سے زینت ہی نہ ویسی رونق
حسرت و یاس و غم و درد و عنا رنج و قلق
شک ہر اک کو یہی ہوتا ہی کہ پہولی ہی شفق
نہین باقی غزا اکی لئے اب سد رمق
آگ پر جیسے کہ قایم نہین ہوتا ہی زیبق
گنجفہ کے بہی نہ اسطرح سے ابتر ہون ورق
ہوگئی خلقمین ہمرتبہ فرزین بیدق
ابی گرفتار غم و رنج تشنا و یش و خلق
لے قلم ہاتھہ مین رکھہ پیش نظر سادہ ورق
جگر و جان جناب نبوی حجت حق
صاحب الامر عدالت کے لئے ہین الیق
لیگئے حسن مین یوسف سے بہی شہ گوی سبق
کہی رضوان چمن خلد سے الحق الحق
ابرو آیت ہی تو ہی خال منور مطلق
مہر کو رعشہ ہو تو ماہ کو عارض ہو بہق
کم نہ قرانسے ہون میرے قصیدہ کے ورق
جیسے ہوتی ہی ستارونسے قمر کی رونق
گل سے خوشرنگ نظر آئی چمنمین زیبق

نہین شبنم کے یہ قطرے نظر آتی ہین تمام
نو جزن حسن نہو دیگا یہ پیشانی مین
لیلۃ القدر رہے بیقدر اگر زلفو نسے
صفت زلف مسلسل کو کرون جو تحریر
عکس گیسوی سیہ جو دم گلگشت پڑا
صفت چشم کے نگیون آنکھو نسے ملے لکھے
خط نورستہ سی ہی یون رخ رنگین کے بہار
عکس افگن ہو اگر سبزۂ خط رخسار
شبنم تر نظر آتے ہین گل گلشن پر
لب رنگین کے صفت زیر رقم خامہ سے
یون حنا پنجۂ رنگین مین نظر آتی ہے
دست رنگین کے مثال ور سر دست ہی یہ
چرخ نے شادی کی شادی مین کئی انجم نثار
گرم رفتار اگر مرکب خاصہ ہوسے
واہ رے سرعت و مضبوطی و تیزی خرام
تیغ خونریز نظر آئی ہی یون زیر نیام
حکم تزئین مکان کو جو کبھی ہوتا ہے
بیٹھی جو کنگرۂ قصر فلک فرسا پر
چرخ کو اپنے کواکب سی پشیمانے ہو
شاہ کو رتبہ افضل ہے جو ان لفظو نسے
حامد حق ہنو کس طرح زبان دربار

رخ گل بلور آیا ہی ندامت سی عرق
خوشنما ساحل دریا مین ہو جیسے زورق
کیون نہو نور جبین دیکھ کے شرمندہ فلق
پیچ در پیچ ہون اشعار کے معنی مغلق
ہو گئی سنبل گلزار کو دونی رونق
مردم دیدۂ حورا ہی سیاہی مین سحق
سبزہ سے ہوتی ہی جسطرح چمن کے رونق
لب رنگین چھو ہارہی ہین برنگ فستق
رخ رنگین پر اگر گرمی سے آجای عرق
ہاتھ آئی نہ تحریر اگر گل کے ورق
کرین سنجرف مین حل جیسے کہ سونیکی ورق
پنجۂ مہر جہانتاب پہ آئی ہی شفق
نقل درکار ہوی جبکہ برای سابق
گرد پر پہونچے نہ پھر وہم و گمان کا ابلق
طے کری عرصۂ کونین تو آئی نہ عرق
جلوۂ ابر مین جسطرح سے ہوتی ہی شفق
قصر عالی مین بچھاتی ہین ملک استبرق
طائر قدس سے سر پر ہو یقیناً لق لق
قصر کے دیکھے اگر وقت چراغان رونق
ہے بجا کہئے اگر اعلم و افضل اصدق
مصدر حمد سے ہی نام مبارک مشتق

ہوس و کشمیر عطا اوسکو کیا ہی شہ نے
چرخ کو پہر قبا اطلس زرنگاری دی
حاصل مصر عطا اوسکو ہوا کرتا ہے
پر ضیا اوس سے فلک اس سے ہی پر نور زمین
وری دنیا مین مقابل نہین ہو سکتا ہے
م گدا و نسی ہین اوس شاہ کی شاہان جہان
منتظر مقدم عالی کے ہین آقا ہمین سب
اب خدا کی لئے یا شاہ کرو جلد ظہور
پہر یہ خونریز سے کفار بہنگام جہاد
اپ بہی صاف کرین کفر سے عالم کو تمام
داد مظلوم سے ملے ظالمونکو ہوی سزا
بادشاہی سی کسی کے ہمین کچہ کام نہین
مین یہ جانون کہ ہوی صاف خدا کی بیعت
ہتا نہ اوس وقت مین کچہ فکر سخن کا موقع
لکے لایا ہون قصیدہ جو نیاز دل سے
ہون مخالف میری یون تیغ شہ دین سے ہلاک
فیض تا مدحت شہ سی ہو ہر ایک کو حاصل
جلد جمعیت خاطر ہو نصیب نادر
لطف و کرم کے جو چلے باد مراد

شال جنکے بدن لپسے ہوئی ہتی ملصق
شال خلعت مین ملے اور ہہی ہم رنگ شفق
مانگتا ہی جو کوئی سرور دیجو دہی ورق
علم نہر سے کب کم ہے جلو کی بیرق
ذات پاک آپکی ہی فخر رسولان سبق
پدر رحم ہو کوی یا کہ ہوا بن تغلق
دوری سرور کونین سی ہٹتا ہی قلق
تا کہ ہو گلشن عالم مین زیادہ رونق
سرخ ہون غازیونکی پنجہ و دست مرفق
جد امجد نے تو کی فتح حنین و خندق
عدل و انصاف سے ہوجای زیادہ رونق
تخت آرا ہون اگر آپ تو ہوی رونق
ہاتہہ اوس ابن ید اللہ سی جو ہون ملصق
بی مدحت ہوی پہر ہمت عالی او فق
لطف کا سرور ذیشانکی ہوا ہون ذیحق
دست قاسم سے ہوا جیسے کہ ہی قسمت رزق
معنے رکہے نہین اشعار مین معنی ادق
کبہی مجموعہ کے ابتر ہون یا شاہ ورق
یار ہو کج الم سے میری شاباز ورق

عیش

فصل گل آئی ہی بدلی ہی ہوای گلشن — محو آرایش و زینت ہین عروسان چمن
فتنۂ حشر ہے رامشگری باد بہار — شکل طاوس جنان مست ہین طاوس چمن
اگجوتین ہین روان صورت انہار جنان — بلبلین شاخ صنوبر پہ ہین سب قہقہ زن
سرو اکڑے ہوئے ہین کہڑے خلعت خضرا پہنے — وجد مین آکے نواسنج ہین مرغان چمن
تخت پر خسرو گل بیٹہا ہی صدر شوکت سی — سرو آزاد ادب سے ہین جہکای گردن
باغ مین چلتی ہی اسطرح دبی پاون نسیم — شرم گین آتی ہو جسطرح کسی گہر مین دولہن
پہرتے ہین مطرب و رقاص جلاجل در دست — بادۂ عیش سے سرمست ہی ہر غنچہ دہن
جام دیتا ہی مے عیش کا ساقی بہار — جوش پر مستی سرشار جوانان چمن
جہومتا اوٹہتا ہی مستونکی طرح ابر سیاہ — برق ہی خندۂ ہر گل پہ غضب چشمک زن
سامنے صورت خدام صنوبر ہین کہڑے — مسند سبز پہ ہے شاہد گل جلوہ فگن
ٹہنڈی آتی ہین نسیم سحری کی جہونکے — خیمہ ابر بہاری ہے میان گلشن
نکہت سنبل تر سے ہی بہت شرمندہ — منزوی نافہ مین آہو کے ہوا مشک ختن
قطرۂ شبنم کے ہین سبزۂ گلشن پہ عیان — لوٹتے پہرتے ہین مخمل پہ پردریا کے حدن
اوس پہولونپہ جو پڑتے ہی تو ہوتا ہی یقین — خسرو گل نے بہرے موتیون سے سبکے دہن
نہر کا عکس شفق سے وہ سنہرا پانی — آسمان پر وہ سر شام دہنک کا جوبن
گود مین جہک کے اوٹہاتی ہی وہی دایہ ابر — لڑکہڑاتے ہین اگر چلنے مین طفلان چمن
دمبدم ابر سیہ مست کی اوٹہتی ہین بہاڑ — یا الٰہی یہ گلستان ہے کہ ہی جنگلے بن
مست رہ رہ گی نہ کسطرح سے تاکین ہربار — خوشہ انگور کے ہین غیرت پروین و پرن
لطف برسات کا دکہلاتی گہٹا اوٹہ اوٹہ کے — گارہی ہین تو حسین باغ کے اندر ساون
سر پہ طفلان چمن کی وکلاہ اخضر — جہمین پہولونکی کلین رقیبانکی وہ بہن
بیر ہین لالہ حمرا کا وہ نافرمانے — لب سوسن پہ وہ مسی کی دہڑی کا جوبن

پار ہوتی ہے کلیجہ کے ہوا کی سردے
محو نظارہ ہی کس حسن سے چشم بد دور
دیکھتا ہوئین جسے دید کا وہ شایق ہے
اثر نامیہ سے کوپلین اتنے پہوٹین
چلر سو بوے کباب بطی پہیلے ہی
سقدر باغمین ساقی نی لونڈ ہائی ہی شراب
آپکی نامیہ کا باغ جہانمین ہے وفور
دانہ زرد جو گرتا ہے ہرا ہوتا ہی
اثر باد بہاری سے ہرا ہو دم مین
پہول ہی پہول پڑے ہین سبد گلچین مین
دیکہکر یہ نہ رہا دلکو مرے صبر و سکون
کیا سبب ہے کہ جو یون جوش پر ہی فصل بہار
ساغر گلمین بہری ہی جو شراب شبنم
شاہد گل نظر آتا ہی جو مجکو ہر ہفت
آج ہی عید کوئی یا ہی کسیکی شادی
مغبچہ مجکو نظر آتا ہی شیشہ در دست
باغمین کے ہے جو جاروب کشی مژگان سے
باغ کو یہ توفی بنا رکہا ہی کیون رشک ارم
صافیان آبروان کی ہین جو جام گل پر
ڈالیان پہولونکی ہین نذر کسیکے خاطر
جب کئی بار کہا مینے بمنت آخر

قلزم بر قمین شاید کہ ہوی غوطہ زن
ٹکٹکی باندہی ہوی نرگس شہلای چمن
چشم مشتاق ہین دیدار چمن کے در وزن
شاخ گل سے ہی فزون شاخ غزالان ختن
پہول پی پیکی ہوے مست صبیحان چمن
زاہد خشک بہی آتا ہے نظر تردامن
سبز آتا ہی نظر دشت و جبل کا دامن
سبز ہے رنگ زمرد کیطرح خاک چمن
خشک ہونیکو جو پہیلای کوئی پیراہن
ڈالیان غنچہ پہولونکی کہین ہین میان گلشن
ایک گلچین سے مین اسطرح ہوا گرم سخن
ناچتے وجد مین ہین آنکے طاوس چمن
قابل اس میں کہیے وہ کونسا شوخ پر فن
کسکو دکہلائیگا اسطرحکا اپنا جوبن
یا کوئی اور ہی تقریب میان گلشن
لڑکہڑاتے چلے آتی ہین جوانان چمن
صاف ہے سبزہ بیگانہ سے صحن گلشن
کسکی آمد ہے بیان جلد کرای شفق سن
کون بیکش ہے یہ کسکی لئے ہی سارا ختن
کیون سا روح روان آئیگا مجہہ کر تو سخن
سنکے یہ مجہہ سے وہ اسطرح ہوا گرم سخن

آجتلک تجکو خبر اسکی نہین ہی نادان
ہی شب نیمہ شعبان معظم غافل
آسمانسے ہی اسی شب کو نزول رحمت
اسطرح خلد مین حورون نے کیا اپنا سنگار
لولیان وجد مین آکے بجاتی ہین مدام
خیر مقدم کی صدا عرش سے دیتا ہی ملک
خلف الصدق حسن ابن علی نور خدا
نور عینین محمد ثمر باغ علے
خلف و منتظر و قایم و حجت مہدی
شعر کچھہ مدح مبارک مین رقم کر جلدی
سنکے یہ مینے کہا سب ہے بجا پر ای یار
چھوٹا موہنہ اور بڑی بات یہی معنی ہین
خاک سے نور خدا کی ہو بہلا کیا مدحت
کیا کرون فکر کہ مختل ہین مرے ہوش و حواس
مجکو سوجہتی ہی شب و روز بس فکر معاش
پاس کوی بہی نہین جز حسرت و افسوس ہراس
اور یہ بہی صحی انصاف تو کر دلمین ذرا
جب بیان کر چکا مین حال دل غم پرور
رفع افلاس کی تدبیر یہی ہی نادان
پیشکش خدمت سلطان زمن مین کرتا
ہی یہ دربار شہنشاہ کریم ابن کریم

کیا کہون تجہہ سے کہ آراستہ کیونہے یہ چمن
ہی شب قدر یہ شب پیش عقیلان فن
قدسی آتی ہین پی تہنیت عید حسن
ہو شب عقد مین آراستہ جسطرح دولہن
بربط و عود و مزامیر و رباب و ارگن
ای خہی ساعت مسعود زہی وقت حسن
بطن مادر سی ہوا آجکی شب جلوہ فگن
راحت جان و دل حضرت زہرا و حسن
اوسی مولود مبارک کے ہین القاب حسن
ہاتہہ سی جای فضیلت نہ یہ مہا مکن
ایک مدت سے نہین مشغلۂ شعر و سخن
مین کہان اور کہان مدحت سلطان زمن
خامہ مقطوع ہی اور میری زبان ہی الکن
ہی شب تار مری آنکہہ مین و نہ روشن
ہون پریشان صفت زلف بت عہد شکن
مجہسا نادار نہین کوی تہ چرخ کہن
مین کرون وصف امام دو جہان فخر زمن
پہر کہا اوسنے کہ ای خسرو اقلیم سخن
کہہ رقم کر صفت بادشہ سرو علن
چل تجہا ورکے لئے ساتہہ مرے در سخن
نرہیگا کبہی پابند غم و رنج و محن

اثر پنجۂ دلبین لاتا تو خیال باطل سنکے یہ اوسی لکھے جینے یہ مطلع نور	ہدیۂ مدح ہو مقبول سلیمان زمن صفوتین ہین مہر جہانتاب سے افزون روشن

مطلع اول

مرحبا مہدی ہادی شرف اہل زمن	حبذا ای خلف الصدق شہ قلعہ شکن

مطلع ثانی

ای امام دو جہان نور خداوند زمن	صلواتی و سلامی لک الفاً الفا
قامت راست ہے تیرا الف لفظ الٰہ	پابگل جسکے نظارے سے ہی سرو گلشن
تیری پیشانی روشنکی یہ لکھے توصیف	لوح محفوظ الٰہی ہے جبین روشن
چشم فتان ہے غضب ہو شرپا تمل علے	چوکڑی بھولی جسے دیکھ کے آہوی ختن
تیر وہ ہین تیری مژگان مبارک کے سہام	غمزے سے تیر جائین دل کفر مین لاکھون روزن
شب معراج مین ہے ابروی پیوستہ بھی	قاب قوسین ہے مقصود خداوند زمن
ہمدف بحر امامت ہین یہ گوش شنوا	ہی یہ بینی مبارک کہ ہی شمع روشن
پھر کھا دلنے نہین پھر یہ بینی کا مقام	مصحف رخ پہ ہی انگشت خداوند زمن
کیا ترے عارض تابانسے مقابل ہو گا	زرد ہی چہرۂ خورشید لرزتا ہی بدن
کیون نہ ہو نٹونسے ہو یاقوت بھلا خون بجگر	ہین لب لعل ترے رشک وہ لعل یمن
تیرے دانتونکی چمک برق کو تڑپاتی ہے	خاک مین ملگئی ہے آبروی در عدن
سیب فردوس برین غبغب لاثانی ہے	غیرت چشمۂ کوثر ہے ترا چاہ ذقن
دام لی حسن شب قدر سیاہی آگر	سنبل خلد ہی وہ کاکل پر پیچ شکن
انکھی لہر مین مرجائے نہ پانی نانگی	بلکو دس جاتی تیری زلف یہ کی ناگن

آفتاب فلک نور اگر ہین رخسار
غیرت صبح قیامت ہی بیاض گردن

دو رخسار ہین ریش مبارک کا مقام
رحل مشکین مین یہ ہی مصحف خلاق زمن

سپر کہا دل نے ہین ریش رخ نور اسکے
وہ جو ہی مہر جہانتاب تو یہ اوسکی کرن

شان و شان الٰہی ہی نمایان جس سے
دوش ہا ہر دوش عنایات خداوند زمن

شاخ طوبیٰ مین اگر ساعد نازک تیرے
ضو مین ہین بازوی پر نور دو شمع روشن

ہاتھ وہ جنسے سر دست ظہور بخشش
پنجہ خشم پنجہ اعجاز شہ قلعہ شکن

اونگلیان ہین اگر اعجاز مین انگشت نما
ناخنو نمین ہین سوا عقدہ کشائی کی چلن

سطر جسے نہ کہین مصحف ناطق تجکو
سینہ گنجینہ اسرار خدا کا مخزن

شکم صاف ہے یا آئینہ نور خدا
واہ ری خوش بدنی ناف ہے یا عکس ذقن

کیا لکھے وصف کمر عاشق تو ہی ہیچمدان
غیب کا علم ہی مخصوص خداوند زمن

دو نو ساقین ہین کہ دو آئینہ نور خدا
دو نو ساقین ہین کہ یکجا ہین دو شمع روشن

غیر ممکن ہے کہ ہو حال سراپا تحریر
ہی ڈھلا نور کے سانچے مین ہر اک عضو بدن

رشتہ شمع مسیحا ہے قبا کا ہر تار
دید کے شوق مین وا رہتی ہی چشم سوزن

اب لکھون وصف سخاوت مین نیا وہ مطلع
مرحبا جسکو کہی سنکے ہر اک اہل سخن

مطلع

ہی عطا کا تیرے مداح خداوند زمن
ہل اتی مین ہی سخاوت کا بیان روشن

حاتم طی ہی تیری سامنی اک طفل بخیل
اس سخاوت کی کہان جعفر و افشین مین چلن

شہد کا ہو کوئی طالب تو ملے نہر عسل
شیر کا ہو کوئی سائل تو ملی نہر لبن

سائل شال کو استبرق و جنت ہو نصیب
لعل مانگی تو ملے شہر بدخشان و یمن

خانہ ویران کوئی مانگی جو زمین بہر مکان
واہ ری جود و سخا اوسکو عطا ہو نوگرا

ہند و شیراز و بخارا و حلب کابل و چین
بلخ و ایران و ہرات و یمن مرو و ختن

کوئی انگور کا طالب ہو جو تجھ سے اگر
بے تکلف ہو عطا خوشۂ پروین زپرن

سائل گل ہو جو کوئی تو ملے باغ جنان
مشک مانگی جو کوئی پائی وہ تاتار ختن

نگینہ مانگے جو کوئی تو ملے ملک حلب
ایک دانہ کوئی مانگی تو عطا ہو خرمن

ایک قطرہ کا جو طالب ہو تو کوثر پائے
ایک موتی کوئی مانگی تو ملی ملک عدن

کیمیا سیم کے طالب کو عنایت ہو ابھی
بدرۂ زر کوئی مانگی تو عطا ہو معدن

اب پڑھوں وصف شجاعت میں مطلع نادر
طوس ہو دنگ تو حیران ہو سنکر بہمن

مطلع

برق شمشیر ہو پیدا ہیں اگر جلوہ فگن
بالیقین ہستی حاسد کا جلا دی خرمن

تیری ہیبت سے ہی نہ لڑیں وہ کبھی اکدم بھاگیں
منچلے پھینک کے ہتھیار جھکا کر گردن

تن کا فربہ نہ زور و کین تیری تلوار کا وار
زرہ و بکتر و چار آئینہ خود و جوشن

دیکھیں انداز جو میدان میں لڑائی کا تیرے
پہلوانان عجم سہو کرین جنگ پشن

زور چلتا نہیں کم زور پہ زور آور کا
کاٹ سکتا نہیں صابون کو تار آہن

کیا تعجب ہے تیرے عدل سے ای نور خدا
آتش و برق میں ہو دوستی روح و بدن

عیش تجھ پہ خیر ہے کرتا ہی رقم کسکی مدح
ہی فرشتوں کی زبان جسکے ثنا میں الکن

انبیا جسکے مصنف ہوں معرف ہو خدا
اوسکے تو مدح میں ہر وقت رہی ہی گرم سخن

ایک شمہ کا بھی شمہ نہ رقم ہو تا حشر
جمع و احصاء مدائح میں جو ہوں سب ہمہ تن

اس سے اب ہے یہ تجھ عرض کہ اب پیش حضور
متوجہ میں تیرے سمت شہنشاہ زمن

جلد ای منتظر منتظران ظاہر ہو
نور مقدم سے ہو تا چشم تمنا روشن

بھر گیا ظلم سے ظلمتکدۂ دہر تمام
مثل شب ہے مری نظروں میں جہان روشن

اب تو ہی کفر ہے اور شرع محمد ہی ضعیف
پیستا ہے مجھے رو رو کے زمانہ ہر دم
آسمان درپئے آزار رہا کرتا ہے
مجکو شادی نہین ہوتی ہی بجز رنج نصیب
پھر کہان جاؤن اگر پاس نہ آؤن تیری
جلد عشرت سی مبدل ہو یہ عسرت میری
وسعت رزق بہی اولاد بہی ہو مجکو عطا
آرزو مند شفاعت ہی غلام دیرین
سامرہ مین مجہے بلوائے جلدی مولا
سایہ نخل تولا مین رہین دوست نہال

ذوالفقار اسد اللہ ہو اب برق فگن
تجھ سے فریاد ہی ای دادرس اہل زمن
تا کجا صبر ہو ای بادشہ سر و علن
دیکھتا ہون نہین جسے پاتا ہون اپنا دشمن
در دولت ہی ترا اہل جہان کا مامن
رزق بی منت عالم ہو عنایت فوراً
یہ عنایت ہو صلہ ای خلف الصدق حسن
حشر کو ہاتھ مین ہو دامن زین کا توسن
سر من رای مین ہو عیش حزین کا مسکن
ہو جدا تیغ ترا سے عدو کی گردن

ناسخ

دکہا اوسکو جہان مین غل ہی جسکی آمد آمد کا
بہار گلشن دین محمد اب دکہا یارب
گھسے مثل قلم پای طلب لیکن نہ ہاتھ آیا
شجاعت مین کرم مین عدل مین صورت مین سیرت مین
عبور اللہ نے اوسکو دیا ہے علم باطن پر
نفاق اوس سی عیان ہی بھی شرک خفی کیونکر
کریگا جبکہ وہ اتمام اپنی حجت حق کو
مسیحا بہر بیعت آئیگا چرخ چارم سے
جو تخت دیکہا اوس سلیمان زمانکا دیو آئیگا

الٰہی ہون بہت مشتاق دیدار محمد کا
ترحمد بلبل دلکو ہے فصل گل کے آمد کا
لباس سایہ احمد نشان تصویر احمد کا
امام آخری ہی مثل اپنے جد امجد کا
لیا ہر چند ظاہر مین نہ درس اک حرف ابجد کا
محک ہے اوسکا سنگ آستانہ نیک و بد کا
زمانہ مین رہیگا نام ملحد کا نہ مرتد کا
نہین موسیٰ سی کم رتبہ تیری جلوہ کی پرتو
بیابان تو نہین ہو جائیگا مسکن وام و دد

خدایا تیرا معرف ہی ملک تیری موصوف عین
نہین حد لشبر کہنا تیری اوصاف بیحد کا

بنا ای مہر تابان قصر تابوت اپنی جلوےسے
سیہ خانہ نظر آتا ہے یہ گنبد زبرجد کا

رسوی جا دو دنیا ہو نہ کیا ای شاہ دین تو فی
سر پر سا طنت تکیہ ہی گویا تیرے مسند کا

گرا تی رکن دین یا جوج و ماجوج آکے دنیا مین
جو پشتیبان تم ہوتا نہ ذوالقرنین کے سد کا

نمازون مین مسیحا سا پیمبر مقتدی ہوگا
وہی رتبہ ہی تیرا جو کہ رتبہ تہا تیرے جد کا

بہرا تجہین یہ حقنے علم طب یابس عالم
سوا اسکے کہ پایا مرتبہ چوب مسند کا

معانی قل ہو اللہ احد کی ہین عیان ناسخ
برائی قافیہ رکہا ہی مین نے میم احمد کا

ناسخ

مولد ہے آج اوس شہ عالی جناب کا
جو گیارہوان پسر ہے رسالت مآب کا

مونہہ دیکہین آفتاب پرست آفتاب کا
سرکائے اپنے چہرے سے کونا نقاب کا

قاری ہوی تمام مغنے جہان کے
خمار بیچنے لگے سرکہ شراب کا

انکار کیون وجود امام زمانین ہے
منکر تو شپرہ بہی نہین آفتاب کا

ہی مقطع غزل تیری دیوان صنع کا
قائل ہون ای خدا مین تیری انتخاب کا

آب و ہوا زمانہ کی کیسی بدل گئے
جب سے ہوا ظہور معلے جناب کا

قلقل کے بدلے شیشہ می دیتی ہین اذان
ہر ظرف می ہے ظرف طہار تکے آب کا

شق جسنے چاند اشارہ انگشت سی کیا
یہ ماہتاب بہی ہی اوسی آفتاب کا

کیون عجز ہو بشر کو نہ تیرے سوال سے
یارا فرشتونکو نہین تیرے جواب کا

ہی ایدہ زو حضرت یوسفکے خواب سے
رتبہ زیادہ حضرت نرجس کے خواب کا

تلوار ایک مین ہے خزانہ ہی ایک مین
عالم ہے دو ہاتہونمین برق و سحاب کا

کیا کم یہ معجزہ ہے ذرا سوچو مومنو
عمر ہزار سال مین عالم شباب کا

شیرین زبان بارہ کے بارہ ہوئی امام
یہ بھی اثر دہان نبی کے لعاب کا

وہ گل ہی تو کہ گلشن عالم مہک گیا
ہی آسمان ایک قرابہ گلاب کا

ہی رحمت خدا سے وہ محجوب حشر مین
باعث ہوا جو نور خدا کے حجاب کا

کم قرص نان ماہ کرے گا نہ آسمان
تجلی جلا سکے گی نہ دامن سحاب کا

صوفی جو ہین نماز کرین گے بجای رقص
ڈالین گے دوڑا سجہ مین تار رباب کا

ای شہسوار مر کے جو ہو جاون خاک بہی
بوسہ مجھے نصیب ہو تیری رکاب کا

ہین دست روشرابکی موجین شراب کی
پہرتا نہین شراب مین ساغر حباب کا

ہر دم اگر حساب مین بارہ امام ہین
پہر ڈر حساب کا ہی نہ روز حساب کا

اپنے ہزار بار درود و سلام بہیج
اس زندگی مین کام یہی ہے ثواب کا

تڑپے تیرا حسود تہ تیغ آفتاب
تیرا عدو نشانہ ہو تیر شہاب کا

پائین گے تیرے سایہ مین آرام جن و انس
سایہ ہے تو جناب رسالتماب کا

ناسخ کتب خلافکے منسوخ ہو گئے
اب جابجا ہی درس خدا کی کتاب کا

رضوان

مژدہ باد ای دل کہ اب صاحبزمان پیدا ہوا
ثانی احمد امام انس و جان پیدا ہوا

نور سی اوسکے جہان سارا منور ہو گیا
باعث ابقاء ارض و آسمان پیدا ہوا

گر نہوتی ذات پاک اوسکی نہوتا یہ جہان
قایم آل نبی صاحب زمان پیدا ہوا

فرش سے تا عرش ہے فیضان جسکی ذات کا
وہ امام اتقیا عرش آستان پیدا ہوا

ظلم کے ظلمت سے کر دیگا جہانکو پاک صاف
دافع بدعت امام دو جہان پیدا ہوا

مومنین ہین شاد اور اہل ضلالت مین ملول
غل ہے قتال گروہ مشرکان پیدا ہوا

مومنین کو دہر مین ہے تہنیت حور و ملک
وارث تیغ علی صاحب زمان پیدا ہوا

ہو رہی ہیں وہ ہیں دنیا میں مبارکبادیاں | قدر دان ضرب تیغ و دو زبان پیدا ہوا
کیوں نہ رو گردان ہو ڈر سے ظلم و بدعتکے سپاہ | ماحی کفر و ضلالت کا نشان پیدا ہوا
دین کا ڈنکا بجیگا اب زمین سے تا فلک | رافع اعلام دین صاحب قران پیدا ہوا
ہاتف غیبی کی آتی ہیں صدائیں دمبدم | یہ خوشی کا وقت ہی صاحب نشان پیدا ہوا
دشمنان دین سقر پائیں گے مومن باغ خلد | اب جہاں میں قاسم نار و جنان پیدا ہوا
رزق پاتی ہیں تمامی خلق جسکے واسطے | آج وہ شاہ زمین و آسمان پیدا ہوا
مومنوں کی گھر میں یہ سنکر ہوی بیحد خوشی | خانۂ کفار سے شور و فغان پیدا ہوا
اسقدر اوپر زمین سے فرط شادی میں غبار | اور زیر آسمان ایک آسمان پیدا ہوا
جسم ابلیس لعین سے سنکے یہ شور طرب | گوشت غم سے بہ گیا ہر استخوان پیدا ہوا
ہر زمان اس بین سے رضوان [illegible] | جسم شرع مصطفے کا حرز جان پیدا ہوا
یا الٰہی ہاتھ میں دامن ہو اسکا روز حشر | جو نبی قتل گروہ مشرکان پیدا ہوا

منقبت جناب عباس علیہ الصلوٰۃ والسلام

ازمرزا کلب حسین خان نادر

او ترانہ دل سے وہ بیان جناب امیر کا | نشہ چڑھا رہا ہی خم غدیر کا
نشہ چڑھا جو عشق جناب امیر کا | چھوڑا نہ درد تک بھی خم غدیر کا
لکھوں میں وصف اوس شہ گردون سریر کا | مفہوم بس یہی ہی قلم کے صریر کا
پہلو میں آئو تو جو نقش حصیر کا | تن پروری میں وہ بیان ہو پھر کیا امیر کا
مطبوع ہے ہلال جو برنا و پیر کا | ہے نعل کفش پائے جناب امیر کا
دریوزہ گر ہے چرخ جناب امیر کا | ہے جام آفتاب پیالہ فقیر کا

کاٹا زمین مین جو پر جبرئیل کو
اللہ رے کاٹ تیغ جناب امیر کا

قسمت علی السویہ در آہنین کیا
اللہ رے زور دست شہ قلعہ گیر کا

سایل کو دی رکوع مین خاتم براد حق
ایثار تہا یہ ختم رسل کے وزیر کا

کہاتے تھے وقت شام فقط کوفتہ شعیر
افطار سوم تھا یہ جناب امیر کا

بازار مین یہ کہتے تھے رستہ علی کو دو
اللہ رے انکسار جناب امیر کا

رقعہ جو پیراہن مین لب آب جو ملا
تہا اوس مین ثبت نام جناب امیر کا

کعبہ مین رکھے مہر نبوت پہ اپنی پانون
اللہ رے اوج شان جناب امیر کا

مسجد مین سب صحابہ کے در بند ہو گئے
رکہا کہلا نبی نے مگر در امیر کا

محو نماز کوئی علے سا نہین ہوا
مشہور خلق پانون سے کہنچنا ہے تیر کا

ماکان و مایکون سے تہا علم شاہ کو
در تہا وہ شہر علم بشیر و نذیر کا

آدم کے بگڑی بات علی کو بنا گئے تہے
کہانا جو اختیار کیا تہا شعیر کا

اسود کے ہاتھ جوڑ دئے جبکہ کٹ گئے
مشہور معجزہ ہے جناب امیر کا

اژدر کو گاہوارے مین دو ٹکڑے کردیا
آغاز تہا یہ زور جناب امیر کا

پائے قطار اونٹونکی مانگی جو ایک نان
ہے غلغلہ عطا سے جناب امیر کا

افضل تہے ایک ایک سے اللہ ری شرف
کیا وصف ہو سکے پسران امیر کا

سب بیٹونسے زیادہ تہیں از شبر و شبیر
عباس تہا عزیز جناب امیر کا

اسوجہ سے مہ بنی ہاشم لقب ہوا
تہا مثل حسن مین مہ رخ بے نظیر کا

اخلاق تہے حسن کے تو بوتہی حسین کے
تہا زور بازوؤن مین جناب امیر کا

قطعہ

سب بیٹونکو سپرد حسن شاہ نے کیا
پونہچا قریب آنکی جب وقت اخیر کا

تفویض پر حسین کے عباس کو کیا
ثر کو فدیہ بہائی کے عباس ہو گئے
پیاسا لڑا جو تین شب و روز کا وہ شیر
پڑہتے تہے روحِ پاک کو سب دیکھکر درود
بل صفا جو دیکھتے تہی رخکو کہتے تہے
وسف نکیون چھپای رخ اپنا نقاب مین
تب پر لگے کمانکی گوشہ تو اوڑ چلے
گل سے زیادہ باغ شہادت مین ہین عیان
ک رشحہ اوسکے دست کرم کا ہی اصلمین
دریا ہے جب وہ ابر کرم اشک لیچلا
محو کہ طاقت بشر سے زیادہ ہے
کرتا ہے ختم اس لئے طومار نظم کا
کلب حسین مین ہون اگر تو میرا پدر
یاشاہ مبتلاے تردد ہون ان دنون
حاجت نہین ہی عرضکی بیجا ہی التماس
بہر حسن براے حسین شہید ظلم
نوکِ علم سے آپکے یا شاہ جلد تر

اللہ رے علم اوس شہ روشن ضمیر کا
ٹھہرا درست اعلم جناب امیر کا
ام البنین کے طرف اثر اوٹھا یہ شیر کا
محبوب تہا وہ بسکہ صغیر و کبیر کا
کیا آئینہ ہے صنعت رب قدیر کا
شہرہ ہے اوسکے حسن عدیم النظیر کا
رتبہ پر ایسے کیون نہ زیادہ ہو شیر کا
غنچہ ہر ایک غازی کے پیکان تیر کا
شہرہ یہ فیض بخشی مین ابر مطیر کا
باران لگا برسنے ہر اک سو سے تیر کا
ادراک حد وصف جناب امیر کا
مداح خاندان جناب امیر کا
تہا کلب آستان جناب امیر کا
مخفی نہین ہی آپسے حال اس فقیر کا
ظاہر ہے حال سب میری رنج کثیر کا
صدقہ علوِ شان جناب امیر کا
دل رخنہ دار ہوے عدوی شریر کا

رضوان

وصف عباس جری لا یحیطہ تقریر مین
قوت خیبر شکن ہے بازوی شبیر مین

قاسم نار و جنانسے خلد لے جاگیر مین
شان حیدر تہی نمایان شکلی دار و گیر مین

واہ رے ہمت زہے جرأت خہی صولت کہ تہا
مارد مردود جب لڑنیکو آیا آپ سے
یہ رجز پڑہنے لگا کہ اے جوان ہوشیار ہو
نیزہ و خطی میرا جسد م علم ہو سوی خصم
ناوک دلدوز میرا ہی خطا جسمین نہین
سنکے یہ عباس بولی اے لعین بس بس خموش
مین جوان ہاشمی ہون مجہسے سن اے خیرہ سر
مجہسے واقف کون ہوگا در فن جنگ و جدل
سنکے یہ غصہ مین اگر دو شسے لیکر کمان
چہوٹنا اوسکا تہا چشکی سے کہ برق تیغ نے
پہر لیا کاندہے ہی نیزہ اور جہپٹا وہ لعین
دی سنگا ایسی کہ آیا مونہہ کے بل وہ خیرہ سر
چہن گیا نیزہ جو مارد کا تو رنگ اوڑ گیا
نیزہ سے اوسکے کیا اک وار جو رہوار پر
گرتے ہی گہوڑیکی مارد ہو گیا بدست و پا
دی ندا یہ شمر کو گہوڑا مرا مارا گیا
تب غلام اوسکا سوی آقا معہ گہوڑے چلا
طاویہ لیکر غلام آیا جو آقا کے قرین
مثل شیر نر قریب عبد پونہچا جب جری
اپنے گہوڑے سے اوتر کر طاویہ پر ہو سوار
جسگہڑی دیکہا یہ مارد نے کہ آیا شیر نر

الامان کا شور جاری فرقہ بے پیر مین
خوب ماہر تہا وہ فن نیزہ و شمشیر مین
موت رہتی ہی ہمارے قبضۂ شمشیر مین
اب قضا کو جان لو پونہچے ہی وہ تقدیر مین
کون ہو سکتا ہی سر بر مجہسے فن تیر مین
جرأت و ہمت ازلسے ہی میری جاگیر مین
میرا شہرہ مثل حیدر ہی جوان و پیر مین
کاتب قدرت نے یہ لکہا میری تقدیر مین
چستی و چالاکی سے ناوک رکہا تا گیر مین
بال و پر باقی نہ رہے اوسکے مرغ تیر مین
وار کرتا تہا وہ دست ابن خیبر گیر مین
زور باقی تہا نہ ذرہ اوس تن بے پیر مین
سر سے پا تک ہو گیا وہ غرق بحر قیر مین
بندہ گیا گہوڑا وہ فوراً موتکی زنجیر مین
اوسنے دیکہا ہون پہنسا مین موتکی زنجیر مین
اب پیادہ پائی آئی ہی میری تقدیر مین
تا سوار ہو وہ لڑے میدان دار و گیر مین
آگیا جوش شجاعت بازوی شبیر مین
راہی دوزخ ہوا اک ضربت شمشیر مین
آئی جولان کر کے عقرب مار دبی پیر مین
جان گہبرانے لگی اوسکی تن بے پیر مین

دست بستہ عرض کی مجرئی اب رحم کر
کوئی در پیچ رہا میری نہین تقصیر مین

دی ندا شاہ شہیدان نی کہ عباس علی
بچ بچاوے صید آیا ہے تیری نخچیر مین

سنتے ہی اس حکم کے اکفر کو بس رد کر دیا
غل اوٹھا احسنت کا کل ارض و چرخ پیر مین

لیا الکھون وصف رخ ماہ بنی ہاشم کے مین
مہر تہا بے نور جس چہرہ کے اب تنویر مین

واسطے عباس غازی کی یہ رضوان عرضکر
یا خدا عسرت میری آجای اب تیسیر مین

منقبت ہمشکل مصطفےٰ گلگون قبا جناب علی اکبر علیہم آلاف التحیۃ والثنا مرزا کلب حسین خان نادر

نگیرہ کہنچ رہا ہے چمن مین سحاب کا
ساقی شتاب دور ہو جام شراب کا

دیتا ہی لطف بادہ کشونکو زیادہ تر
گلشن مین جھوم جھوم کے آنا سحاب کا

در کار قصر ہو جو پئے نازکان باغ
دی جو بیاز رہنے کو بنگلہ حباب کا

آمادہ بہر نقل ہون دانہ نجوم کے
ساغر جو ماہ ہو تو ہو جام آفتاب کا

اللہ ری جوش نامیہ و خوبی بہار
ہر سبزہ ہو گیا جو کدو ہی شراب کا

زلف پری و حور کو آتا ہی اوسی رشک
عالم نسیم مین ہے عجب پیچ و تاب کا

زینت کیواسطے روشونپر جو چلتے ہین
عالم ہر ایک لالہ مین ہے ماہتاب کا

نیند آئے فصل گلمین کسیکو یہ ذکر کیا
مضمون جانتی ہین خیال اور خواب کا

غوطے لگا رہی ہین ہر ایک سمت بلبلین
گلچین نے آج حوض بہرا ہے گلاب کا

سختی نہین ہی نام کو فصل بہار مین
ہر خار پر گمان ہے مخمل کے خاب کا

اہل شباب پڑہتی ہین سعدی کی گلستان
ہی سبکو درس عشق و جوانی کی باب کا

ایام گل مین بادہ کشونکا ہی دور دورہ
فتوی دیا ہی قاضی نی شرب شراب کا

پیر مغاں کی کرتی ہیں میخوار خدمتیں
تو کر رہا اک ہی سر خط جام شراب کا

بھر بھر کے بط کی کشتیاں پیتی ہیں بادہ خوار
دریا ہر اک طرف کو رواں ہی شراب کا

می کا جو مینہ برسے تو کچھ اسکا عجب نہیں
بارش سے انقلاب ہی لفظ شراب کا

میخانہ میں نہ کیوں بط می تیرتی پھرے
ان روزوں موج خیز ہی دریا شراب کا

سیلاب می سے سرخ ہوا ہی جو آسمان
سب کہتی ہیں حباب وہ ماہی شراب کا

فلک فلک جو کشتی بادہ ہی فی المثل
تو آفتاب چرخ ہے لنگر شراب کا

کیا گل کھلے چمن میں خدا جانے دیکھئے
تختہ قلم ہوا ہے ہر اک سو گلاب کا

سب جانتی ہیں جام می سلسبیل اسے
رضواں کی ہاتھ میں ہی جو ساغر شراب کا

آٹھوں پہر ہیں نور سے جلوہ جہانگین
شب ماہتاب کی ہی تو دن آفتاب کا

پیر مغاں کی ہاتھ جو مہندی سی سرخ ہیں
جلوہ ہی ریش قاضی پہ رنگ خضاب کا

مستان باغ پیتی ہیں بادہ سبو سبو
کیوں حاسدوں نہیں صرف ہو خون ناب کا

فرمان عزل قاضی کو سرکار نے دیا
متروک محتسب سے ہی کام احتساب کا

کرتا ہی امتناع جو شرب شراب سے
قاضی کو جانتی ہیں فرشتہ عذاب کا

عہد شباب جوش جوانی ہی ان دنوں
می سی ابھی مقام نہیں اجتناب کا

لیکن شراب سی ہی عرفان مراد ہے
جسکا کہ استعمال سبب ہو ثواب کا

بادہ کشوں کے کیوں نہ معطر دماغ ہوں
شیشوں میں می کے پھول پڑا ہی گلاب کا

نرگس برشتہ دل ہوا گر رشک چشم سے
تو می کشوں کو لطف ہو بوئی کباب کا

باطن میں گانیکا ہی حسینوں کو جو خیال
دلکا ہر ایک پردہ ہی پردہ رباب کا

بیدار و ہوشیار ہیں ایام گل میں سب
کیونکر ہو دخل دیدہ نرگس میں خواب کا

فیض ہوا سے طوطی خوش رنگ بن گیا
نکلا جو بیضہ تو رہے بچہ غراب کا

حیرت ہوئی جو دیکھ کے مجکو وفور لطف
پوچھا سبب زیادہ چمن کے شباب کا

آئی صداے غیب کہ تجکو خبر نہین
یہی فیض شاہزادہ عالیجناب کا

فوج عظیم شان مین ہے جسکے باپ کی
جد کو ہی رتبہ انفسنا کے خطاب کا

آئینہ جمال پیمبر ہے خلق مین
جرأت مین یادگار ولایت مآب کا

آتا ہی جیمین مطلع ثانی رقم کرون
رہبر ہو میرا قلم ہو طریق صواب کا

مطلع

پوچھے بہم جو مجکو ورق آفتاب کا
نقشہ کہیچے شبیہ رسالتمآب کا

ہی راستی مین قامت موزون جو بیمثال
سب جانتی ہین اوسکو الف انتخاب کا

رخ چاند سا جو پیش نظر ہو تو ہے یقین
منکر ہو آفتاب پرست آفتاب کا

رخسار کے بہار جو پیش نظر ہوئی
بلبل یہ سمجھے پہول کہلا ہی گلاب کا

دیوان مین جو روی کتابی کی ہو صفت
مصحف ہر اک ورق ہو نکیونکر کتاب کا

گل سے جو چہرہ کو کبہی دیکہا تو رشک سے
منہ زرد ہوگیا ہی گل آفتاب کا

اولے نقاب چہرۂ پر نور سے اگر
جلوہ نظر کے سامنے ہو آفتاب کا

یوسف کو حسن روی مبارک سے تہا حجاب
بیوجہ تہا نہ چہرہ پہ آنا نقاب کا

شماروان برس ہے مسین بہیگتی ہین اب
آغاز ہی جوانی و عہد شباب کا

مطلع صفت مین ابرونکی کیون نہ فرد ہو
رخ کے بیاض مین ہے یہ شعر انتخاب کا

تشبیہ تام کب ہے جو نرگس سے دون مثال
آنکہونمین گہر ہے شرم و حیا و حجاب کا

درپیش وصف گیسوی مشکین جو ہی مجہے
جاری مداد صرف کرون مشک ناب کا

لہرا رہی ہے زلف رخ نور بار پر
یا آفتاب پر ہے یہ ٹکڑا سحاب کا

سنبل چمن مین یہ نہین خوبیان کہین
زلفونسے ڈہنگ سیکہہ لیا پیچتاب کا

سبزہ نہین ہے مصحف رخسار پر عیان
شیرازہ جانتا ہون مین اوسکو کتاب کا

پھر کلام و البہ جان بخش ہو اگر
پارا ہنو مسیح کو ہر گز جواب کا

توصیف خال لب کے کرے کیا کوئی بیان
گویا کہ فی المثل ہے بتا سا حباب کا

یون خال ہین عیان لب شیرین شاہ پر
جیسے ہجوم ہووے عسل پر ذباب کا

غنچہ ہزار خوش دہنی مین کرے کلام
پر ہو جواب کب دہن لاجواب کا

دندان پر صفا کی دیکھین آب و تاب
دل پانی پانی کیون ہنو در خوش آب کا

ہین دانت بیمثال تو لب بی نظیر ہین
کب ہے جواب وس دہن لاجواب کا

آب حیات و آب بقا آب زندگے
رکھا ہے نام شہ کے دہن کے لعاب کا

صدرہ سے اوج مین ہی فزون رتبہ کا مقر
در پر گمان کیون ہنو جنت کے باب کا

برپا وہ جبکہ ہو تو ٹھہرتی نہین نگاہ
سورج کلس ہے خیمہ زرین طناب کا

طوفان قہر و غیظ تلاطم مین آ گئے جو
موجین نہ گھر بگاڑ سکین پھر حباب کا

جس ماہی ضعیف کو ایذا نہنگ دی
موجو نسے ہو نشان عیان پیچتاب کا

چادر کو بھی چرا ہی جو پاسے نکلے نہر پر
دوڑائے عدل شاہ کشور احتساب کا

یہ ہے وفور عدل کہ بجلی اگر گرے
خرمن کبھی جلا نہ سکے ماہتاب کا

تھرائے مثل بید نہ کسطرح آفتاب
گوشہ جو اسطرف کو ہو چشم عتاب کا

قوس فلک کے طرح سے بیمثل ہے کمان
جو تیر ہے جواب ہے تیر شہاب کا

کیا مدح تیر دنکی قدر انداز یونکی ہو
طرہ اوڑاتی ہی جو کلاہ حباب کا

یون ڈھال زیر تیغ خمیدہ ہی جلوہ گر
جیسے پس ہلال ہو لگا سحاب کا

بارش عدو کے خونکی کرتا ہی وقت جنگ
عالم ہے ابر تیغ مین گویا سحاب کا

رہوار پا دیا ہی جو خاصہ سوارے کا
شکل وس کے چال پر ہنو کیون سیل آب کا

دیکھی جو جست و خیز سوار یہین اسپ کے
پارے نے ڈھنگ سیکھ لیا اضطراب کا

در جو کنارہ گاہ ہی تو سائیں وقت زیب
چوٹی مین عطر مل نہین سکتا گلاب کا

بار صبا تو پہنچ گئے گیا اوسکے گرد کو
تجلی نے مس کیا نہیں تسمہ رکاب کا

حلقہ بگوش کیوں نہ مہ نو ہو چرخ پر
حلقہ کبھی جو جلوہ نما ہو رکاب کا

اوڑتا ہی جب سوار ہیں طاؤس کے مثال
سب کہتی ہیں پری ہی کہ گھوڑا جناب کا

مانگی جو کوئی بھیک تو دیا ہی اسقدر
محسود جو دشاہ نہیں ہے حساب کا

موتی صدف کو شاہ نے انعام میں دئے
دریا کو تاج بخش دیا ہی حباب کا

سب نازکوں کو شاہ نے پرمایہ کر دیا
خالی فقط ہی بحر میں گنبد حباب کا

فوارہ دیر و فوز عنایت ہی بیشتر
خالی نہ زمین جو خزانہ ہی آب کا

ابر کرم کی طرح برستی ہیں وقت جود
کیوں کر حساب ہو کرم بیحساب کا

مداحی اہلبیت کی کی ہے جو اختیار
میں جانتا ہوں اوسکو طریقہ صواب کا

سیراب کیوں نہوئی زمین ہی یہ شعر کے
سینچا ہوا یہ قطعہ ہی موتی کی آب کا

مجھکو چھڑاؤ قید و غم و رنج و فکر سے
ای شاہ دین یہ کام بہت ہی صواب کا

یا شاہ جلد لیجئے مداح کے خبر
پرساں نہیں ہی اب کوئی حال خراب کا

بیکاری و فراق عزیزان مسافرت
کیا ہی حساب میرے غم بیحساب کا

جو آشنا ہی بجز عنایات شاہ ہیں
دہو کھا نہ کھائیں زہر جدائی پہ سراب کا

کندہ جو نام شاہ ہی دلکی نگینہ پر
اب دغدغہ نہیں ہی مجھی التہاب کا

وابستہ ہوں میں دامن الطاف شاہ سے
اندیشہ ہی زمانہ کے کیا انقلاب کا

مقبول یہ قصیدہ اگر ہو حضور میں
مطلب حصول ہوئی دل کامیاب کا

تا در یہی دعا ہی خدا سے شبانہ روز
گھر ہو خراب دشمن خانہ خراب کا

مداح ہوں شبیہ رسالتمآب کا
پیش نظر مرقع ہے ہر دم صواب کا

لوح جبین صفحہ ہے ام الکتاب کا
مطلع یہ خوب ہاتھ لگا آب و تاب کا

رفرف کا اور براق کا پرتو نظر میں ہے
ہمشکل مصطفےٰ ہی سوار عقاب کا

گر رخ کو شمس زلف کو واللیل میں کہوں
ہی خوف روز و شب کے مجھے انقلاب کا

نسبت نہیں ہے چہرۂ اکبر سے شمس کو
نقشہ کھچا ہے روی رسالتمآب کا

جس نور سے خلیل پہ گل نار ہوگئی
وہ نور ایک جلوہ ہی نور جناب کا

جلوہ نما یہ خود نہیں فرق پاک پر
سایہ رسول حق کے ہی سر پر سحاب کا

جولان عقاب جبکہ ہوا رزمگاہ کو
بوسہ زمین لیتی تھی اوسکے رکاب کا

پونہچا جو ہاتھ تسمہ پہ اوسکے خیال کا
دل مین رہا خیال کے عالم شراب کا

چڑہتی جوانی اور نمو سبزہ عذار
محبوب کبریا کے نمونہ شباب کا

میدان کین یون رخ کو پڑہا آب و تاب سے
لہجہ تہا جس سے صاف کہلا بوتراب کا

مین ہون رسول پاک کا ہمشکل دیکھہ لو
فرزند ہون حسین سے عالیجناب کا

داد اکو میرے چرخ سے تلوار آئی ہے
قبضہ ہے جسکا موت کا پہل ہے عذاب کا

جسنے چکھا وہ نار جہنم مین جل گیا
وہان جا کے اوسکا ہوگیا عالم کباب کا

گرنیکو آیا جب بن غانم جناب سے
نشہ بہرا تہا سر مین جو اوسکے شراب کا

تہا پہلوان قوی و تنا ور زبون خصال
رستم تہا اور سام تہا جسکے جواب کا

دیکھا امام نے کہ مقابل ہی وہ لعین
کیا حال آپکی مین کہون اضطراب کا

سیراب وہ لعین تہا یہان تین دن کی پیاس
لب تک نہ آیا تہا یہان اک قطرہ آب کا

درگاہ کبریا مین یہ کی عرض اے کریم
لڑکا یہ ہے شبیہ رسالتمآب کا

گر فتحیاب اسکو کہ بندہ ہے یہ تیرا
جسم غنیم طعمہ ہو زاغ و غراب کا

نکلی لبوں سے شاہ شہید انکے جو دعا
بہر قبولیت ہوا وہان فتح باب کا

آیا بن غنم جو مقابل مین آپ کے
رد و بدل کا لطف سوال و جواب کا

اک وار کارگر نہ لعین سے ہوا کبھی
تھا حال بس خراب ہی خانہ خراب کا

ستی سانس اوسکی چڑھ گئی اور دم اولٹ گیا
نشہ ہرن تمام ہوا تھا شراب کا

شہزادہ جری نی آدھی ضرب تیغ سے
رشتہ دکھا دیا تھا خدا کے عذاب کا

دو ہو کے راہوار سے روی زمین گرا
شایان ہو گیا وہ عذاب عقاب کا

میرے شفیع روز جزا آپ ہو جیے
رضوان کو آسرا ہے تمہاری جناب کا

منقبت قاسم ابن الحسن علیہم الصلواۃ والسلام

مرزا کلب حسین خان نادر

سنتا نہین نغمہ کوئی مرغان چمن کا
اک شور ہی عالم مین مرے لطف سخن کا

پردہ جو اوٹھی روی معانی کی دولہن کا
کچھ اور ہی ہو جلوہ نما حسن سخن کا

یکتا ہون فصاحت مین بلاغت مین ہون ہمثیل
زیبندہ لقب ہے مجھے سحبان زمن کا

تانیع ہین مضامین جو معانی مرے بالکل
خسرو مجھے کہتے ہین مضامین سخن کا

معنی ہین نئی لفظون کی بندش مین ہے جدت
کرتا ہون مین کب صرف مضامین کہن کا

کیون نہ مشک ختن کے ہو سیاہی مین ہو رنگت
نافہ ہی دوات آہوی چالاک ختن کا

چالاکی رہوار سخن حد سے فزون ہے
دیکھی تو ہرن ہو نہ کیون ہوش ہرن کا

جوہر کے شناسا ہین جو ہین صاحب جوہر
نقاد جو ہین کہتے ہین نقاد سخن کا

ہمسر نہین آفاق مین ہرگز کوئی میرا
کیونکر نہ صدف کو ہو حسد میری دہن کا

آئینہ کے مانند طبیعت ہے مصفا
کیا خوب نہ مضمون بندہی صبح وطن کا

دیکھی جو لنائی مضامین کی صفائی
دل پانی ہوا شرم سے دریائے عدن کا

شنجرف سے کرتا ہون کوی شعر جو تحریر
ہوتا ہی وہین خون دل لعل یمن کا

شمشاد کے ہی شاخ ہر اک مصرع موزون
سر سبز ہین عالم ہے عجب سیر سخن کا

آفاق مین ہون موجد مضمون و معانے
ہر ایک مقلد ہے میرے طرز سخن کا

مفتاح جو ہے فکر رسا فضل خدا سے
کیون مدحمین وا ہو نہ میرا قفل دہن کا

کیا مجھ سے ہو روپوش کوی شاہد مضمون
دولہا سی کبھی ہو نہین چہپتا ہو دولہن کا

لکھتا ہون مین اگر صفت حضرت قاسم
سب فیض ہے مداحی فرزند حسن کا

انعام مین ملتی ہین اوسے لعل و زمرد
مداح جو ہوتا ہے حسین و حسن کا

شمشاد قدرہت کے اوصاف لکھون جو
پاؤن جو قلم شاخچہ سرو چمن کا

اوٹھی جو نقاب رخ پر نور کسی دن
یوسف بہی ہو بس شیفتہ بیساختہ پن کا

ہو پیش نظر جو رخ صافی کی صباحت
رنگ آئی نہ خوش پہر گل نسرین و سمن کا

ابروی کمانکے مقابل ہو کسی دن
مقدور نہین ہے یہ کسی تیر فگن کا

جیسا کہ نقاب رخ شفاف مین ہے نور
جلوہ نہین ہوتا ہی وہ سورج کی کرن کا

خال سیہ رخ سے اگر دیجیے تشبیہ
بازار مین ہو نرخ گران مشک ختن کا

زلفین رخ پر نور پہ آجاتی ہین جسوقت
سب اہل زمین کرتے ہین شک چاند گہن کا

گرد رخ پر نور ہین یہ گیسوے پر پیچ
یا گردن خورشید مین حلقہ ہی رسن کا

کیا شام مین غربت کی کہون زلف سیہ کو
ہان نور رخ صاف مین ہے صبح وطن کا

بو گیسوے مشکین کے جو پہیلے تو یقینا
لی نام خطا سے نکوی مشک ختن کا

نسبت نہین کچھ مشک سے گیسوے سیہ کو
تحصیل ختن مول ہی ایک ایک شکن کا

موزون جو کرے گیسوے مشکین کے صفت کو
ہوتا ہی عطا باج اوسی چین و ختن کا

گلبرگ لب و غنچہ دہن سنبل تر زلف
وہ چہرۂ رنگین کوی تختہ ہی چمن کا

ہو سیب بہشتی سی دل حور بہی کہٹا
عالم نظر آجاے اگر سیب ذقن کا

مجاز نما یہ ہین وہ از قسم جمادات
رتبہ نہین اون ہونٹھون سے کچھ لعل یمن کا

وصف لب شیرین مین جو پایا ہے گویا
شکر سے نخالے نے بھرا جوف دہن کا

خال لب شیرین کے جو نظارہ ہون منظور
جو صاف حباب ای نظر نہر لبن کا

غنچے کے جو تعریف ہے گلزار جہان مین
خاکا ہے مگر شاہ کی تصویر دہن کا

ابھو دُرِ دندان جو تبسم مین کسی وقت
جلوہ ہو عیان موجہ دریائے عدن کا

تعریف صفا ہو نہین سکتی ہی قلم بند
ہر دانت ہی موتی سی سوا درج دہن کا

بر جای ابھی چاندنی تو ہوا بھی میلا
عالم ہی نزاکت مین یہ اوس صاف بدن کا

اوس دست نگارین مین جو مہندی کے ہو پٹی کا
شک پنجہ خورشید مین ایلی ہی کہن کا

دیکھا نہین ہرگز گل گلزار مین وہ لطف
پوشاک سے جو جسم مین عالم ہی پھبن کا

تیور دہین اگر قہر کے چتون ہی غضب کے
شہ آنکھہ جو دکھلائین اوڑی ہوش ہرن کا

جو روشنی ساق کو دیکھے تو یقینا
پروانہ کو ہو عشق نہ پھر شمع لگن کا

پامال ہی وہ دیکھے کیا نسبت پاپوش
دعوی نکری کبک کبھی اپنی چلن کا

گل کیون نہ قبا پیرہن اپنا کرے غم سے
خوشبو مین عجب حال ہی ملبوس بدن کا

سبزہ زار صحراؤن کی سیر نگاہی
ہو رشک و حسد گلشن فردوس کہن کا

سب کہتے ہین ہی خود جو زیب سر انور
لو نام خدا وقت ہی یہ چاند گہن کا

ہو فتح رکابون مین جلو ریز جو نصرت
لڑنیکے لئے شاہ کرین عزم جو رن کا

اعدا سے جو شہ ہوئین کبھی معرکہ آرا
اک شور بپا ہوئی بگیر اور بزن کا

تلوار کی دہشت سے یہ اعدا کے دلون مین
ملبوس کیا زیب بدن مردوان نے رن کا

گو مرد ہون مردانگی چلتا نہین کچھ زور
یکسان ہی یہان مرتبہ اب پیرن و زنکا

جب عرصہ ارم مین شہ ہوتے ہین داخل
کرتے ہین عدو پہلے سے سامان کفن کا

نیر وہ اگرچہ ارقم سے مشابہ
پہل پر ہو گستر جسے شک سیا نکی من کا

جو خوبی ایوان کو کبھی دیکھ لے حاسد — کیون کر شک سے ساکن ہنو وہ بیت حزن کا
چالاک ہو ار فلک سیر جو دیکھے — پیدا ہوا اثر مرکب خامہ مین ہرن کا
راکب کے بلا حکم وہ جنبش نہین کرتا — اسواسطے کرتے نہین پابند رسن کا
چہرہ جو پری کا ہے تو طاؤس کی گردن — اوبلی ہوی آنکھونمین ہی انداز ہرن کا
قطبین کا جو فاصلہ ہو دم مین وہ طی ہو — اوترسے کرے قصد جو ہوار دکھن کا
تقلید اگر جست کی کرتا ہی وہ گاہی — بس ہونہ سکے کلیجہ نکل آتا ہے ہرن کا
ہوگرد کو ہرگز نہ رسا اوسکے کسیطرح — انداز اوڑاے جو صبا اوسکے چلن کا
بخشا ہی اوسے شاہ نے ملبوس مبارک — ہی پیرہن چرخ جو انجم کے چکن کا
اکرام شہ دین سے ہنو شاد کے غربت — در پر جو گذر ہو کسی آوارہ وطن کا
پتھر بھی نہ جسنے کبھی پایا ہو کسی سے — انعام مین ملتا ہی اوسی لعل یمن کا
ہے مرضعہ بچہ بزگرگ کے مادہ — ہی شیر نگہبان نیستانمین ہرن کا
لکھا یہہ قصیدہ مدد غیب سے ورنہ — یارا نہین ہوتا ہی تردد مین سخن کا
پابند غم و رنج و تردد ہون مین ایسا — سر کے نہ خبر ہے نہ مجھی ہوش بدن کا
دوری وطن فرقت احباب و عزیزان — دم ہونہی سی بھی رستہ نہین ملتا ہی وطن کا
مداح کو یا شاہ بچا لیجیو اپنے — تا در کو نہ غم ہوی زمانہ کے فتن کا
ہو شاہد مقصود ہم آغوش بہت جلد — ہر گز مین سزاوار نہین رنج و محن کا
مشکل میری آسان کرو وقت مدد ہے — مین واسطہ دیتا ہون حسین اور حسن کا
ملجائین مجھے لخت جگر میرے سلامت — ہو رنج نہ دوری عزیزان وطن کا

منقبت جناب قاسم گلگون قبا علیہ آلاف التحیۃ والثنا

رضوان

دل سے عاشق قاسم گلگون قبا کا ہو گیا
نور رخ سے دل میسر اسطلاع ضیا کا ہوگیا
شان حمزہ رعب جعفر قوت شیر خدا
رعب تھا وہ رعب جو شیر خدا کا وقت جنگ
صبر و تسلیم و رضا حاصل کیا شبیر سے
آیا لڑنے ازرق مردو جب نوشاہ سے
دیکھکر قاسم کو اوس مردود بزدل نے کہا
قتل گر اسکو کروں تو سب کمین کیا لطف ہے
چار بیٹے تھے تہمتن رزم اوس مردود کے
جب مقابل آنکر قاسم سے وہ بزدل ہوا
دیکھکر بھائیکو خون مین لوٹتا بسمل صفت
دی ندا قاسم کو اب لڑنے مین مت تاخیر کر
سنتے ہی اس بات کے نوشاہ پونچا شیر سا
دیکھکر بھائی کو خون مین لوٹتا بسمل صفت
ہوگیا ثانی جو ضرب تیغ سے رنج و چار
دو نو بھائی جبکہ دیکھے خون مین لوہو لوہان
کہینچکر تلوار کو میدان مین قاسم سے کہا
قاسم شیرین سخن بولے یہ تر شے کیا ضرور
کانپتا غصہ سے ہونٹونکو چباتا وہ شریر
شاہزادی نے کیا اک ار اوس پر تیغ کا
جب ثلاثہ نار مین بھیجے تو ہاتف نے کہا

والہ و شیدا مین ابن مجتبےٰ کا ہوگیا
نور یہ چمکا گمان بدر الدجےٰ کا ہوگیا
جرأت و صولت جلالت کا سراپا ہوگیا
خلق مین ثانی جناب مجتبےٰ کا ہوگیا
خاتمہ تو شاہ پر جود و سخا کا ہوگیا
سامنا قاسم کا کیا گویا قضا کا ہوگیا
لڑنا اس لڑکے سے باعث اب حیا کا ہوگیا
ایسے گردنامور سے قتل بجا ہوگیا
ایک کا اونمین سے لڑنے کا ارادہ ہوگیا
ایک ضرب تیغ سے سر سے دوپارہ ہوگیا
دوسرا بھی آنکر رن مین صف آرا ہوگیا
سامنا تجھ طفل کم سن سے ہمارا ہوگیا
صید وہ پنجہ مین اوسکے پھر دوپارا ہوگیا
دوسرا بھی آنکر رن مین صف آرا ہوگیا
ہو تکے دریا سے اوسکا پھر اوتارا ہوگیا
غیر ابیتاب آتش کا شرارا ہوگیا
ہوش بر جا رکھ کہ سر تیرا دوپارا ہوگیا
جنگ کر اب امتحان تیرا ہمارا ہوگیا
متصل قاسم کے جسدم وہ قضارا ہوگیا
گرگئے دو ٹکڑے برابر جسم سارا ہوگیا
بدعت و ظلم و ستم کا یہ کفارہ ہوگیا

تین بہائی کشتہ دیکھے چار مینے جسکا ہری
شش جہت مین اسطرح بیتاب تہا تیرہ دروں
غصہ سے مار سیہ کیطرح بل کہاتا ہوا
جب قریب شاہزادہ پونہچا وہ تیرہ دروں
تیغ تہی وہ برق دم نوشاہ کا دست قوی
چاروں بیٹے اپنے ازرق نے جو دیکھے خون مین تر
غیظ سے مہمیز گہوڑیکو کیا میدان مین آ
دیکھتے ہی اوسکو قاسم نے کہا کہوئی ہین ہوش
سنکے چمکا سوے تنگ اوسکا کہ آپونہچی قضا
جب پڑی شمشیر فرق بخس پر اوس دیو کے
غل اوٹہا احسنت کا فوج ملایک سے تمام
ختم کر رضوان دعا پر منقبت اور عرض کر
دین و دنیا کے مطالب جلد اب ہونگی حصول
جملہ مطلب میرے بر لاوینگی از فضل خدا
ہو زیارت چاردہ معصوم کی یا رب نصیب

خیمہ سے بیہوش و حواس اوس سے کنارہ ہوگیا
اضطراب قلب سے آتش پہ پارہ ہوگیا
تیزی رفتار مین گویا شرارہ ہوگیا
ثانی دست خدا کا اک اشارا ہوگیا
گہاٹ اوسکا موت کا اوسکو کنارہ ہوگیا
خون دل اس جوش مین اوسکا ہزارہ ہوگیا
قاسم نوشاہ سے وہ رزم آرا ہوگیا
تنگ و غیلا گہوڑیکا تیزی ہی سارا ہوگیا
تیغ کا قاسم کے اوسپر اک اشارا ہوگیا
راکب و مرکب برابر چار پارا ہوگیا
غالب کفار شہزادہ ہمارا ہوگیا
آپکی مدحکو پورا اسہارا ہوگیا
ایسا آقا معین جسکا دم ہمارا ہوگیا
چشم سے تیرے کرم کے گر اشارہ ہوگیا
پنجگانہ یہہ وظیفہ اب ہمارا ہوگیا

منقبت ہفتاد و دو تن شہدای دشت کربلا صلواۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین ما دامت السموات والارضین

من الرضوان

سلام اوسپر جو ہی آدم کا وارث سید بشر
سلام اوسپر جو وارث نوح کا ہی کشتہ خنجر
سلام اوسپر جو ہی موسی کلیم اللہ کا وارث
سلام اوسپر ملی وارث خلیلی جسکو خالق سے
سلام اوسپر جو وارث ہی مسیح اللہ کا یارو
سلام اوسپر جو اولاد ذبیح اللہ کا افسر ہے
سلام اوسپر جو ہی ختم الرسل کا والی و وارث
سلام اوسپر جو ہی ابن امیر المومنین حیدر
سلام اوسپر حسن کا جو کہ وارث اور برادر ہے
سلام اوس شاہ پر جو تابع احکام باری ہے
سلام اوسپر کہ روضہ مین دعا مقبول ہی جسکے
سلام اوسپر کہ نو فرزند جسکے مقتدا ہین سب
سلام اوسپر جو ہی کربلا کا ساکن و مالک
سلام اوس شاہ پر روتی ملایک جسکو گرد و نر
سلام اوس شاہ تشنہ لب پہ جو پانیکو ترسا ہے
سلام اوس شاہ پر جو صابر و شاکر رہا ہر دم
سلام اوس ابن سدرۃ المنتہی پر روز و شب میرا
سلام اوس ابن جنابت العدنکو جسکے غمسے تہا
سلام اوس شاہ پر خونی قبا تہی جسکے زیب تن
سلام اوس شاہ پر ظلم و ستمکو جو اوٹہاتا تہا
سلام اوسپر رہا غربت مین جو تشنہ جگر یارو

سلام اوسپر جسی ورثہ ملا ہی علم پیغمبر
محبونکو نہین اوس شاہ کی کچھہ خطر ہا محشر
جو دیکہا طور پر موسی نے وضعی بس تہہ خنجر
فدیناہ مرجع ہوگیا وہ سید اطہر
جلایا دین احمد کو بشہد و مد بکر و فر
کیا شکر خدا اور کہدیا خنجر نہ خنجر
بچایا نار سے امت کو دیکر نذر انپا سر
سلام اوسپر جو ہی ابن جناب فاطمہ اطہر
سلام اوسپر خدیجہ کا پسر ہے جو شہ صفدر
علانیہ جفائین اور باطن صاف تہا اظہر
لئیمی خاک سے اوسکی مریضونکو شفا ہو کر
وہ بیشک دین و دنیا کے ہین ہادی پیشوا رہبر
جو ہی شاہ شہیدان خامس آل عبا اشہر
کئے سب قتل ناصر جسکے بیدینون نے جن جنکر
نہ پونہچا ایکقطرہ آب کا جس حلقکی اندر
کہ جسکا غم ہوا واجب جن و انس و ملایک پر
سلام اوس ابن نبی مزمم کو صفار و یاحبی اکثر
جنہائین زلزلہ قصر و مکان تہی کانپتی تہر تہر
سلام اوس شاہ پر پوشاک جسکی لیگئی اکفر
لقب شاہ شہید انکا ملا جور و جفا سہکر
سلام اوسپر کہ صابر جو رہا پوشیدہ و ظہر

سلام اوپر علی اکبر جو ہی شکل پیغمبر
شہ دین مرثیہ مین اوسکے کہتے تھی یہ رو رو کر
سلام اوپر علی اصغر جو شہ کے شیر خوار تھے
سلام اوپر جو سقای سکینہ اور علمبردار شہ کا
سلام اوپر جو ماہ ہاشمی ہی مہر تابان ہے
سلام اوسپر جو وارث جرأت شیر خدا کا ہی
سلام اوسپر جو جعفر شاہ مردانکی نشانی ہے
سلام اوسپر جو عثمان علی شیر دلاور ہے
سلام اوسپر جو ہمنام نبی وہ شیر ہیجا ہی
سلام اوسپر جو ابن مجتبی بوبکر نامی ہی
سلام اوسپر جو عبد اللہ ہی ابن حسن نامی
سلام اوس قاسم گلگون قبا پر روز و شب میرا
سلام اوسپر جو جعفر کے پسر کے نور دیدہ ہین
ہی اک عون جری جسکا نہین ہے مثل عالم مین
سلام اوسپر جو مسلم ہے عقیلی نسل سے یارو
سلام اوس پاک پیکر جو عقیلی عبد رحمن ہے
سلام اوسپر جو عبد اللہ مسلم کا دل و جان ہے
سلام اوسپر ابی عبد اللہ مسلم کا جو بیٹا ہے
سلام اوسپر سعید ابن عقیلی جو دلاور تھا
سلام اوسپر سلیمان نام تھا اوس عبد نیکو کا
سلام اوسپر جو قارب نام تھا اوس شیر غزنیکا

سلام اوس سینہ پر جسکے تہا نیزہ قلبکے اندر
ہوو دنیا اور مافیہا کی سر پر خاک سر تا سر
گلے پر حرملہ کا تیر کہا کر پہنچے کوثر پر
نچھوڑا دامن دریا کو جس سقّی نی ہی مر کر
علم بردار تہا شہ کا مثال حمزہ و جعفر
لیا بیشک علم کو جس جری نی دونکی اوپر
لڑا کفار سے مثل علی شاہنشہ صفدر
بگولی کیطرح کفار کو لڑنیمین تہا چکر
جلا اتہمین شجاعتمین تہا مثل و ثانی حیدر
شجاعت اور جرأتمین شجاعونکا ہوا رہبر
شہادت حسنی پائی شاہکی آغوشمین مر کر
کفن جسکا بنا جوڑا شہانا جسمکے اوپر
لڑائیمین بڑہی ہتی بہتی گو ہی سنمین و کمتر
محمد دوسر الڑنیمین گویا حیدر صفدر ہے
اطاعت اور حمایت شاہمین دیکی جان خوش ہو کر
تن و جانکو کیا اوسنے فدای سبط پیغمبر
جنابمین جا جگہ اپنی اوسنی جانکو دیکر
فدای تہا امام پاک کا وہ غازی و صفدر
محمد نام تہا اوسکا شجاعونکا تہا وہ افسر
اطاعت کے شہادت پای اوسنی سر فدا کر کر
دل و جانکو فدا اوسنے کیا خوش ہو کی آقا پر

سلام اوس نجم روشن ضمیر و پاک طینت پر
فدا روح و تن جان کر دیا آل پیمبر پر

سلام اوس پر جو مسلم خوش سجہ تھا ضیغم ہیجا
وہ نامی شیر تھا از بیشۂ سلطان دین پرور

سلام اوس شیر پر جو سعد عبد اللہ نامی ہی
نچھوڑا دامن شبیر کو اوس شیر نے مر کر

سلام اوس نامور پر جو بشر عمر الحضرمی ہی وہ
رہا تھا شاکر و صابر   جری حلم و قضا اوپر

سلام اوس نوجوان پر ابن ہمدان حصین ہیگے وہ
وہ قاری تھا یزید اوسکا لقب تھا در جہان اشہر

سلام عمران و کعب خوش خصال و پاک طینت پر
چلی تلوار جنکی معرکہ مین صورت صرصر

سلام اوسپر جو ہی وہ صفدر عالی گہر بیشک
زہیر ابن لقا حافظ کتاب طیب و اطہر

سلام اوس باوفا پر جو عمر قرطا دلاور ہے
لگاتا پاؤنسے کفارونکی سر پر تھا وہ ٹھوکر

سلام اوس پر جو تھا جوش پر زور جوان جسکا
محب خاص حضرت کا حبیب اوسکا لقب اشہر

سلام اوسپہ جو حر شاہ شہیدانکا حراول ہے
کیا تیغ و سنانسے جسنے درہم شام کا لشکر

سلام اوسپر جو عبد اللہ ہی ابن عمر مشہور
گراتا خاک ذلت کی سر اعدا پر دین پرور

سلام اوسپر کہ جو ابن الہلالی ماہ پیکر تھا
وہ چمکا اوج افلاک شہادت پر فخر ہو کر

سلام اوسپر جو مصعب نام ہی اوس شیر میدانکا
پہنچتی دشمنو پر تیغ تھی جس کی قضا بنکر

سلام اوسپر جو عروہ تھا غلام حر ذی شوکت
مجسم تھا وفا مین مثل آقا کے بکر و فر

سلام اوسپر جو مالک بن انس تھا خالص مومن طاہر
سلام اوس عبد رحمان پر جو تھا شبیر کا یاور

سلام اوس قیس ابن مسہر کہ جو تھا شیر میدانکا
سلام عبد اللہ کامل ولا پر اتدن توکر

سلام اون دونوں پر جو جون و حسن غفاری ہین
حیات و موت مین ہمراہ تھی با آل پیغمبر

سلام اون پر جو حجاج و شبیب نامور ہین وہ
نہ اوٹھا پاؤں مقتل سے کبھی کو وہ گران ہو کر

سلام اوسپر جو قاسط اور کرش شیر دل ہین وہ
لگائی تیغ کفارونکے سر پر ہمیشہ بڑھکر

سلام اوسپر کنانہ نام تھا جس شیر غازی کا
لڑا تھا شامیوں سے نیزہ و تیغ و تبر لیکر

سلام اون پر جو انان ضبعی تھی وہ دین پرور
وہ مالک اور جو خوش سیر وہ عمر خوش منظر

سلام اونپر جو زید و قیس عبد اللہ یکتا ہین
سلام اونپر جو علم او قعنب اور عمر نامی تھے
سلام اونپر جو سالم اور مولا سیف باری ہین
سلام اوس بدر و حجاج جعف پر اور وہب پر
سلام اوس ابن حجاج جری پر یوم تقضی مین
سلام اونپر جو عمار و عمر مجمع دلاور تھے
سلام اونپر جو جندب اور یزید ماہ سیما ہین
سلام اونپر جو جبلہ اور سالم اور اسلم ہین
سلام ابن سلیم و قاسم ابن حبیب اوپر
سلام اوس عمر عبد اللہ پر جو مرد نامی ہی
سلام اوس حنظلہ اور عابس پاکیزہ گوہر پر
سلام اونپر شبیب و مالک و حجاج دلاور ہین
سلام اونپر جریح و مرثد نامی گرامی ہین
سلام اوس پہلوان پر عمر عبد اللہ خدمی ہے
سلام اون ناصران شاہ پر جو نیک و اطہر ہین
سلام اون حامیان شاہ تشنہ کام پر میرا
میرے ماں باپ اور جان و جگر تم پر فدا ہوویں
خدا سے عرض ہے ہر دم یہی شاہ زمن میرے
ہوئی ہے قرض دار ایسے دگرگون حالت اب اپنی
مغیث زائران بے مروت کر داد مین میرے
زبانپر روز و شب کہتا ہے نام پاک کو رضوان

وفا کو زندگی دی شاہ پر جسنے فدا ہوکر
لڑی جنگاہ مین کشتو نکے پشتہ کر دئی یکسر
سلام اونپر زہیر ابن قین پسر جو اونکا تھا لشکر
کمر بستہ رہے جنگ کو دم تھا شکے نصرت
جسے مسعود فرماتی تھی ابن فاتحۂ خیبر
وہ تھی جنان زندہ دل رفیق و ناصر سرور
سعید و سعد طاہر غلام ساقی کوثر
جہانمین جو کہ تھی زندگی نسب سے نامی اشہر
سلام اونپر عمر احد و سلیمان ہیر کے یاور
سلام اوس عبد رحمن کیدن عمار طاہر پر
سلام اوس شوذب والا تبار و نماک اختر پر
خرابی کفر مین ڈالی جنہوں نے تیغ کو لیکر
لڑی جو فوج اعدا سے بہ تیغ و نیزہ و خنجر
کہ جو کرتا تھا شہ سے دفع ضرب کافران یکسر
اوٹھے پردہ جو آنکھوں سے تو دیکھا جنت و کوثر
ہوئی جو زندہ جاوید اپنی جان دیدیکر
کیا کرتا ہوں تم سبکو سلام با ادب جھکر
چلوں کرب و بلا کو جلد قرضہ سے ادا ہوکر
کہا تا ہوں تمہارا جاؤں اشک باہین کس در پر
جو او قرضخواہوں سے میرے آقا مجھے اگر
میرے مشکلکشا ہی بین تیغ کیجئے دیر اب مم بھر

تاریخ ختم کتاب از مولف

از عنایات خالق اکرم
شد مرتب ز فیض چار دہ تن
سال تاریخ جستم از ہاتف

جلد سوم ز روضہ رضوان
منقبت ہاے شاعران زمان
از دل سرو شد ریاض جنان
سنہ ۱۳۱۵ ہجری

تاریخ ختم کتاب از جناب منشی سید عباس علیصاحب عالی

تیسری جلد روضۂ رضوان
تب ہوی فکر سال عالی کو
لکھدیا مہملات مین فورًا ۶ پر

ختم ترتیب سے ہوی جبدم
رکھا کاغذ دوات اور قلم
ابر مدرار بحر بار کرم پر

تقریظ جناب منشی میر عباس علی صاحب متخلص بعالی معہ قطعہ

تاریخ طبع

لائق حمد ذات باری ہے
خلق اک کن سے دوجہان کو کیا
دی ہے زینت زمین کو مردم سے
ضو کواکب کو ماہتاب کو دی
منتخب کر کے نوع انسان سے
سب کی احمد کو افسری بخشی
ہی انہین سے یہ خلقت افلاک
ہی لقب ختم مرسلین انکا

کنہہ مین جسکے عقل ہاری ہے
بی ستون قایم اسمان کو کیا
أسمان کو فروغ انجم سے
افسری انکی آفتاب کو دی
لائق منصب رسالت کے
تاج سر پر رکھی شفاعت کی
شان مین انکی آیا ہے لولاک
تا قیامت رہے گا دین انکا

اور بارہ ہین جانشین انکے — جو قرابت مین ہین قرین انکے
اول انکا علے والا ہے — جسکو خود مصطفے نے پالا ہے
خویش بہی ہی اور ابن عم بہی ہے — غمگسار نہان ہم بہی ہے
ہی خلیفہ بہی اور وصی بہی ہے — جانشین بہی ہے اور ولی بہی ہے
اسکے رتبہ کو کیا کوئی جانے — یا خدا جانے یا نبی جانے
لافتے مظہر شجاعت ہے — ہل اتی مخبر سخاوت ہے
اور ہین زندہ اوسکے گیارہ ہین — اسکو مل کر گنو تو بارہ ہین
مرتبے مین یہ سب مساوی ہین — امت مصطفے کے ہادی ہین
فاطمہ دختر رسول کبیر — جس پہ نازل ہی آیہ تطہیر
بس یہی ہین چہاردہ معصوم — جنکا مادح ہے خالق قیوم
بہیجنا چاہئے درود و سلام — انپہ ہر ایک کو تا بروز قیام
جنکو انسے نہین محبت ہے — اوس لعین پر خدا کی لعنت ہے
باغ جنت محبت انکے ہے — نار دوزخ عداوت انکی ہے
دل سے جو دوستدار حیدر ہین — منقبت گوی آل اطہر ہین
کوی بہاتی نہین جہانکی شی — کام اونکی زبان کو مدح سے ہے
قلب جنکے ولا مین ہین جوشان — رکہتے ہین منقبت کو ورد زبان
ہین اونہین مین محمد اصغر بہی — ورد رکہتے ہین نعت و مدح علی
لب پہ رہتے ہی مدح آل رسول — جانتے ہین غزل کو لغو و فضول
خود بہی گو فضل حق سے شاعر ہین — نظم کے فن سے خوب ماہر ہین
پر جو سنتی ہین مدح کے اشعار — غیر کے بہی بلند معنی دار
زود گوئی مین زیر چرخ برین — انکا اسوقت کوی مثل نہین